

تَفْصِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ (آلۃ)

تَفْصِيلُ الْكِتَابِ

نصاب وفاق المدارس العربیہ کے مطابق
قرآن کریم کے آخری پارہ کا اردو ترجمہ
خلاصہ تفسیر، سورتوں کے موضوعات،
لغوی تشریح، شان نزول اور نحوی تراکیب

تالعی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اُستادِ ادبِ تفسیرِ قرآنِ مجید، ریاض العلوم، حیدرآباد

چٹا جی لکھنؤ والہ لکھنؤ

تفصيل الكتب

تاليف

خَضِرٌ مُّؤْمِنٌ مِّنَ الرُّسُلِ

استاذ اَدب و تفسیر جامعہ عربیہ ریاض العلوم حیدرآباد۔

نصاب وفاق المدارس العربیہ کے مطابق
 قرآن مجید کے آخری پارہ کا اردو ترجمہ
 خلاصہ تفسیر، سورتوں کے موضوعات،
 لغوی تشریح، شان نزول اور نحوی ترکیب

حَاجِي الْمُرُورِ وَاللَّهُ الْكَئِيمِ

ٹاور مارکیٹ، جیل روڈ، حیدرآباد۔ فون: ۲۶۳۲۰۳۵

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کا نام	تفصیل الکلب
مصنف	مفتی صادق الامین عزیزی
ناشر	حاجی امداد اللہ اکیڈمی
فون:	2632035
تعداد	۱۰۰۰
صفحات مع فہرست	۳۳۱
ڈیزائننگ و کمپوزنگ	محمد نعیم خان دیہووالی
قیمت	1/-

آیات کے اندراج میں حتی الامکان نہایت محنت و احتیاط سے کام لیا ہے، تاہم القلماءُ ناسرہ کہیں بھول چوک یا غلطی ہوگئی ہو تو قارئین ہمیں آگاہی بخشیں، ہم ان کے احسان مند ہوں گے اور آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جائے گی۔

ادارہ

تقریظ

استاد گرامی حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب مدظلہ

استاذ حدیث جامعہ دارالعلوم کراچی

حمد و صلوة کے بعد، عزیز مولوی صادق الامین سلمہ اللہ تعالیٰ کی مرتب کردہ
کتاب نظر سے گذری، اس کتاب کو بلا استیعاب پڑھنے کا موقعہ تو نہیں مل سکا، جتنہ جتنہ
مقامات دیکھنے کا اتفاق ہوا،

احقر کی رائے میں مبتدی طلبہ کو تحلیل نحوی و صرفی سمجھانے کے لئے بشرطیکہ
انہیں قواعد نحو و صرف سے مناسبت ہو، یہ کتاب مفید ہوگی اور انشاء اللہ اجرائے قواعد کا
عمدہ ذریعہ ثابت ہوگی،

اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے اور اسے نفع عام کا ذریعہ بنائے، آمین

دستخط

عزیز الرحمن

۱۴۱۲-۳-۱۱

سورتوں کی فہرست

صفحہ	سورت	صفحہ	سورت
۲۵۴	القدر	۴	النباء
۲۵۸	البینۃ	۲۸	النازعات
۲۶۷	الزلزال	۵۳	عبس
۲۷۲	العدیت	۷۳	التکویر
۲۷۶	القارعة	۸۷	الانفطار
۲۸۰	التکاثیر	۹۶	المطففین
۲۸۴	العصر	۱۱۷	الانشقاق
۲۸۶	الہمزہ	۱۳۲	البروج
۲۹۱	الفیل	۱۴۶	الطارق
۲۹۵	قریش	۱۵۶	الاعلیٰ
۲۹۸	الماعون	۱۶۸	الغاشیۃ
۳۰۲	الکوثر	۱۷۸	الفجر
۳۰۵	الکفرون	۱۹۷	البلد
۳۰۸	النصر	۲۰۵	الشمس
۳۱۱	اللہب	۲۱۳	اللیل
۳۱۵	الاخلاص	۲۲۴	الضحیٰ
۳۱۸	الفلق	۲۳۲	الم نشرح
۳۲۲	الناس	۲۳۶	التین
		۲۴۱	العلق

رموز و اشارات

● م : مفرد	● ۱ : باب افعال
● ج : جمع	● ۲ : باب تفعیل
● ن : باب نصر ینصر	● ۳ : باب مفاعله
● ض : باب ضرب یضرب	● ۴ : باب تفعّل
● س : باب سمع یسمع	● ۵ : باب تفاعل
● ف : باب فتح یفتح	● ۶ : باب انفعال
● ک : باب کرم یکرم	● ۷ : باب افتعال
● ع : کلمہ عامل	● ۸ : باب افعّال
● غ : کلمہ غیر عامل	● ۹ : باب استفعال
● از : مادہ	● ۱۰ : رباعی مجرور

باقی اصطلاحیں واضح طور پر درج کی جائیں گی۔

-
- البلد: خیر کی ترغیب اور شر سے ترہیب
- والشمس: مقتضایات سعادت و شقاوت اور قصہ شمود کے ذریعہ کفار کو تخویف
- والیل: اختلاف اعمال اور ان کی جزاء و سزا
- والضحی: اثبات نبوت اور امر با لشکر کے لئے آنحضور ﷺ پر بعض نعم فائزہ کا بیان
- الانشراح: نعمتوں کا تہہ اور اس پر شکر و سپاس کا حکم
- التین: انسان کا مبدء و معاد
- الملق: آنحضور ﷺ کو عطاءئے نبوت و تعلیم وحی اور آپ کے مخالف کی سرزنش و مذمت
- القدر: حقیقت و عظمت قرآن
- البینة: اثبات رسالت اور مصدق و مکذب کی جزاء و سزا
- الزلزال: واقعات قیامت
- العدیت: بعض راس القبارح کی مذمت
- القارعة: مجازات (جزاء و سزا) کا بیان
- التکاثیر: غفلت عن الآخرة کی مذمت
- العصر: تنبیح عمر کی مذمت
- الهمزة: بعض اسباب عذاب
- الفیل: حرمت البہیہ کی ہتک سے تحذیر پر استدلال
- القریش: بعض نعمتوں کی بناء پر قریش کو عبادت کا حکم
- الماعون: کفار و منافقین کی خصلتوں کی مذمت
- الکوثر: آنحضور ﷺ کو عطاءئے کوثر اور آپ کے دشمنوں کی ابتریت

فہرست موضوعاتِ سُوَر

- النبا: امکان وقوع قیامت ❁
- النازلت: اثبات قیامت مع تخویفِ مکذبین اور حضرت رسول کریم ﷺ کو تسلی کا بیان ❁
- عبس: آداب تذکیر، عدم تذکر کی مذمت اور اس کی سزا اور نصیحت حاصل کرنے والے کا ثواب ❁
- التکویر: واقعاتِ قیامت، قرآن کی حقانیت اور ترغیبِ استقامت ❁
- الانفطار: حسب سابق قیامت و مجازات کا بیان اور غفلت پر تنبیہ ❁
- التطفیف: بعض حقوق العباد میں عدم انصاف، بالخصوص تطفیف پر وعید اور بیانِ مجازات ❁
- الانشاق: جزا و سزا کی تفصیل ❁
- البروج: تسلیہٴ مومنین اور وعیدِ مخالفین ❁
- الطارق: حفظِ اعمال کی وعید، امکان وقوع قیامت اور قرآن کریم کی حقانیت ❁
- الاعلیٰ: فنائنِ دنیا، بقائے عقلی اپنی اور دوسروں کی اصلاح ❁
- الغاشیہ: فریقین کے نتائجِ اعمال، اثبات قیامت اور نبی کریم ﷺ کو تسلی کا بیان ❁
- الفجر: فریقین کے باعث جزا و سزا اعمال ❁

-
- ❁ الكفرون: مشرکین سے مخالفت اور توحید کا اظہار
 - ❁ النصر: قوت و شیعہ اسلام پر آنحضور ﷺ کو تسبیح و تحمید و استغفار کا حکم
 - ❁ اللهم: مخالفتِ رسول ﷺ کا وبال
 - ❁ الاخلاص: توحید
 - ❁ الفلق: مضرتِ دنیویہ سے استعاذہ
 - ❁ الناس: مضرتِ دینیہ سے استعاذہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عرض مؤلف

محض اللہ جل شانہ و عم نوالہ کے فضل و کرم اور اس کی توفیق سے ”وفاق المدارس العربیہ پاکستان“ کے درجہ ثانویہ عامہ کے نصاب میں شامل پارہ عم کی لغوی تشریح و تفسیر میں حسب ذیل امور کا التزام کیا گیا ہے

۱- تشریح و تفسیر کی ترتیب قرآن کریم کے مطابق سورۃ النبأ سے رکھی ہے جو کہ نصاب کا منشا ہے اور قرآنی ترتیب ہے

۲- ہر سورۃ کے آغاز میں پہلے بخط عثمانی عکسی متن قرآنی کریم ہے

۳- متن قرآنی کریم کے ذیل میں پہلے سورت کا موضوع پھر اس کا ترجمہ و مختصر و جامع تفسیر حضرت حکیم الامت تھانویؒ درج کی گئی ہے

۴- ازاں بعد سورۃ سے متعلقہ شان نزول تحریر کی ہے

۵- پھر ربط و مناسبت آیات کریمہ کا اندراج ہے

۶- پھر زنجیری تراکیب مصطلحہ سپرد قلم کی ہیں

۷- اور آخر میں آیات بالا کی لغوی تشریح ہے

تراکیب مصطلحہ کی تکمیل میں بندہ نے حسب ذیل کتابوں سے مدد لی ہے

الجدول فی اعراب القرآن و صرفہ و بیانہ مع فوائد نحویۃ ہامتہ (محمود صافی)

املاء مانن بہ الرحمن من وجوہ الاعراب والقراءات فی جمیع القرآن (ابی

البقاء عبد اللہ بن الحسین العکبری)

☆ تفسیر حقانی (ابو محمد عبدالحق دہلوی) وغیرہ

بعض مقامات پر جو الفاظ ایک یا ایک سے زیادہ مرتبہ گذر چکے ہیں ان کی تشریح، قاری کے اعتماد پر قلم انداز کردی ہے

پارہ عم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دین کے مہمات اصول و فروع اور قرآن کا خلاصہ آگیا ہے چنانچہ حضرت حکیم الامت تھانوی علیہ الرحمہ تفسیر بیان القرآن میں سورہ والضحیٰ کی تمہید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ”اور سورہ واللیل کی آیت فاما من اعطی للعسویٰ تک مہمات اصول و فروع کا عنوان کلی سے بیان اور ان کی تصدیق و انشال یا تکذیب و اخلال پر وعدہ و وعید مذکور ہے جو کہ ماقبل کی سورتوں کی بلکہ تمام قرآن مجید کے لئے بمنزلہ تلخیص جامع کی بھی ہے

اور اس سورہ والضحیٰ سے سورۃ الناس تک کے لئے بمنزلہ تلخیص کے بھی ہے، چنانچہ مہمات مذکورہ میں سے ایک مسئلہ رسالت کا بھی ہے جس کا بیان بمع دوسرے بعض مضامین مناسبہ کے، جیسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض انعامات کا فائز فرمانا، اور ان کے شکر یہ میں آپ کو بعض اوامرو نواہی کا مخاطب فرمانا اسی سورت میں آیا ہے

اسی طرح بقیہ جمع سورتوں میں ان مہمات کے کلیہ کی خاص جزئیات اور ان کے مناسب مضامین مذکور ہیں جیسا کہ ہر سورت کے شروع میں ان جزئیات و مناسبات کی تعیین بھی معلوم ہو جائے گی اور اس تقریر سے آئندہ تمام سورتوں کا ارتباط باہمی اور ماقبل کے ساتھ رابطہ واضح ہو گیا اب جدا جدا ہر سورت کے لئے مستقبل تقریر رابطہ کی ضرورت نہ ہوگی، صرف اسی تقریر کی طرف اشارہ کر دینا کافی ہوگا، چونکہ آگے چھوٹی چھوٹی اور پاس پاس سورتیں رہ گئی ہیں اس لئے سب کا تقریر واحد میں منسلک کر دینا زیادہ مناسب ہوا۔“

.....
 شان نزول کے متعلق عرض ہے کہ

لباب النقول علامہ سیوطیؒ سے صرف آخری سپارہ کی سورتوں کی شان نزول نقل کی گئی ہے ان میں سے جس سورت کی شان نزول علامہ سیوطیؒ کو دستیاب نہیں ہوئی اس کو ہم نے بھی چھوڑ دیا ہے جیسے سورة البلد، سورة البينة، سورة القارعة وغیرہ اور یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ ہر آیت یا ہر سورة کی شان نزول بھی منقول ہو

روایت کو ادلین راوی کے نام سے شروع کیا گیا ہے اور آخر میں اس کی تخریج لکھ دی ہے اور جہاں کسی روایت کا درجہ تحریر تھا اس کی بھی وضاحت کر دی ہے ایک ہی سورت یا آیت کے متعلق، ملتی جلتی مکرر روایات میں سے کسی ایک روایت کو ترجیح دیکر اس کا ترجمہ کیا گیا ہے

عربی الفاظ کے دائرہ میں رہتے ہوئے سلیس اور با محاورہ ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ترجمہ سے زائد الفاظ کو ہلا لین میں کر دیا گیا ہے

شان نزول کے سلسلہ میں اجمالاً یہ اصول پیش نظر رکھیں کہ العبرة لعموم اللفظ لالخصوص السبب (اعتبار عموم لفظ کا ہوگا نہ کہ سبب نزول کے خاص واقعہ کا) امید ہے کہ ضرورت مند طلبہ خوش ہوں گے اور ہمیں دعائے خیر میں یاد رکھیں گے۔

صادق الامین عزیز ی
 فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

۱۹۹۶/۵/۳ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عَمَّ یَتَسَاءَلُونَ^۱ عَنِ النَّبِیِّ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ هُمْ
فِیْهِ مُخْتَلِفُونَ^۲ کَلَّا سَیَعْلَمُونَ^۳ ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُونَ^۴ اَلَمْ
نَجْعَلِ الْاَرْضَ مَهْدًا^۵ وَ الْجِبَالَ اَوْتَادًا^۶ وَ خَلَقْنٰکُمْ
اَزْوَاجًا^۷ وَ جَعَلْنَا بَیْنَکُمْ سَبَاتًا^۸ وَ جَعَلْنَا النَّیْلَ لِبَاسًا^۹
مَوْضُوعِ اِمکان و وقوع قیامت

ترجمہ

یہ لوگ کسی چیز کا حال دریافت کرتے ہیں ○ اس بڑے واقعہ کا حال دریافت کرتے ہیں ○ جس میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں ○ ہرگز ایسا نہیں ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے ○ پھر ہرگز ایسا نہیں ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے ○ کیا ہم نے زمین کو فرش ○ اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا ○ اور ہم ہی نے تم کو جوڑا بنایا اور ہم ہی نے تمہارے سونے کو راحت کی چیز بنایا ○ اور ہم ہی نے رات کو پردہ کی چیز بنایا ○

وَ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا^{۱۱} وَ بَنَيْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعًا شِدَادًا^{۱۲} وَ
جَعَلْنَا سِرَاجًا وَ هَاجًا^{۱۳} وَ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرِ مَاءً
ثَجَّاجًا^{۱۴} لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَ نَبَاتًا^{۱۵} وَ جَدَّتِ الْفَافَا^{۱۶} اِنَّ
یَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِیْقَاتًا^{۱۷} یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّورِ

فَتَاتُونَ أَفْوَاجًا ۝ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۝ وَ
 سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ
 مِرْصَادًا ۝ لِلظَّالِمِينَ مَأْبًا ۝ ثُلُثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۝

ترجمہ

اور ہم ہی نے دن کو معاش کا وقت بنایا ۝ اور ہم ہی نے تمہارے اوپر سات
 مضبوط آسمان بنائے ۝ اور ہم ہی نے ایک ایک روشن چراغ بنایا ۝ اور ہم ہی نے
 پانی بھرے بادلوں سے کثرت سے پانی برسایا ۝ تاکہ ہم اس کے ذریعہ سے غلہ اور
 سبزی ۝ اور گنجان باغ پیدا کریں ۝ بے شک فیصلہ کا دن ایک معین وقت ہے ۝
 یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر آؤ گے ۝ اور آسمان کھل
 جائے گا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے ۝ اور پہاڑ ہٹا دیئے
 جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے ۝ بے شک دوزخ ایک گھات کی جگہ
 ہے ۝ سرکشوں کا ٹھکانا ۝ جس میں وہ بے انتہا زمانوں میں رہیں گے ۝

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝ إِلَّا حِيمِيمًا غَسَقًا ۝
 جَزَاءً وَفَاقًا ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۝
 وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَابًا ۝ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۝
 فَذُوقُوا فَلَئِنْ تَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۝ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝
 حَدَاقًا وَاعْتِبَابًا ۝ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۝ وَكَأْسًا دِهَاقًا ۝

ترجمہ

اس میں نہ وہ کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز کا O بجز گرم پانی اور پیپ کے O یہ پورا بدلہ ملے گا O وہ لوگ حساب کا اندیشہ نہ رکھتے تھے O اور ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے سو مزہ چکھوں کہ ہم تم پر سزا ہی بڑھاتے چلے جائیں گے O خدا سے ڈرنے والوں کے لئے بیشک کامیابی ہے O یعنی باغ اور انگور اور نوخاستہ ہم عمر عورتیں اور لباب بھرے ہوئے جام شراب O

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِدًا ۚ بَابًا جَوَاءَ مَنْ رَّبِّكَ عَطَاءٌ
حَسَابًا ۚ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنُ
لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ
صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا ۚ
ذَلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ۚ إِنَّا
أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا ۚ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَا
وَيَقُولُ الْكَفَرُ يُلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ۚ

ترجمہ

وہاں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے O اور نہ جھوٹ O یہ بدلہ ملے گا جو کہ کافی انعام ہوگا آپ کے رب کی طرف سے O جو مالک ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو دونوں کے درمیان میں ہیں رحمن ہے کسی کو اس کی طرف سے

اختیار نہ ہوگا کہ عرض معروض کر سکے ○ جس روز تمام ذی ارواح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہونگے کوئی بول نہ سکے گا ○ بجز اس کے جس کو رحمن اجازت دے دے اور وہ شخص بات بھی ٹھیک کہے ○ یہ یقینی دن ہے سو جس کا جی چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنارکھے ○ ہم نے تم کو ایک نزدیک آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے جس دن ہر شخص ان اعمال کو دیکھ لے گا جو اس نے اپنے ہاتھوں سے کئے ہونگے اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہو جاتا۔

مختصر و جامع تفسیر

یہ (قیامت کا انکار کرنے والے) لوگ کس چیز کا حال دریافت کرتے ہیں اس بڑے واقعہ کا حال دریافت کرتے ہیں جس میں یہ لوگ (اہل حق کیساتھ) اختلاف کر رہے ہیں (مراد قیامت ہے اور دریافت کرنے سے مراد بطور انکار کے دریافت کرنا ہے اور مقصود اس سوال و جواب سے اذہان کا ادھر متوجہ کرنا اور تفسیر بعد الالبہام سے اس کا اہتمام شان ظاہر کرنا ہے آگے ان کے اختلاف کا بے وجہ اور باطل ہونا بیان کیا گیا ہے جیسا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ قیامت نہ آئے گی) ہرگز ایسا نہیں (بلکہ قیامت آئے گی اور) ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے (یعنی جب دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ان پر عذاب واقع ہوگا تب حقیقت اور حقیقت قیامت کی منکشف ہو جائے گی اور ہم) پھر (مکڑ رکھتے ہیں کہ جیسا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ قیامت نہ آوے گی)

ہرگز ایسا نہیں (بلکہ آئے گی اور) ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے (اور چونکہ وہ لوگ اس کو مستبعد یا محال سمجھتے ہیں آگے اس امکان اور وقوع کا بیان ہے کہ اس کو محال سمجھنے سے ہماری قدرت

.....
 کا انکار لازم آتا ہے اور ہماری قدرت کا انکار نہایت عجیب ہے کیونکہ) کیا ہم نے زمین کو
 فرش اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا (یعنی مثل میخوں کے بنایا جیسا کسی چیز میں
 میخیں لگا دینے سے وہ چیز اپنی جگہ سے نہیں ہلتی اسی طرح زمین کو پہاڑوں سے مستقر کر دیا اس
 کی تحقیق سورہ نخل میں گذر چکی ہے) اور (اس کے علاوہ ہم نے اور بھی دلائل قدرت ظاہر
 فرمائے چنانچہ) ہم ہی نے تم کو جوڑا جوڑا (یعنی مرد اور عورت) بنایا اور ہم ہی نے تمہاری نیند
 کو راحت کی چیز بنایا اور ہم ہی نے رات کو پردہ کی چیز بنایا اور ہم ہی نے دن کو معاش کا وقت
 بنایا اور ہم ہی نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ہم ہی نے (آسمان میں ایک
 روشن چراغ بنایا) مراد آفتاب ہے لقولہ تعالیٰ وجعل الشمس سراجا) اور ہم ہی
 نے پانی بھرے بادلوں سے بہت پانی برسایا تاکہ ہم اس پانی کے ذریعہ سے غلہ اور سبزی اور
 گنجان باغ پیدا کریں (اور ان سب سے ہمارا کمال قدرت ظاہر ہے پھر قیامت پر ہمارے
 قادر ہونے کا کیوں انکار کیا جاتا ہے یہ بیان تھا امکان کا آگے وقوع کا ذکر ہے کہ) بیشک
 فیصلہ کا دن ایک معین وقت ہے یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر
 آؤ گے (یعنی ہر امت جدا جدا ہوگی پھر مومن جدا کافر جدا پھر ابرار جدا اشرار جدا سب
 ایک دوسرے سے ممتاز ہو کر میدان قیامت میں حاضر ہوں گے)

اور آسمان کھل جائے گا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے (یعنی
 اسقدر بہت سا کھل جائے گا جیسے بہت سے دروازے ملا کر بہت بڑی جگہ کھلی ہوتی ہے پس
 کلام مٹی ہے تشبیہ پر اب یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ دروازے تو آسمان میں اب بھی ہیں پھر اس دن
 دروازے ہونے کے کیا معنی اور یہ کھلنا نزول ملائکہ کے لئے ہوگا جیسے سورۃ فرقان تشفیق
 السماء سے تعبیر فرمایا اور اس کر شرح وہاں گزری ہے) اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹا دیئے

جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے (کتولہ تعالیٰ کھیساً مہیلاً اور یہ واقعات فقہ ثانیہ کے وقت ہوں گے البتہ تیسیر جبال میں یہاں بھی اور جہاں جہاں واقع ہوا ہے دونوں احتمال ہیں یا تو فقہ ثانیہ کے بعد کہ اس سے عالم کی سب چیزیں اپنی ہیئت پر عود کر آئیں گے جب حساب کا وقت آئے گا پہاڑوں کو زمین کے برابر کر دیا جائے گا تاکہ زمین پر کوئی آڑ پہاڑ نہ رہے سب ایک ہی میدان میں نظر آئیں اور یا یہ فقہ لولی کا وقت ہوگا جس سے خود فنا کرنا مقصود بالذات ہوگا پھر اس تقدیر پر یوم کو ان سب واقعات کا نظرفرمانا اس بنا پر ہوگا کہ فقہ لولی سے فقہ ثانیہ تک کا مجموعہ ایک یوم قرار دے لیا گیا واللہ اعلم

آگے اس یوم الفصل میں جو فیصلہ ہوگا اس کا بیان ہے یعنی (بیشک دوزخ ایک گھات کی جگہ ہے یعنی عذاب کے فرشتے انتظار اور تاک میں ہیں کہ کافر آئیں تو ان کو پکڑتے ہی عذاب دینے لگیں اور وہ سرکشوں کا ٹھکانا ہے) جس میں وہ بے انتہا زمانوں (پڑے) رہیں گے (اور) اس میں نہ تو وہ کسی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا مزہ چکھیں گے (اس سے زمہری یعنی سخت سردی کی نفی نہیں ہوئی) اور نہ پینے کی چیز کا (جس سے پیاس بجھے) بجز گرم پانی اور پیپ کے یہ (ان کو) پورا بدلہ ملے گا (اور وہ اعمال جن کا یہ بدلہ ہے یہ ہیں کہ) وہ لوگ حساب (قیامت) کا اندیشہ نہ رکھتے تھے اور ہماری (ان) آیتوں کو (جن میں حساب و دیگر امور حقہ کی خبر تھی) خوب جھٹلاتے تھے اور ہم نے سو (ان اعمال پر ان کو مطلع کر کے کہا جاوے گا کہ اب ان اعمال کا) مزہ چکھو کہ ہم تم کو سزا ہی بڑھاتے چلے جائیں گے (یہ تو کافروں کا فیصلہ ہوا آگے اہل ایمان کا فیصلہ مذکور ہے کہ) خدا سے ڈرنے کے لئے بیشک کامیابی ہے یعنی (کھانے اور سیر کو) باغ (زمین میں طرح طرح کے میوے ہونگے) اور انگور (یہ تخصیص بعدا تعمیم اہتمام شان کے لئے ہے) اور (دل بہلانے کو) خواستہ ہم عمر عورتیں ہیں اور (پینے

.....
 کو) لباب بھرے ہوئے جام شراب (اور) وہاں نہ کوئی یہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ
 (کیونکہ یہ باتیں وہاں محض معدوم ہیں) یہ (ان کو ان کی نیکیوں کا) بدلہ ملے گا جو کہ کافی انعام
 ہوگا آپ کے رب کی طرف سے جو مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو دونوں
 کے درمیان میں ہیں (اور جو) رحمان ہے (اور) کسی کو اس کی طرف سے (مستقل) اختیار نہ
 ہوگا کہ (اس کے سامنے) عرض معروض کر سکے جس روز تمام ذی ارواح اور فرشتے (خدا کے
 روبرو) صف بستہ (خشوع و خضوع کے ساتھ) کھڑے ہوں گے (اس روز) کوئی بول نہ سکے گا
 بجز اس کے جس کو رحمان (بولنے کی) اجازت دیدے اور وہ شخص بات بھی ٹھیک کہے (ٹھیک
 بات سے مراد وہ بات جس کی اجازت دی گئی ہے یعنی بولنا بھی محدود و مقید ہوگا، یہ نہیں کہ جو
 چاہے بولنے لگے اور مستقل اختیار سے اوپر یہی مراد ہے آگے اوپر کے تمام مضامین کا خلاصہ
 ہے کہ) یہ (دن جس کا اوپر ذکر ہوا) یقینی دن ہے سو جس کا جی چاہے (اس کے حالات سن
 کر) اپنے رب کے پاس (اپنا) ٹھکانا بنارکھے (یعنی نیک عمل کرے کہ وہاں نیک ٹھکانا
 ملے آگے اتمام حجت ہے کہ لوگو) ہم نے تم کو ایک نزدیک آنے والے عذاب سے ڈرایا
 ہے (جو کہ ایسے دن میں واقع ہونے والا ہے) جس دن ہر شخص ان اعمال کو (اپنے سامنے
 حاضر) دیکھ لے گا کہ کاش میں مٹی ہوتا (تاکہ عذاب سے بچتا) اور یہ اس وقت کہے گا جب
 چوپائے جانور مٹی کرے جاویں گے۔ رواہ فی الدر عن ابی ہریرہ

شان نزول

حضرت حسنؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے
 تو لوگ آپس میں سوالات کرنے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (ابن جریر وابن حاتم)

.....
رابطہ و مناسبت اس میں بھی مثل سورہ سابقہ متصلہ قیامت کا امکان و وقوع
 دو واقعات جزا و سزا مذکور ہیں۔

ترکیب مصطلحہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ب حرف جار اسم مضاف لفظ اللہ موصوف الرحمن صفت اول الرحیم صفت
 دوم موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ اسے مل کر
 مجرور ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اقـــــر فعل مقدر کے متعلق فعل مقدر اپنے
 (ضمیر مستتر انا) فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ النَّبَاءِ الْعَظِيمِ ۝

الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ۝

عن حرف جار ماسم استفہام مجرور جار مجرور سے مل کر متعلق ہوئے فعل
 مابعد يتساءلون کے يتساءلون فعل اس میں ہم ضمیر بارز اس کا فاعل فعل اپنے فاعل اور
 متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا عن حرف جار النبأ موصوف العظیم اس کی
 صفت اول الذی اسم موصول محل مجرور ہم مبتدا فیہ جار مجرور متعلق مقدم برائے
 مختلفون، مختلفون صیغہ اسم فاعل اس میں ہم ضمیر اس کا فاعل مختلفون اپنے فاعل اور
 متعلق مقدم سے مل کر خبر ضمیر ہم مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ بنا الذی اسم
 موصول کا اپنے صلہ سے مل کر صفت ثانی ہوئی النبأ موصوف کی النبأ اپنی دونوں صفتوں
 سے مل کر مجرور ہوا عن حرف جار کا جار اپنے مجرور سے مل کر بدل پہلی آیت سے یا متعلق ہو

افعل مقدر یسء لون کے فعل مقدر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهْلًا ۝ وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝

کلا حرف رد و جز سيعلمون س حرف تقریب برائے استقبال يعلمون

فعل اس میں ضمیر بارز ہم اس کا فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ثم حرف عطف
کلا حرف رد و جز س حرف تقریب برائے استقبال يعلمون فعل اس میں ضمیر بارز فاعل
فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ (برائے تاکید) ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل
کر جملہ معطوفہ بنا، ا ہمزہ استفہام تقریری لم جازم نجعل فعل اس میں ضمیر نحن مستتر
الارض فاعل مفعول بہ اول مهاد مفعول بہ ثانی، فعل مقدر اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں
سے مل کر جملہ فعلیہ بن کر معطوف، و حرف عطف نجعل فعل مقدر الجبال فعل مقدر کا
مفعول بہ اول او تاد مفعول بہ ثانی، فعل مقدر اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ بن کر معطوف
علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ انشائیہ ہوا۔

وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝

و حرف استیناف خلق فعل نا ضمیر فاعل کم ضمیر ذو الحال حال، ذو الحال ازواج حال سے ملکر کا
خلقنا مفعول بہ خلقنا اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ
و حرف عطف جعلنا فعل با فاعل نوم مضاف کم مضاف الیہ مضاف الیہ سے مل کر
پہلا مفعول بہ ہوا، سباتاً دوسرا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ

فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف اول و حرف عطف جعلنا فعل و فاعل الیل پہلا مفعول بہ
 لباسا دوسرا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
 معطوف ثانی بنا۔ و عاطفہ جعلنا ثلث با فاعل انهنزل منزل بہ معاشا مفعول فیہ (ای وقت
 معاش) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر معطوف ثالث
 ہوا۔

وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ۝

و عاطفہ بنینا فعل با فاعل فوق مضاف کم مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول فیہ
 سبعا (ای سب سے سموات) سبع ممیز سموات تمیز دونوں ملکر موصوف
 شدادا صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ ہوا فعل اپنے فاعل اور دونوں
 مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف رابع بنا۔ و حرف عطف جعلنا فعل و فاعل
 سراجا موصوف و ہاجا صفت موصوف صفت سے مل کر مرکب توصیفی مفعول بہ فعل اپنے
 فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر معطوف خامس

وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ۝

لِّنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ۝ وَجَنَّتٍ أَلْفَافًا ۝

و عاطفہ انزلنا فعل و فاعل من حرف جار المعصرات مجرور جار مجرور سے مل کر
 متعلق اول ہوا فعل کے ماء ثجاجا مرکب توصیفی مفعول بہ ل تعلیلہ (ان
 ناصبہ مقدر) نخرج فعل و فاعل بہ جار مجرور متعلق فعل کے حبا معطوف علیہ و عاطفہ نباتا
 معطوف و معطوف علیہ و عاطفہ جنت موصوف الفافا صفت موصوف و صفت مل کر معطوف
 نباتا کے لئے نباتا معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر پھر معطوف ہوا حبا کے لئے حبا

.....
 معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ ہوا، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بناوے اور مصدر مجرور ہوا، تعلیلیہ حرف جار کا جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ثانی، انزلنا کا انزلنا اپنے فاعل، مفعول بہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر، معطوف سادس و خالقنا کم از واجا معطوف علیہ اپنے چھ معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ بنا۔

إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۝ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۝

وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۝ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝

ان حرف مشبہ بالفعل، یوم الفصل مرکب اضافی ان کا اسم، کان فعل ناقص، اس میں ضمیر متعذر ہوا، اسم مِیقَاتَا مبدل منہ یوم مضاف ینفخ فعل مجہول اس میں ضمیر ہونا، فاعل فی حرف جار الصبور مجرور جار مجرور سے مل کر متعلق ہوئے فعل کے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ بناف حرف عطف تاتون فعل، ضمیر انتم، حال، ذوالحال افواجا اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف، ینفخ فی الصور معطوف علیہ کے لئے معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا، یوم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل ہوا، مِیقَاتَا مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر کان فعل ناقص کی خبر، کان اپنے اسم و خبر سے مل کر ان حرف مشبہ بالفعل کی خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

و عاطفہ فتحت فعل مجہول السماء نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر مفسرہ حرف تفسیر کان فعل ناقص، اس میں ضمیر ہی اس کا اسم ابوابا اس کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم

اور خبر سے مل کر تفسیر، مفسر و تفسیر مل کر معطوف علیہ ہوئے و حرف عطف سیرت فعل مجہول الجبال نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب سے مل کر مفسر و حرف تفسیر کانت فعل ناقص ہی ضمیر اس میں مستتر، وہ اس کا اسم سر اجا اس کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر تفسیر، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ بنا۔

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِلطَّغْيِينِ مَابَأ ۝ لَبِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۝

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَاقًا ۝

ان حرف مشبہ بالفعل، جہنم اس کا اسم کانت فعل ناقص اس میں ہی ضمیر اس کا اسم مرصدا خبر اول ل حرف جار للطغیین صیغہ اسم فاعل اس میں ضمیر پوشیدہ ذوالحال لبثین بھی صیغہ اسم فاعل اور ضمیر پوشیدہ اس میں ذوالحال فی حرف جار ہا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لبثین کے احقبا بفعل فیہ لا نافیہ یذوقون فعل ضمیر مستتر اس میں فاعل فیہا جار مجرور متعلق یذوقون کے بردا معطوف علیہ و حرف عطف لا نافیہ شرابا معطوف، معطوف علیہ سے مل کر متشقی منہ الاحرف استثنیٰ حمیم معطوف علیہ و عاطفہ غساقا معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے ملکر متشقی، متشقی منہ متشقی، سے مل کر مفعول بہ فعل لا یذوقون اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر حال، لبثین کی ضمیر مستتر ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل لبثین اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ بن کر طغیین کی ضمیر سے حال ذوالحال اپنے حال سے طغیین صیغہ اسم فاعل کے لئے فاعل طغیین اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مجرور ل حرف جار، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوئے مابا کے ماب خبر ثانی کانت اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر ان حرف مشبہ بالفعل

اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جَزَاءٌ وِفَاقًا ۝ اِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَزِجُوْنَ حِسَابًا ۝ وَكَذَّبُوْا بِآيَاتِنَا كِذْبًا ۝

جزاء موصوف وفاقا صفت دونوں مل کر فعل محذوف جزینہم کے مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور ہم ضمیر مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بنا (ای جزینہم جزاء) ان حرف مشبہ بالفعل ہم اسم کانوا فعل ناقص، ضمیر واس کا اسم لاحق نفی یسرجون فعل و فاعل حسابا مفعول بہ، یسرجون فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ کذبوا فعل و فاعل بایستنا ب جارایات مضاف نا ضمیر متکلم مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوئے کذبوا کے مفعول مطلق، کذبوا اپنے فاعل، مفعول مطلق سے مل کر معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر فعل ناقص کانوا کی خبر کانوا اپنے اسم و خبر سے مل کر ان حرف مشبہ بالفعل کی خبر ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَ كُلِّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝ فَذُوْ قُوْلٰ فَاَلَنْ نَزِيْدَ كُمْ الْاَعْذَابًا ۝

و برائے استیناف کل مضاف شئی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ہے مل کر احصینا فعل محذوف کا مفعول بہ، فعل محذوف احصینا اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر احصینا فعل و فاعل، ضمیر مفعول بہ کتابا معنی مفعول مطلق (کہ احصینا بمعنی کتبنا ہے) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تفسیر، مفسر تفسیر مل کر جملہ تفسیریہ ہوا۔

ف برائے نتیجہ ذو قوا فعل امر اور فاعل، فعل و فاعل مل کر مفسر ف برائے تفسیر لسن

حرف ناصب نزیل فعل و فاعل کم مفعول بہ اول الا حرف استثنای لغو عذابا متشبی مفرغ، مفعول بہ دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تفسیر، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر جملہ تفسیر یہ بنا۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَأَعْنَابًا ۝ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۝

وَكَا سَاءُ دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ۝

ان حرف مشبہ بالفعل ل حرف جار متفقین مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر ان کی خبر مقدم مفاز امبدل منہ حدائق معطوف علیہ و حرف عطف اعنابا معطوف اول و حرف عطف کواعب موصوف اترابا صفت، موصوف، صفت سے مل کر، معطوف دوم و حرف عطف کاسا موصوف دہاقا صفت سے مل کر، معطوف سوم یہ تینوں معطوفات اپنے معطوف علیہ سے مل کر بدل مفاز امبدل منہ اپنے بدل سے مل کر ان کا اسم مؤخر ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لَا نَافِيَهٗ يَسْمَعُونَ فَعْل و فاعل فیہا جار مجرور متعلق فعل کے لغو معطوف علیہ و حرف عطف لَا نَافِيَهٗ بَرَاءے تاکید کذابا معطوف، معطوف علیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جَزَاءٌ مِّن رَّبِّكَ عَطَاءٌ حِسَابًا ۝

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنُ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝

جزاء امبدل منہ عطاء موصوف حسابا صفت، موصوف و صفت مل کر بدل بدل و مبدل منہ

مل کر موصوف من جارہ رب مضاف ک مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مبدل منہ رب مضاف السموات معطوف علیہ وحرف عطف الارض معطوف اول
وعاطفہ ما اسم موصول بین مضاف ضمیر ہما مضاف الیہ دونوں مل کر ثبت فعل مقدر کے
متعلق ہو کر صلہ ہوا ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر معطوف دوم السموات معطوف الیہ اپنے
دونوں معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا رب مضاف کا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر
موصوف الرحمن صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل رب یک مبدل منہ اپنے بدل
سے مل کر مجرور من حرف جار کا جار اپنے مجرور سے مل کر کائن کے متعلق ہو کر صفت بنا جزاء
موصوف کی موصوف اپنی صفت سے مل کر فعل محذوف جزائہم کا مفعول مطلق (ای
جزائہم جزاء) فعل محذوف اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لانیفہ یملکون فعل وفاعل من حرف جار ضمیر مجرور دونوں مل کر متعلق ہوئے
یملکون فعل کے خطابا مفعول بہ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا۔

یَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۝

لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَمَرَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝

یوم مضاف یقوم فعل معروف الروح معطوف علیہ وحرف عطف الملائکہ
معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال صفا فی صافین حال ذوالحال اپنے
حال سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل
کر لا یملکون فعل مذکور کا مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

ہوا۔

لا حرف نفی یتکلمون فعل معروف اس میں ہم ضمیر متشقی منہ الاحرف استثنائے
اسم موصول اذن فعل لہ جار مجرور متعلق اذن کے الرحمن فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے
مل کر معطوف علیہ وعاطفہ قلل فعل با فاعل صوابا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ
سے مل کر معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر مفعول اسم موصول کا صلا اسم موصول،
صلہ سے مل کر متشقی متصل، متشقی منہ اپنے متشقی سے مل کر فاعل یتکلمون فعل کے لئے فعل
اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ذَلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَا بَاءً ۝

ذلک مبتدا الیوم موصوف الحق صفت، موصوف وصف مل کر خبر، مبتدا خبر سے
مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ف برائے نتیجہ من اسم شرط مبتدا شاء فعل با فاعل، فعل اپنے فاعل
سے مل کر شرط اتخذ فعل با فاعل (مفعول اول محذوف ہے ای اتخذ الايمان) الی حرف
جاروب مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف، مضاف الیہ سے مل کر مجرور، دونوں مل کر متعلق
ہوئے اتخذ فعل کے ما با مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ ہو کر جواب شرط، شرط وجواب شرط مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ خبریہ ہوا۔

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا مَّعْرُومًا ۚ يَوْمَ يُنْظَرُ الْمُؤْمِنُونَ

مَا قَدَّمَتْ يَدَا وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ۝

ان حرف مشبہ بالفعل نا اس کا اسم انذرنا فعل با فاعل کم مفعول بہ اول عذابا
موصوف قریبا صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبدل منہ (یا مفعول ثانی) یوم مضاف

.....
 ينظر فعل المراء فاعل ما موصولہ قدمت فعل ہ ضمير محذوف جو ما کی طرف لوٹ رہی ہے وہ اس کا مفعول بہ پداہ مضاف، مضاف الیہ دونوں مل کر قدمت کے فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ ہوا ما اسم موصول کا، صلہ اپنے موصول سے مل کر مفعول بہ ينظر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف يقول فعل الکافر فاعل، فعل و فاعل مل کر قول یا برائے تا سف لیت حرف مثنیہ بالفعل ن وقایہ کای ضمیر متکلم لیت کا اسم کنت فعل ناقص ت ضمیر اس کا اسم ترا یا خبر، کنت اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی لیت کی لیت اپنے اسم و خبر سے مل کر مقولہ بنا قول کا، قول اپنے مقولہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر یوم کا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثابتاً صیغہ اسم فاعل کے متعلق ہو کر بدل بنا مبدل منہ عذابا قریباً (یا یوم سابق) کا، بدل اپنے مبدل منہ سے مل کر مفعول ثانی ہوا انذرنا کا انذرنا فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر بنانا کا ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی لُشریح

❖ ب : سے، مدد سے، ساتھ، (حرف جارِع)

❖ اسم : (سم) نام، ج، اسماء (اس لفظ کا ہمزہ عارضی اور وصلی ہے جو بسم اللہ کے ساتھ تحریر میں بھی نہیں آتا۔

❖ اللہ : خالق کائنات حق تعالیٰ جل شانہ کا اسم ذات۔

❖ ال : لام تعریف، جو اسم عام (نکرہ) کو خاص (معرفہ) بناتا ہے، کبھی بمعنی 'تمام' اور کبھی بمعنی 'جو' بھی آتا ہے، اس کا ہمزہ بھی عارضی ہوتا ہے، جو درمیان کلام میں ساقط ہو جاتا ہے) الرحمن میں عرفی ہے، جو بعض اعلام پر آتا ہے جیسے العباس، الحارث۔

❖ رحمن : بے حد و حساب رحمت والا، جس کی رحمت عام ہے، (رحمت سے انتہائی مبالغہ کا اسم، بروزن فعلان (یہ اسم مبارک حق تعالیٰ کے لئے بمنزلہ اسم علم (بذات خود معرفہ) ہے، جس کے ساتھ حق تعالیٰ کے سوا کسی اور کو موصوف نہیں کیا جاسکتا اور اس اسم کا تشبیہ مؤنث و جمع عربی میں مستعمل نہیں۔

❖ رحیم : نہایت رحم والا، جس کی رحمت خاص ہے، (رحمة سے اسم مبالغہ بروزن فعیل (فعلان اور فعیل بطور صفت (بلا مبالغہ) بھی مستعمل ہیں، جیسے غضبان (غصہ والا) اور جمیل (صاحب جمال) موقع کلام سے امتیاز ہو جاتا ہے۔

❖ عم : (عن، ما) کس چیز کے متعلق، کس چیز کا حال، (حرف جار اور ما استفہامیہ)

❖ يتساء لون : وودریافت کرتے ہیں، وہ آپس میں سوال کرتے ہیں، تساءل از

سئل باب ۵ سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب

- ❖ نبا: واقعہ، خبر، اطلاع، رج انباء۔
- ❖ عظیم: بڑے، بڑی، (عظمتہ از عظیم سے اسم صفت، رج عظماء۔
- ❖ مختلفو فون: اختلاف کر رہے ہیں، اختلاف کرنے والے، (اختلاف از خلف
- باب ۷ سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم)
- ❖ الم: أَلَم کیا نہیں، (حرف استفہام نفی برائے تنبیہ)
- ❖ مہد: فرش، پچھونا، قرار گاہ، مصدر سمی بہ مایمہد ج مہد۔
- ❖ جبال: (م جبل) پہاڑ،
- ❖ اوتاد: (م، وتد) میخ، کیل۔
- ❖ ازواج: جوڑے جوڑے، نروادہ، م، زوج۔
- ❖ نوم: سونا، نیند، (مصدر)
- ❖ سبات: راحت، آرام، تکان کا دفع کرنا (مصدر)
- ❖ لباس: پردہ کی چیز، لباس، (مطلب یہ کہ رات کو ہم نے لباس کی طرح بنایا،
- (عیب پوشی اور سکون بخشی، لباس اور رات دونوں میں وجہ تشبیہ ہے) ج البسة۔
- ❖ معاش: معاش کا وقت، روزی حاصل کرنے کا وقت، زندگی بسر کرنا، کمائی کرنا،
- (عیش سے اسم ظرف و مصدر میسی) بمعنی المعیشتہ بحذف المضاف ای وقت
- معاش والا صل معیش بفتح الیاء، تحرکت الیاء بعد فتح قلبت الفاء۔
- ❖ بنینا: ہم نے بنائے، (بناء باب ف سے ماضی، جمع متکلم)
- ❖ فوق: اوپر، (اسم ظرف)
- ❖ سبع: سات (اسم عدد)

- ❖ شداد: مضبوط، زبردست، م شدید (شدة سے اسم صفت)، (جمع مکسر)
- ❖ سراج: چراغ، مجازاً سورج، ج سرج
- ❖ وہاج: بڑا روشن، بہت چمکدار، (وہج سے اسم مبالغہ اور صفت مشبہ) ثلاثی مجرد
میں باب فتح سے وہج یوہج یا ضرب سے وہج یہج کے وزن پر آتا ہے اور اس کا مصدر
فعال ف کے فتح اور عین کی تشدید کے ساتھ۔
- ❖ معصرات: م، معصرة پانی سے بھرے بادل، نچوڑنے والیاں، (اعصار از
عصر باب اسے اسم فاعل، جمع منونث سالم) اس کا وزن مفعلات بضم میم اور کسر عین ہے۔
- ❖ شجاج: موسلا زہار اور بکثرت برسنے والا، (شج سے اسم مبالغہ) اور ثلاثی میں
باب ضرب سے آتا ہے خواہ لازم ہو یا متعدی۔
- ❖ حب: غلہ، ج حبوب اسم جنس۔
- ❖ نبات: سبزی، روئیدگی، زمین کی پیداوار (اسم مصدر)
- ❖ جنات: م، جنة باغ۔
- ❖ الفاف: گنجان، گھنے، م، لفیف، لف سے اسم صفت (جمع مکسر)
- ❖ فصل: فیصلہ حق کو باطل سے جدا کرنا، (مصدر)
- ❖ میقات: معین وقت، وقت مقررہ، وقت سے اسم آلہ بمعنی اسم ظرف، ج مواقیت۔
- ❖ ینفخ: پھونکا جائے گا، (نفخ باب ف سے مضارع مجہول، واحد مذکر غائب)
- ❖ صور: صور، بزنگہ، (قرون ینفخ فیہ)
- ❖ تاتون: تم سب آؤ گے (اتیان از اتی باب ض سے مضارع معروف، جمع مذکر حاضر)
- ❖ افواج: م، فوج، گروہ درگروہ۔

❖ ابواب: دروازے، م: باب (اسم جامد) الف واو سے بدل کر آیا ہے، جو کہ جمع میں ظاہر ہے، واو کو فتح کے بعد الف سے بدل دیا)

❖ سیرت: ہٹا دیئے جاویں گے، چلائے جاویں گے، (تیسیر از سیر باب ۲ سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب)

❖ سراب: ریت چمکتی ہوئی ریت، لہریلی مٹی، جس پر پانی کا دھوکہ ہو جاتا ہے۔

❖ مرصدا: گھات کی جگہ، مقام انتظار، (ظرف مکان واسم مبالغہ) (ای ہی مرصدة لهم و معدة لتعذيبهم او هي راصدة الكافرين).

❖ طغین: سرکش لوگ، حد سے گزرنے والے، م: طاعی (طغیان از طغی سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم)

❖ مآب: ٹھکانا، لوٹنے کی جگہ، (اوب سے اسم ظرف)

❖ لبثین: م، لابلث رہنے والے، ٹھہرنے والے (لبث سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم)

❖ احقاب: بے انتہا زمانہ، بڑی مدتیں مہذب۔

❖ لایذوقون: وہ نہیں چکھیں گے، (ذوق باب ن سے مضارع معروف و منفی، جمع مذکر غائب)

❖ برد: ٹھنڈک ٹھنڈا ہونا (مصدر) وقد یكون اسما بمعنی النوم و قد سمي النوم بردا لانه یبرد صاحبه، وهو لغته هذیل

❖ حمیم: سخت گرم پانی، (حمم سے اسم صفت)

❖ غساق: پیپ، ٹھنڈا بدبودار پانی (غسق سے اسم مبالغہ)

❖ وفاق: پورا پورا، موافق (مصدر بمعنی اسم فاعل) (مصدر سماعی للرباعی

واستعمل فی موضع الصفته مبالغته

❖ کانسولا یرجون: اندیشہ نہ رکھتے تھے، وہ امید نہ رکھتے تھے، (رجاء ازرجو

باب ف سے مضارع برائے دوام، جمع مذکر غائب)

❖ کذاب: جھٹلانا، تکذیب کرنا، (مصدر باب ۲ بروزن فعال)

❖ احصینا: ضبط کر رکھا ہے، (احصاء از حصی باب ا سے ماضی معروف جمع متکلم)

❖ کتاب: تحریر، لوح محفوظ، لکھنا، (مضمر) اور مصدر بمعنی اسم مفعول)

❖ ذوقوا: مزہ چکھو، (ذوق باب ن سے فعل امر جمع مذکر حاضر)

❖ لن نزید: ہم ہرگز زیادہ نہیں کریں گے، (زیادۃ از یزد باب ض سے مضارع

معروف بلن تاکید للمستقبل، جمع متکلم)

❖ الا: مگر، سو، (حرف استثناء)

❖ ل: لئے، واسطے، (حرف جار)

❖ متیقن: م، متقی پرہیزگار لوگ، خدائے تعالیٰ سے ڈرنے والے (مصدر اتقاء

از وقی باب ے سے اسم فاعل جمع مذکر سالم)

❖ مفاز: کامیابی، (فوز سے مصدر میسی) و فیہ اعلال بالقلب اصلہ مفوز

تحرکت الواو بعد فتح قلبت الفواویجوز ان یکون اسم مکان)

❖ حدائق: م، حدیقہ، باغات، چہار دیواری میں گھرے ہوئے باغات۔

❖ اعناب: م، عنب انگور (اسم جنس)

❖ کواعب: م، کاعب، دوشیزگان جنت، نوخاستہ حوران بہشتی، (کعوب سے

اسم صفت) (کعبت الجاریۃ ای بداء ثدیہا للنہود بابہ نصر)

- ✽ اتراب: م، قرب ہم سن ہم عمر،
- ✽ کاس: جام شراب، ج کووس
- ✽ دھاق: لباب، بھرپور، دھق سے (فعال بمعنی اسم مفعول) باب فتح، اضداد میں سے ہے
- ✽ لغو: بیہودہ بات، لغویات (مصدر)
- ✽ عطاء: انعام، بخشش، (اعطاء باب اسے اسم مصدر) ج اعطیہ
- ✽ حساب: کافی، بہت (مصدر)
- ✽ لایملکون: اختیار نہ ہوگا ان کو، وہ مالک نہ ہونگے، قدرت نہ رکھیں گے،
(ملک باب ض سے مضارع معروف و منفی جمع مذکر غائب)
- ✽ خطاب: عرض معروض، بات چیت کلام، گفتگو (مصدر باب ۳)
- ✽ یوم: جس روز، (اسم ظرف) ج ایام
- ✽ یقوم: کھڑے ہوں گے، (قیام از قوم باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ✽ الروح: تمام ذی روح، حضرت جبریل روح الامین علیہ السلام (مصدر)
- ✽ ملئکتہ: م، ملک: فرشتے (اسم صفت)
- ✽ صف: صف بستہ، صف در صف، قطار، (مصدر)
- ✽ لایتکلمون: وہ بول نہ سکیں گے، وہ کلام نہ کر سکیں گے، (تکلم از کلم باب ۲
سے مضارع معروف و منفی جمع مذکر غائب)
- ✽ اذن: اجازت دے، اجازت مرحمت کرے، (اذن باب س سے ماضی معروف،
واحد مذکر غائب)
- ✽ صواب: ٹھیک بات، درست (اسم مصدر)

- ❖ من: جو، (اسم موصول)
- ❖ شاء: چاہے، چاہا، (مشیتہ از شیء باب س سے ماضی معروف واحد مذکر غائب
- ❖ اتخذ: بنا لے، اختیار کرے، (اتخاذ از اخذ باب بے سے ماضی معروف، واحد
مذکر غائب)
- ❖ مآب: لوٹنے کی جگہ، ٹھکانا، (اسم ظرف)
- ❖ انا: (ان، نا) یقیناً ہم (حرف تاکید اور ضمیر منصوب)
- ❖ انذرنا: ہم نے ڈرایا، (انذار از نذر باب اسے ماضی، جمع متکلم)
- ❖ قریب: قریب، نزدیک (قرب سے اسم صفت)
- ❖ ينظر: دیکھے گا، (نظر باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ ما: جو، (اسم موصول)
- ❖ قدمت؟ پہلے کر چکے، پہلے بھیج چکے، (تقديم از قدم باب ۲ سے ماضی معروف،
واحد مؤنث غائب)
- ❖ يدها: (یدان، ہ) اس کے دونوں ہاتھ (اضافت میں تشبیہ کا نون گر گیا ہے، ج،
- ایدی اور ضمیر اضافی)
- ❖ يقول: کہے گا، (قول باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ ياليتنى: (یا، لیت، نی) اے کاش میں، (حرف نداء، حرف تمنا، نون وقایہ، اور
ضمیر منصوب برائے تنبیہ واحد متکلم کا مرکب، لیت ناممکن الحصول تمنا کے مستعمل ہے)
- ❖ كنت: میں ہوتا، کون باب ن سے ماضی، واحد متکلم، (فعل ناقص)
- ❖ تراب: مٹی، خاک، ج، 'اثر بتہ۔

سورة النجم مكية وحدها

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

وَالزُّرْعَتِ غَرَقًا ① وَالنُّشُطِ نَشْطًا ② وَالسَّيِّدَاتِ سُبْحًا ③

فَالسَّيِّدَاتِ سُبْحًا ④ فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا ⑤ يَوْمَ تَرْجُفُ

الرَّاجِفَةُ ⑥ تَتَّبِعُنَّ الرَّادِفَةَ ⑦ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ⑧

أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ⑨ يَقُولُونَ أَيْنَا الْمُرُودُّونَ فِي الْخَافِرَةِ ⑩

عِذَا كُنَّا عِظَامًا نَخِرَةً ⑪ قَالُوا أَيْلَكَ إِذَا الْكُرَّةُ خَاسِرَةٌ ⑫

فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ⑬ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ⑭ هَلْ أَتَاكَ

حَدِيثُ مُوسَى ⑮ إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ⑯

موضوع اثبات قیامت مع تخویف مذبذبین اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی کا

بیان۔

ترجمہ

قسم ہے ان فرشتوں کی درجان سختی سے نکالتے ہیں ○ اور جو بند کھول دیتے

ہیں ○ اور جو تیرتے ہوئے چلتے ہیں ○ پھر تیزی کے ساتھ دوڑتے ہیں ○

پھر ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں ○ (قیامت ضرور آوے گی) جس روز ہلا دینے والی

چیز ہلا ڈالے گی ○ جس کے بعد ایک پیچھے آنی والی چیز آ جاوے گی ○ بہت

بے دل اس روز دھڑک رہے ہوں گے ○ ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی ○

کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں پھر واپس ہونگے ○ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جاویں گے ○ (پھر واپس ہوں گے) کہنے لگے کہ اس صورت میں یہ واپسی بڑی خسارہ کی ہوگی ○ تو وہ بس ایک ہی سخت آواز ہوگی ○ جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آ موجود ہوں گے ○ کیا آپ کو موسیٰ کا قصہ پہنچا ہے ○ جب کہ ان کو ان کے پروردگار نے ایک پاک میدان یعنی طوی میں پکارا ○

إِذْ هَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿١٤﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ إِلَىٰ أَنْ

تَزَلَّیٰ ﴿١٥﴾ وَاهْدِيكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ﴿١٦﴾ فَأَرَاهُ الْآيَةَ

الْكُبْرَىٰ ﴿١٧﴾ فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ﴿١٨﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ﴿١٩﴾ فَحَشَرَ

فَنَادَىٰ ﴿٢٠﴾ فَقَالَ أَنَارَ بَكُمُ الْأَعْلَىٰ ﴿٢١﴾ فَآخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ

الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ﴿٢٢﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَخْشَىٰ ﴿٢٣﴾ ؕ أَنْتُمْ

أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا ﴿٢٤﴾ رَفَعَ سَمَكَهَا فَسَوَّيَهَا ﴿٢٥﴾ وَ

أَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ﴿٢٦﴾ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ

دَحَاهَا ﴿٢٧﴾ أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ﴿٢٨﴾ وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ﴿٢٩﴾

ترجمہ

کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی شرارت اختیار کی ہے ○ سواس سے کہو کہ کیا تجھ کو اس بات کی خواہش ہے کہ تو درست ہو جائے ○ اور میں تجھ کو تیرے رب کی طرف سے رہنمائی کروں تو تو ڈرنے لگے ○ پھر اس کو بڑی نشانی دکھائی ○ تو اس نے جھٹلایا اور کہنا نہ مان ○ پھر جدا ہو کر کوشش کرنے لگا ○

اور جمع کیا پھر باواز تقریر کی ○ اور کہا کہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں ○ سو اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت کے اور دنیا کے عذاب میں پکڑا ○ بے شک اس میں ایسے شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو ڈرے ○ بھلا تمہارا پیدا کرنا زیادہ سخت ہے یا آسمان کا اللہ نے اس کو بنایا ○ اس کی سقف کو بلند کیا اور اس کو درست بنایا ○ اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن کو ظاہر کیا ○ اور اس کے بعد زمین کو بچھایا ○ اس سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو قائم کر دیا ○

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَةُ الْكُبْرَى ۖ^{۳۶}
يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَى ۖ وَبُرْزَتِ الْجَحِيمُ
لِمَنْ يَرَى ۖ^{۳۷} فَأَمَّا مَنْ طَغَى ۖ^{۳۸} وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۖ^{۳۹}
فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى ۖ^{۴۰} وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ
نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى ۖ^{۴۱} فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى ۖ^{۴۲}
يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ^{۴۳} فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرِهَا ۖ^{۴۴}
إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا ۖ^{۴۵} إِنَّهَا أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَخْشَاهَا ۖ^{۴۶} كَانَهُمْ
يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ۖ^{۴۷}

ترجمہ

تمہارے اور تمہارے مواشی کے فائدہ پہنچانے کے لئے ○ سوجب وہ بڑا ہنگامہ آوے گا ○ یعنی جس دن انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا ○ اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کی جاوے گی ○ تو جس شخص نے سرکشی کی ہوگی ○

اور دینی زندگی کو ترجیح دی ہوگی ○ سود و زخ اس کا ٹھکانا ہوگا ○ اور جو شخص
 اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو خواہش سے روکا ہوگا ○
 سو جنت اس کا ٹھکانا ہوگا ○ یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا
 وقوع کب ہوگا ○ اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق ○ اس کا مدار صرف
 آپ کے رب کی طرف ہے ○ آپ تو صرف اس شخص کے ڈرانے والے ہیں جو
 اس سے ڈرتا ہو ○ جس روز یہ اس کو دیکھیں گے تو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا صرف
 ایک دن کے آخری حصہ میں یا اس کے اول حصہ میں رہے ہیں ○

مختصر و جامع تفسیر

قسم ہے ان فرشتوں کی جو (کافروں کی) جان سختی سے نکالتے ہیں اور جو (مسلمانوں کی روح آسانی سے نکالتے ہیں گویا ان کا) بند کھول دیتے ہیں اور جو (روحوں کو لیکر زمین سے آسمان کی طرف اس طرح سرعت و سہولت سے چلتے ہیں جیسے گویا) تیرتے ہوئے چلتے ہیں پھر (جب روحوں کو لیکر پہنچتے ہیں تو ان ارواح کے باب میں جو خدا کا حکم ہوتا ہے اس کے امتثال کے لئے) تیزی کیساتھ دوڑتے ہیں پھر (ان ارواح کے متعلق ثواب کا حکم ہو یا عقاب کا دونوں امروں میں سے) ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں (ان سب کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ) قیامت ضرور آوے گی جس روز ہلا دینے والی ہلا ڈالے گی (مراد فحشہ اولیٰ ہے) جس

کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آ جاوے گی (مراد نفخہ ثانیہ ہے)

بہت سے دل اس روز دھڑک رہے ہونگے ان کی آنکھیں (مارے ندامت کے) جھک رہی ہوں گی (مگر یہ لوگ قیامت کا انکار کر رہے ہیں اور) کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں پھر واپس ہونگے (پہلی حالت سے مراد حیات قبل الہمات ہے یعنی کیا بعد الموت پھر حیات ثانیہ ہوگی؟ مقصود استبعاد ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے) کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جاویں گے پھر (حیات کی طرف) واپس ہونگے (مقصود اتصعاب ہے کہ یہ سخت دشوار ہے) کہنے لگے کہ (اگر ایسا ہو تو) اس صورت میں یہ واپسی (ہمارے لئے) بڑے خسارہ کی ہوگی (کیونکہ ہم نے تو اس کے لئے کچھ سامان نہیں کیا، مقصود اس سے تسخر تھا اہل حق کے اس عقیدہ کے ساتھ یعنی ان کے عقیدہ پر ہم بڑے خسارہ میں ہو گئے جیسے کوئی شخص کسی کو خیر خواہی سے ڈرائے کہ اس راہ مت جانا شیر ملے گا اور مخاطب تکذیب کے طور پر کسی سے کہے کہ بھائی ادھر مت جانا شیر کھا جاوے گا مطلب یہ کہ وہاں شیر ویر کچھ بھی نہیں ہے، آگے استبعاد و اتصعاب مذکور کا رد ہے کہ یہ لوگ جو قیامت کو بعید اور مشکل کہتے ہیں) تو (یہ سمجھ رکھیں کہ ہم کو کچھ مشکل نہیں بلکہ) وہ بس ایک ہی سخت آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آ موجود ہونگے۔

(آگے مکذبین کی تخویف اور تکذیب پر آپ کی تسلی کے لئے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ فرعون کیساتھ بیان کیا جاتا ہے، پس فرماتے ہیں کہ) کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ پہنچا ہے جبکہ ان کو ان کے پروردگار نے ایک پاک میدان یعنی طوی میں (یہ اس کا نام ہے) پکارا کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑے شرارت اختیار کی ہے سو اس سے (جا کر) کہو کہ کیا تجھ کو اس بات کی خواہش ہے کہ تو درست ہو جاوے، اور (تیری درستی کی غرض سے) میں

تجھ کو تیرے رب کی طرف (ذات و صفات کی) رہنمائی کروں تو تو (ذات و صفات کو سن کر اس سے) ڈرنے لگے (اور اس ڈر سے درستی ہو جاوے، غرض یہ حکم سن کر موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس گئے اور جا کر پیغام ادا کیا) پھر (جب اس نے دلیل نبوت طلب کی تو) اس کو بڑی نشانی (نبوت کی) دکھائی (مراد معجزہ عصا ہے یا بارادہ جنس مجموعہ عصا وید بیضاء ہے) تو اس (فرعون) نے (ان کو) جھٹلایا اور (انکا) کہنا نہ مانا پھر (موسیٰ علیہ السلام سے) جدا ہو کر (ان کے خلاف) کوشش کرنے لگا اور (لوگوں کو) جمع کیا پھر (ان کے سامنے) با آواز بلند تقریر کی اور کہا کہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں (اعلیٰ قید واقعی کے طور پر کہا پس اصل مقصود انارکم ہے اور اعلیٰ صفت مادہ بڑھادی اور احترازی نہیں جس سے غیر اعلیٰ دوسرے رب کا ثبوت ہو) سو اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت کے اور دنیا کے عذاب میں پکڑا (دنیوی عذاب تو غرق ہے اور اخروی عذاب حرق یعنی جلنا ہے) بیشک اس (واقعہ) میں ایسے شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرے۔

(آگے قیامت کو بعید یا مشکل سمجھنے کا عقلی جواب ہے یعنی) بھلا تمہارا (دوسری بار) پیدا کرنا (فی نفسہ) زیادہ سخت ہے یا آسمان کا (اور فی نفسہ اس لئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نسبت سے تو سب مساوی ہیں اور ظاہر ہے کہ آسمان ہی کا پیدا کرنا زیادہ سخت ہے، پھر جب اس کو پیدا کر دیا تو تمہارا پیدا کرنا کیا مشکل ہے، آگے آسمان کے پیدا کرنے کی کیفیت بیان فرماتے ہیں کہ) اللہ نے اس کو بنایا (اس طرح سے کہ) اس کی چھت کو بلند کیا اور اس کو درست بنایا (کہ کہیں اس میں شقوق و فطور، پھٹا ہوا یا جوڑ، پیوند تو نہیں) اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن کو ظاہر کیا (رات اور دن کو آسمان کی طرف اس لئے منسوب کیا کہ رات اور دن آفتاب کے طلوع اور غروب سے ہوتے ہیں اور آفتاب آسمان سے متعلق ہے)

اور اس کے بعد زمین کو بچھایا (اور بچھا کر) اس سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو (اس پر) قائم کر دیا تمھارے اور تمھارے مویشی کے فائدہ پہنچانے کے لئے (اصل استدلال خلقِ سماء سے تھا مگر زمین کا ذکر شاید اس لئے کر دیا کہ اس کے احوال ہر وقت پیش نظر ہیں اور گوسماء کے برابر نہ سہی لیکن فی نفسہ انسان کی تخلیق سے زمین کی تخلیق بھی اشد ہے پس حاصل استدلال کا یہ ہوا کہ جب ایسی ایسی چیزیں ہم نے بنادیں تو تمہارا دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے آگے بعث کے بعد جو واقعات مجازۃ کے متعلق ہونگے ان کی تفصیل ہے یعنی قیامت کا امکان اور صحت وقوع تو ثابت ہو گیا)۔

سو جب وہ بڑا ہنگامہ آوے گا یعنی جس دن انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کی جاوے گی تو (اس روز یہ حالت ہوگی کہ) جس شخص نے (حق سے) سرکشی کی ہوگی اور (آخرت کا منکر ہو کر اس پر) دینیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی سو دوزخ اس کا ٹھکانا ہوگا اور جو شخص (دنیا میں) اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا (کہ قیامت اور آخرت اور حساب کتاب پر اس کا ایمان مکمل ہو) اور نفس کو (حرام) خواہش سے روکا (یعنی اعتقاد صحیح کے ساتھ عمل صالح بھی کیا ہوگا) سو جنت اس کا ٹھکانا ہوگا (اور عمل صالح طریق جنت ہے موقوف علیہ نہیں، چونکہ کفار مقصد انکار قیامت کے اس کا وقت پوچھا کرتے تھے آگے اس کا جواب ہے، یعنی) یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اسکا وقوع کب ہوگا (سو) اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق (کیونکہ بیان کا موقوف علیہ علم ہے اور قیامت کا معین وقت ہم نے کسی کو بتلایا نہیں بلکہ) اس (کے علم کی تعین) کا مدار صرف آپ کے رب کی طرف ہے (اور) آپ تو صرف (اخبار اجمالی) سے ایسے شخص کے ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہو (اور ڈر کر ایمان لانے والا ہو اور یہ لوگ جو جلدی

پچا رہے ہیں تو سمجھ لیں کہ) جس روز یہ اس کو دیکھیں گے تو (ان کو) ایسا معلوم ہوگا کہ گویا (دنیا میں) صرف ایک دن کے آخری حصہ میں یا اس کے اول حصہ میں رہے ہیں (بس یعنی دنیا کی مدت طویلہ قصیر معلوم ہوگی اور سمجھیں گے کہ عذاب بڑی جلدی آگیا جس کی یہ استدعا کرتے ہیں حاصل یہ کہ جلد بازی کیوں کرتے ہو وقوع کے وقت اس کو یہی سمجھو گے کہ بڑی جلد ہو گیا جس دیر کو اب دیر سمجھ رہے ہو یہ دیر معلوم نہ ہوگی)

شان نزول

۱۔ حضرت محمد بن کعب کہتے ہیں کہ جب (آیت کریمہ) انالمرودودون فی الحافرة نازل ہوئی تو کفار قریش کہنے لگے کہ اگر ہم موت کے بعد زندہ ہو گئے تو البتہ خسارہ میں رہیں گے، پس یہ آیت قالو التلک اذا کرة خامسة نازل ہوئی (اخرج سعید ابن منصور)

۲۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے باب میں سوالات ہوتے تھے، یہاں تک کہ آپ پر یہ آیت نازل ہوئی، یسئلونک عن الساعة ایان مرسلها فیم انت من ذکرها الی ربک منتھاها (الحاکم ابن جریر)

۳۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اہل مکہ بطور استہزاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے کہ یہ قیامت کب قائم ہوگی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یسئلونک عن الساعة ایان مرسلها، الی اخر السورة نازل فرمائی (ابن ابی حاتم)

۴۔ طارق ابن شہاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم کثرت سے قیامت کا تذکرہ فرماتے تھے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی، فیم انت من ذکرها الی ربک

منتہاها (الطبرانی وابن جریر)

رابطہ و مناسبت اس میں بھی مثل سورت سابقہ واقعات اورء انتم اشد، الخ میں امکان اور
هل اترك، الخ میں کنذ بین کی تخویف اور تمذیب پر آپ کا تسلیہ ہے۔

وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا ۝ وَالنَّشِطَاتِ نَشْطًا ۝

وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا ۝ فَالسَّبِقَاتِ سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا ۝

و حرف جار بمعنی قسم النازعت صیغہ اسم فاعل غرقا مفعول مطلق من غیر لفظہ النزعت
اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ و حرف عطف النشاط صیغہ اسم فاعل
نشطاً مفعول مطلق النشاط اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف اول و حرف
عطف السبحت صیغہ اسم فاعل سبحنا مفعول مطلق، السبحت اپنے فاعل اور مفعول
مطلق سے مل کر معطوف دوم ف عاطفہ السبقت صیغہ اسم فاعل سبقنا مفعول مطلق
السبقت اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر معطوف سوم ف عاطفہ المدبرات صیغہ اسم
فاعل ضمیر اسمیں فاعل امرامفعول بہ المدبرات اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف
چہارم، معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر مجرور و حرف جار کا، جار اپنے مجرور سے
مل کر (مقسم بہا) متعلق اقسام (محذوف) کے اقسام فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہو کر قسم (جس کا جواب محذوف ہے ای لتبعن) قسم اور جواب قسم مل کر جملہ
انشائیہ ہوا۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝

قُلُوبٌ "يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ۝ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝

یوم مضاف، ترجف فعل الراجفۃ ذوالحال تتبع فعل ھا ضمیر مفعول بہ الراجفۃ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ حالیہ ہو کر حال، حال، ذوالحال مل کر فاعل تسرجف فعل کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، یوم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف (مفعول فیہ) جواب قسم مضمّر سے (ای لتبعثن)

قلوب موصوف یومئذ اصل میں یوم اذ کان کذا ہے یوم مضاف اذ برائے ظرفیت کان فعل ناقص، اس میں ہو ضمیر مستتر اس کا اسم کذا خبر کان اپنے اسم و خبر سے مل کر مظروف، ظرف و مظروف مل کر مضاف الیہ یوم مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف (مفعول فیہ) مقدم برائے واجفۃ، واجفۃ اسم فاعل ضمیر اس میں ہی فاعل، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مقدم سے مل کر صفت قلوب موصوف کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا ابصار مضاف، ضمیر ھا مضاف الیہ، مضاف، مضاف الیہ سے مل کر مبتدا اخاشعة خبر ابصار ھا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر قلوب کی خبر، یہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

يَقُولُونَ اَءِ نَالَمْرُدُّوْهُمْ فِي الْحَافِرَةِ ۚ اِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّحْرَةً ۝

يقولون فعل، ضمیر بارز اس کا فاعل، فعل و فاعل مل کر قول، حرف استفہام ان حرف مشبہ بالفعل نا اسم ل برائے تاکید مردودون صیغہ اسم مفعول فی حرف جار الحافره مجرور، جار، مجرور سے مل کر متعلق ہوئے صیغہ اسم مفعول کے، اس مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر ان کی خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ استفہامیہ انشائیہ ہو کر مقولہ، قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

ء حرف استفہام اذ اظرفیہ (جس کا عامل محذوف ہے جس کی تقدیر ہے ء اذ اکنا عظاما نردو نبعث جس پر لمر دو دون دلالت کر رہا ہے) کنا فعل ناقص نا ضمیر اس کا اسم عظاما موصوف نحوۃ صفت، دونوں مل کر فعل ناقص کی خبر کنا اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مظر وف، ظرف و مظر وف مل کر نبعث فعل محذوف کے لئے مفعول فیہ نبعث اپنے نائب فاعل مضر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ○

فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ○ فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ ○

قالوا فعل، ضمیر بارز و اس کا فاعل، فعل فاعل مل کر قول تلک مبتدا کرة موصوف خاسرة صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر مقولہ، قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔ (ترکیب میں حروف کا شمار نہیں ہوتا) ف استینا فیہ ان حرف مشبہ بالفعل ما کا فہ ہی مبتدا زجوة موصوف واحدة صفت، دونوں مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنا۔

ف نتیجہ اذ ا فاجیہ ہم مبتدا ب حرف جار الساہرة مجرور، دونوں مل کر محذوف حاضرون کے متعلق حاضرون صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى ○ إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِی

الْمُقَدَّسِ طُوًى ○ إِذْ هَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى ○

هل حرف استفہام اتی فعل ک ضمیر مفعول بہ حدیث مضاف موسیٰ

مضاف الیہ دونوں مل کر اتی فعل کے فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ

مستأنفہ بنا۔

اذ برائے ظرفیت (متعلق بحديث) نادی فعل ہ ضمیر مفعول بہ رب مضاف
ہ مضاف الیہ، دونوں مل کر فاعل ب جارہ الواد ا موصوف السمقدس صفت دونوں مل
کر مبدل منہ (یا عطف بیان دونوں مل کر مجرور جار مجرور سے مل کر نادی فعل کے متعلق فعل
اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قال (مقدر فعل با فاعل) فعل اپنے فاعل سے مل کر قول، اذهب فعل و فاعل
الی فرعون جار مجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مقولہ ہوا قول اپنے
مقولہ سے مل کر معلل، ان حرف مشبہ بالفعل ہ اسم، طعی فعل و فاعل دونوں مل کر خبر، ان
اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر تعلیل ہوا، معلل اپنی تعلیل سے مل کر جملہ معللہ بنا۔

فَقُلْ هَلْ لَّكَ إِلَىٰ أَنْ تَزْكِيَ ۝ وَاهْدِيكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشِيَ ۝
ف برائے تفسیر قل فعل ضمیر مستتر انت فاعل هل استفہامیہ ل حرف جار ک
مجرور، دونوں مل کر ثابتہ کے متعلق ہو کر خبر مقدم الی حرف جار ان مصدریہ تزکی فعل با
فاعل دونوں مل کر معطوف علیہ و عاطفہ اهدی فعل و فاعل ک ضمیر مفعول بہ الی حرف جار
رب مضاف ک مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار، مجرور سے مل کر متعلق فعل اهدی
کے، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل
کر بتاویل مصدر ہو کر الی حرف جار کا مجرور دونوں مل کر سبیل کا متعلق سبیل اپنے متعلق
سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ استفہامیہ ہو کر مقولہ بنا، قول، مقولہ
سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا، ف برائے تعلیل تخشی فعل و فاعل دونوں مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَارَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَى ۝ فَكَذَّبَ وَعَصَى ۝ ثُمَّ أَذْبَرَ يَسْعَى ۝ فَحَشَرَ
فَنَادَى ۝ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى ۝ فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ
وَالْأُولَى ۝ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَى ۝

ف تفسیر یہ اری فعل و فاعل مفعول بہ اول الایۃ موصوف الکبری صفت،
موصوف، صفت مل کر مفعول بہ دوم، فعل، فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ بن کر
معطوف علیہ ف حرف عطف کذب معطوف اول و عطف عصی معطوف دوم ثم عطف
ادبر فعل، ضمیر مستتر ہو اس میں ذوالحال یسعی فعل، ضمیر مستتر اس میں فاعل، فعل اپنے
فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل بنا ادبر کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر
معطوف سوم ف عطف حشر معطوف رابع ف عطف نادى معطوف پنجم ف عطف قال
فعل و فاعل دونوں مل کر قول، ضمیر انا مبتدا رب مضاف کم مضاف الیہ دونوں مل کر
موصوف الاعلی صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر انا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ ہو کر مقولہ، قول، مقولہ نے مل کر معطوف ششم، اب معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات
سے مل کر جملہ معطوفہ بنا۔

ف نتیجہ اخذ فعل ضمیرہ مفعول بہ اول، لفظ اللہ فاعل نکال فاعل
الآخرۃ معطوف علیہ و عطف الاولی معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر مضاف الیہ،
دونوں ملکر مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہوا۔

ان حرف مشبہ بالفعل فی حرف جار ذلک مجرور، جار مجرور سے مل کر ان کی خبر
مقدم ل برائے تاکید عبرۃ مصدر ل حرف جار من موصولہ یخشی فعل و فاعل، اپنے

فاعل سے مل کر صلہ ہوا، موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور ہوا ل حرف جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا عبرۃ کے، مصدر اپنے متعلق سے مل کر ان کا اسم مؤخر ان پنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ء اَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ ط السَّمَاءُ بَنُهَا ۝ رَفَعَ سَمَكَهَا فَسَوَّاهَا ۝
وَاعْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحَاهَا ۝

ء استفہام تو بخئی انتم مبتدا اشد صیغہ اسم تفضیل، اس میں ضمیر ممیز خلیقا تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل صیغہ اسم تفضیل کے لئے اشد اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ ام عاطفہ السماء مبتدا، اشد محذوف اس کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، معطوف و معطوف علیہ ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔
بنی فعل ہو ضمیر متستر جو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ رہی ہے اس کا فاعل (کما هو مفہوم من السياق) ہا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل سے اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رفع فعل و فاعل سمک مضاف ہا مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور فاعل بہ سے مل کر مفسر فرائے تفسیر سواھا فعل و فاعل مفعول بہ سوی اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر تفسیر، مفسر اپنے تفسیر سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ و عاطفہ اعطش فعل و فاعل لیل مضاف ہا مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول بہ اعطش فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف اول و حرف عطف اخرج فعل و فاعل ضحہا مضاف و مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول بہ، اخرج فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف دوم، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا ۝

أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءً هَا وَفَرَعَهَا ۝ وَالْجِبَالَ أَرْسَهَا ۝

واستینافیہ الارض مفعول بہ برائے دحی فعل محذوف (ای دحا الارض) ضمیر اس میں فاعل بعد مضاف ذلک مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر مفسر دحا فعل با فاعل ہا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر تفسیر، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

اخرج فعل و فاعل منها مرکب جاری متعلق ہوئے اخرج کے ماء مضاف ہا مضاف الیہ دونوں مل کر معطوف علیہ ہوئے و حرف عطف مرعی مضاف ہا مضاف الیہ دونوں مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ و عاطفہ الجبال مفعول بہ، فعل محذوف ارسی کا (تقدیرہ ارسی الجبال) اور اس میں ضمیر فاعل، ارسی فعل اپنے فاعل اور مفعول، سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفسر ارسھا فعل فاعل اور مفعول بہ یہ سب مل کر تفسیر، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلَا نِعَامٍ لَّكُمْ ۝

(ای متعکم بذلک متاعا) متع فعل و فاعل کم مفعول بہ ب حرف جار ذلک مجرور، دونوں مل کر متعلق متع کے متاعا مصدر لکم جار مجرور، معطوف علیہ و حرف عطف جار انعمکم مضاف، مضاف الیہ مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف

سے مل کر، مصدر کے متعلق متاعا مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَإِذَا جَاءَتْ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى ○ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَى ○
وَبُرَزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرَى ○ فَأَمَّا مَنْ طَغَى ○ وَاتَّرَ الْحَيَوَةَ الدُّنْيَا ○
فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى ○ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى
النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى ○ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى ○

ف استینافیہ اذا شرطیہ جاء ت فعل الطامته موصوف الکبری صفت، موصوف
اپنی صفت سے مل کر مبدل منہ یوم مضاف یتذکر فعل الانسان فاعل ماموصلہ سعی
فعل و فاعل، ضمیر محذوف، مفعول بہ (ای ماسعاه) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر
صلہ، موصول، صلہ سے مل کر مفعول بہ یتذکر فعل کا، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر
بتاویل مفرد ہو کر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر اذا جاء ت سے بدل، مبدل منہ اپنے
بدل سے مل کر فاعل، جاء ت فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ و حرف عطف برزت
فعل مجہول الجحیم نائب فاعل جارہ من اسم موصول یری فعل، ضمیر مستتر اس کا فاعل ہ
ضمیر اس کا مفعول بہ (ای یراہ) محذوف، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ
ہو کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق، وئے فعل برزت
کے، فعل اپنے نائب فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ،
معطوف سے مل کر شرط ہوئی۔

ف جزائیہ اما شرطیہ من اسم موصول طغی فعل و فاعل دونوں مل کر معطوف علیہ و
عاطفہ اثر فعل و فاعل الحیوة موصوف الدنیا صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول

.....
 بہ اثر اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ سے مل کر صلہ، اسم موصول من اپنے صلہ سے مل کر مبتدا متضمن معنی شرط جزائیہ ان حرف مشبہ بالفعل الجحیم اسم ہی ضمیر نسل مبتدا، الماوی ای ہزارہ مرکب اضافی، خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر ان حرف مشبہ بالفعل کی خبر ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر پھر خبر متضمن معنی جزاء، شرط و جزاء دونوں مل کر معطوف علیہ و حرف عطف اما شرطیہ من موصولہ اخاف فعل و فاعل مقام مضاف رب مضاف الیہ مضاف الیہ رب اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مقام کا مقام اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ بناخاف فعل کا، فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے مل کر معطوف علیہ ہوا عاطفہ نہی فعل و فاعل النفس مفعول بہ عن الہوی جار و مجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، من موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مبتدا متضمن معنی شرط جزائیہ ان حرف مشبہ بالفعل الجنتہ اسم ہی مبتدا الماوی (ای الماوی لہ) خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر خبر ہوئی ان کی ان اپنے اسم و خبر سے مل کر خبر متضمن معنی جزاء، مبتدا خبر مل کر جملہ ہو کر جزاء ہوئی فاذا جاءت شرط کی، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ بنا۔

يَسْتَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرهَا ۝

یستلون فعل و فاعل ک ضمیر مفعول بہ عن الساعۃ متعلق فعل کے، ایان (ظرف زمان
 جہی) خبر مقدم مرسہا مضاف، مضاف الیہ مبتدا مؤخر دونوں مل کر مفعول فیہ یستلون اپنے
 فاعل، متعلق اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(ای فی ای شئی انت من ذکرھا) فی حرف جار ای شئیء مضاف، مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق اول برائے ثابت انت مبتداء من جار ذکرھا مجرور، دونوں مل کر متعلق ثانی ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں محلقوں سے مل کر خبر ہوئی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

إِلَى رَبِّكَ مُنتَهَاهَا ○ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ مِّنْ يَّخْشَاهَا ○

السی حرف جار رب مضاف ک مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ثابت صیغہ اسم فاعل کے، صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل و متعلق سے مل کر خبر مقدم، منتہا مضاف اور مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا مؤخر، خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ان حرف مشبہ بالفعل ما کا نہ انت مبتدا منذر (صیغہ اسم فاعل) مضاف من موصولہ یخشی فعل و فاعل ہا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، انت مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

كَانَهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَى عَشِيَّةٍ أَوْ ضُحَاهَا ○

کان حرف مشبہ بالفعل ہم اس کا اسم یوم مضاف یرون فعل و فاعل، ضمیر ہا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول فیہ مقدم یلبثوا کا، لم جازمہ یلبثوا فعل و فاعل الا کلمہ حصرا استثناء لغو عشیۃ معطوف علیہ او حرف عطف ضحہا مضاف و مضاف الیہ مل کر معطوف، دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل

اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر کسان کی خبر، کسان حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

لغوی تشریح

❖ نازعت: سختی سے جان نکالنے والے، کھینچنے والے، (نزع سے اسم فاعل، جمع مونث سالم، نازعتہ (ملائکہ مراد ہیں جو انتہائی تکلیف دہ طریق سے کفار کی جانیں ان کے بدان سے نکالتے ہیں)

❖ غرق: ڈوبنا، گہرائی کے اندر سے شدت کے ساتھ کھینچنا (غرق بمعنی اغراق مصدر) باب نصر یا اسم مصدر ہے غرق سے۔

❖ ناشطات: بندھ گھولنے والے، آسانی سے مومنوں کی روحیں قبض کرنے والے فرشتے مراد ہیں، م ناشطتہ (فشط سے اسم فاعل، جمع مونث سالم) بابہ ضرب۔

❖ سابحات: تیرنے اور تیز اڑنے والے، (سبح سے اسم فاعل، جمع مونث سالم) ❖ سبح: تیرنا، ہوا میں تیز گزرنا، (مصدر)

❖ سابقات: دوڑنے والے، سبقت لیجانے والے، آگے بڑھنے والے، (سبق سے اسم فاعل، جمع مونث سالم) بابہ ضرب۔

❖ مدبرات: تدبیر کرنے والے، انتظام کرنے والے، (تدبیر از دبر باب ۲ سے اسم فاعل، جمع مونث سالم) (مندرجہ بالا صفات فرشتوں کی ہیں جو انتظام کائنات پر باذن الہی نامور ہیں)

❖ ترجف: ہلادے گی، (رجف باب ن سے مضارع معروف، واحد مونث غائب

- ❖ راجفتہ: ہلا دینے والی، (رجف سے اسم فاعل واحد مونث، (نقحہ اولیٰ مراد ہے)۔
- ❖ تتبع: پیچھے آئے گی، (تبع باب س سے مضارع معروف، واحد مونث غائب)
- ❖ رادفتہ: پیچھے آنے والی، (صور کی دوسری آواز مراد ہے، (ردف سے اسم فاعل، واحد مونث غائب)

- ❖ قلوب: دل، م، قلب
- ❖ واجفتہ: دھڑکنے والے، ڈرنیوالی، (وجف سے اسم فاعل، واحد مونث)
- ❖ ابصار: آنکھیں، م، بصر۔
- ❖ خاشعته: جھکنے والی، (خشوع سے اسم فاعل، واحد مونث)
- ❖ ائنا: (ا، ان، نا) کیا یقیناً ہم، (حرف استفہام، حرف تاکید، اور اسم ضمیر)
- ❖ مردودون: واپس ہونگے، لوٹائے جائیں گے، مردود (رد سے اسم مفعول، جمع مذکر سالم)

- ❖ حافرة: پہلی حالت، اٹنے پاؤں، (حفر سے اسم فاعل، واحد مونث) وهو
- على وزن فاعل بمعنى المفعول والمراد هنا الارض

- ❖ عظم: ہڈیاں، م، عظم
- ❖ نخرة: بوسیدہ، گلی ہوئی، (نخر سے اسم صفت) بابہ سمع
- ❖ اذاً: تب تو، اس وقت (حرف جواب)
- ❖ كرة: واپسی لوٹنا، (مصدر برائے مرة)
- ❖ خاسرة: خسارہ والی، قصان والی، (خسر سے اسم فاعل واحد مونث) بابہ سمع
- ❖ زجرة: سخت آواز، تہدید، جھڑکی، (مصدر)

- ❖ اذا: اچانک، یکایک، (کلمہ مفاجات)
- ❖ ساهرة: میعان، ہموار زمین، (میدان قیامت مراد ہے) ج سواھر
- ❖ نادى: اس نے پکارا، باواز بلند بولا، (نداء بروزن فعال ازندء باب ۳ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ واد: (الوادى رسم فى المصحف بغيرياء مراعاة لحذفها من القراء ة بسبب التقاء الساكنين) میدان، وادی طور، ج او دیتہ۔
- ❖ مقدس: پاک، مقدس، (تقدیس از قدس باب ۲ سے اسم مفعول)
- ❖ طوى: طور سیناء کی وادی کا نام، جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رسالت عطا ہوئی۔
- ❖ طغى: حد سے نکل گیا، اس نے ہرکشی کی، (مصدر) طغیان باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ تزكى: توستور جائے، درست ہو جائے، پاک ہو جائے، (تزکی از زکی باب ۲ سے مضارع معروف، واحد مذکر حاضر، (ایک تاء حذف ہے)
- ❖ اهدى: رہنمائی کروں، (ہدایتہ از ہدی باب ض سے مضارع واحد متکلم)
- ❖ تخشى: تو ڈرے (خشیتہ باب س سے مضارع، واحد مذکر حاضر)
- ❖ ارى: اس نے دکھائی، (اراء ة از رئی باب اسے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ ایتہ: نشانی، معجزہ، ج ایت۔
- ❖ کبرى: بڑی عظمت والی، بڑی، (کبر سے اسم تفضیل، واحد مونث)

❖ عَصِي: کہنا نہ مانا، نافرمانی کی (عصیان از عَصِي باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❖ ادَبَر: وہ جدا ہوا، اس نے پیٹھ پھیری، (ادبار از دبر باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❖ یَسَعِي: وہ کوشش کرنے لگا، (سعی باب ف سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

❖ حَشَرَ: اس نے جمع کیا، (یعنی اپنے لشکر اور جادو گروں کو جمع کیا، حشر باب ن سے ماضع معروف، واحد مذکر غائب)

❖ نَادَى: اس نے باواز بلند تقریر کی، پکارا (ندا باب ۳ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❖ الِاعْلَى: اسم تفضیل بمعنی صفت ہے، لام کلمہ یاء سے بدل کر آیا ہے، اصل میں واو تھا، یعنی العلو یا کو فتح کے بعد الف سے بدل دیا۔

❖ اخَذَ: پکڑا، اخذ باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب۔

❖ نَكَالَ: ایسا عذاب جو باعث عبرت ہو، عبرت ناک سزا، (ای بنکال الاخرة والا ولی) (مصدر)

❖ عَبْرَۃ: عبرت، نصیحت، رج عبر (مصدر)

❖ اَشَدَّ: زیادہ سخت، (شدة از شدد سے اسم تفضیل، واحد مذکر)

❖ خَلَقَ: پیدا کرنا (مصدر)

❖ رَفَعَ: اس نے بلند کیا، (رفع باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب۔

❖ سَمَكَ: سقف، بلندی، چھت، (مصدر)

❖ سوی: اس نے درست کیا، (تسویتہ از سوی باب ۲ سے ماضی معروف،

واحد مذکر غائب) فیہ اعلال بالقلب تحرکت الباء بعد فتح قلبت الف۔

❖ اغطش: اس نے تاریک کیا (اغطاش از غطش باب ۱ سے ماضی معروف

واحد مذکر غائب)

❖ ضحیٰ: دن، چاشت کا وقت، (اسم ظرف)

❖ دحیٰ: بچھایا، اس نے ہموار کیا، پھیلایا، (دحو باب ف سے ماضی معروف،

واحد مذکر غائب) اس میں بھی مثل سواھا کے تعلیل ہے، کیونکہ الف اصل میں واؤ ہے یا یا ہے۔

❖ مرعی: چارہ، زمین میں پیدا ہونے والی خوراک، گھاس (مصدر) دراصل یہ اسم

مکیان ہے پھر مجازاً اس کا اطلاق درخت، گھاس اور ان چیزوں پر ہونے لگا جن کو کہ انسان کھاتا ہے۔

❖ ارسی: اس نے قائم کیا، ارساء از رسو باب ۱ سے ماضی معروف واحد مذکر

غائب اور اس کا الف دراصل مزید میں یا ہے اور مجرد میں واؤ ہے)

❖ انعام: مویشی، ہم نعم۔

❖ طامتہ: ہنگامہ، بڑی مصیبت، غلبہ کرنے والی، (طم سے اسم فاعل، واحد مونث)

❖ برزت: ظاہر کر دی جائے گی تبریز از بروز باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مونث)

❖ طغیٰ: اس نے سرکشی کی، طغیان باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر

غائب) فیہ اعلال بالقلب

❖ اثر: اس نے ترجیح دی، اس نے پسند کیا، (ایشار از اثر باب ۱ سے ماضی

معروف، واحد مذکر غائب)

- ❖ ماوی: ٹھکانا، رہنے کی جگہ، (اوی سے اسم ظرف) اور یہ لفیف مقرون ہے۔
- ❖ اما: سو، لیکن، (حرف تفصیل، غ)
- ❖ مقام: کھڑا ہونا، کھڑے ہونے کی جگہ (قیام سے اسم ظرف و مصدر میمی)
- ❖ نہی: اس نے رکھا، منع کیا، لہی باب ف ماضی معروف، واحد مزر غائب)
- ❖ ہوی: خواہش، خواہش نفس، خواہش خسیسہ مراد ہے، (مصدر) ج اہواء۔
- ❖ ساعته: قیامت، گھڑی، وقت عجلت حساب کی وجہ سے قیامت کو ساعت سے تعبیر کیا گیا ہے)

- ❖ مرسی: وقوع، ٹھرنا، (ارساء از سو باب ا سے مصدر میمی)
- ❖ منتھی: مدار، انتہاء، اختتام (منتہائے علم مراد ہے) انتہاء باب سے مصدر میمی)
- ❖ منذر: ڈرانے والا، خبردار کرنے والا، (انذار از نذر باب ا سے اسم فاعل)
- ❖ لم یلبشوا: وہ نہیں رہے، وہ نہیں ٹھہرے، (لبث باب س سے مضارع، بلم نفی جحد جمع مذکر غائب)
- ❖ عشیتہ: دن کا آخری حصہ، ایک شام، ج عشایا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
 عَبَسَ وَتَوَلَّى ۝ أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى ۝ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ
 يَكْفَى ۝ أَوْ يَدْكُرُ فَنَنْفَعَهُ الْذَّكَرَى ۝ أَمَّا مَنْ اسْتَعْثَى ۝
 فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّى ۝ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَلَّى ۝ وَأَمَّا مَنْ
 جَاءَكَ يَسْعَى ۝ وَهُوَ يَخْشَى ۝ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّى ۝ كَلَّا
 إِنَّا نَذْكُرُهُ ۝ فَمَنْ شَاءَ ذَكْرُهُ ۝ فِي صُحُفٍ مُكَرَّمَةٍ ۝
 مَرْفُوعَةٍ مُطَهَّرَةٍ ۝ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝

موضوع آداب تذکیر، عدم تذکر کی مذمت اور اس کی سزا، اور نصیحت حاصل کرنے والے کا ثواب۔

ترجمہ

پیغمبر چیں بچیں ہو گئے اور متوجہ نہ ہوئے ۝ اس بات سے کہ ان کے پاس
 اندھا آیا ۝ اور آپ کو کیا خبر شاید وہ سنور جاتا ۝ یا نصیحت قبول کرتا سو اس کو
 نصیحت کرنا فائدہ پہنچاتا ۝ تو جو شخص بے پروائی کرتا ہے ۝ آپ اس کی تو فکر
 میں پڑتے ہیں ۝ حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں کہ وہ نہ سنورے ۝ اور جو شخص
 آپ کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے ۝ اور وہ ڈرتا ہے ۝ آپ اس سے بے اعتنائی
 کرتے ہیں ۝ ہرگز ایسا نہ کیجئے قرآن نصیحت کی چیز ہے ۝ سو جس کا جی چاہے

اس کو قبول کرے ۵ وہ ایسے صحیفوں میں ہے جو مکرم ہیں ۵ رفیع المکان ہیں
 مقدس ہیں ۵ جو ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں ۵ کہ وہ مکرم نیک ہیں ۵
 قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ۚ ﴿١٤﴾ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ ﴿١٥﴾
 مِنْ نُطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ۖ ﴿١٦﴾ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۖ ﴿١٧﴾
 ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۖ ﴿١٨﴾ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ ۖ ﴿١٩﴾ كَلَّا لَمَّا يَقِضْ مَا
 أَمَرُهُ ۖ فَلِيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ ۖ ﴿٢٠﴾ أَتَا صَبَبْنَا الْمَاءَ
 صَبًّا ۖ ﴿٢١﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۖ ﴿٢٢﴾ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۖ ﴿٢٣﴾
 وَنَبَاتًا وَغُضْبًا ۖ ﴿٢٤﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۖ ﴿٢٥﴾ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۖ ﴿٢٦﴾ وَفَاكِهَةً
 وَأَبًّا ۖ ﴿٢٧﴾ لَمَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۖ ﴿٢٨﴾ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاعَةُ ۖ ﴿٢٩﴾

ترجمہ

انسان پر خدا کی بارودہ کیسا ناشکرا ہے ۵ اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسی چیز سے پیدا
 کیا ۵ نطفہ سے اس کی صورت بنائی پھر اس کو اندازہ سے بنایا ۵ پھر اس کو راستہ
 آسان کر دیا ۵ پھر اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں لے گیا ۵ پھر جب اللہ
 چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کر دے گا ۵ ہرگز نہیں اس کو جو حکم کیا تھا اس کو بجا نہیں
 لایا ۵ سو انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے ۵ کہ ہم نے عجیب
 طور پر پانی برسایا ۵ پھر عجیب طور پر زمین کو پھاڑا ۵ پھر ہم نے اس میں غلہ ۵
 اور انگور اور ترکاری ۵ اور زیتون اور کھجور ۵ اور گنجان باغ ۵ اور میوے اور

چارہ پیدا کیا ○ تمہارے اور تمہارے مویشی کے فائدہ کے لئے ○ پھر جس وقت
کانوں کو بہرہ کرنے والا شور برپا ہوگا ○

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۖ وَأُمُّهُ وَأَبِيهِ ۖ وَصَاحِبَتِهِ

وَبَيْنِيهِ ۖ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۖ

وَوُجُوهٌُ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۖ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۖ وَوُجُوهٌُ

يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۖ تَرْفَعُهَا قَدَرَةٌ ۖ أُولَٰئِكَ هُمُ

الْكُفْرَةُ ۖ الْفَجْرَةُ ۖ

ترجمہ

جس روز ایسا آدمی اپنے بھائی سے ○ اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے ○
اور اپنی بیوی سے اور اولاد اپنی سے بھاگے گا ○ ان میں ہر شخص کو ایسا مسئلہ ہوگا جو
اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا ○ بہت سے چہرے اس روز روشن ○ خندان
شادان ہوں گے ○ اور بہت سے چہروں پر اس روز ظلمت ہوگی ○ ان پر
کدورت چھائی ہوئی ہوگی ○ یہی لوگ کافر فاجر ہیں ○

مختصر و جامع تفسیر شان نزول

ان آیات کے نزول کا قصہ یہ ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض رؤسائے مشرکین کو سمجھا رہے تھے، بعض روایات میں ان میں سے بعض کے نام بھی آئے ہیں۔ ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، ابی بن خلف، امیہ بن خلف، شیبہ، کہ اتنے میں حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم نابینا صحابی حاضر ہوئے اور کچھ پوچھا، یہ قطع کلام آپ کو ناگوار ہوا اور آپ نے ان کی طرف التفات نہیں کیا، اور ناگواری کیوجہ سے آپ چپیں بجیں ہوئے، جب اس مجلس سے اٹھ کر گھر جانے لگے تو آثار وحی کے نمودار ہوئے اور یہ آیتیں عبس و تولیٰ الخ نازل ہوئیں، اس کے بعد جب وہ آپ کے پاس آتے آپ بڑی خاطر کرتے تھے ہذہ الروایات کلھا فی الدر المنثور غرض واقعہ مذکور کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) چپیں بجیں ہوئے اور متوجہ نہ ہوئے اس بات سے کہ ان کے پاس اندھا آیا (یہاں تو غائب کے صیغہ سے فرمایا اور یہ متکلم کے انتہائی لطف و کرم اور مخاطب کی تکریم ہے کہ رو در رو اس امر کی نسبت نہیں فرمائی) اور (آگے خطاب کا صیغہ بطور التفات کے اس لئے اختیار کیا کہ شبہ اعراض کا نہ ہو، ارشاد ہوتا ہے کہ) آپ کو کیا خبر شاید وہ (نابینا آپ کی تعلیم سے پورے طور پر) سنور جاتا یا (کم سے کم کسی خاص امر میں) نصیحت قبول کرتا سو اس کو نصیحت کرنا (کچھ نہ کچھ) فائدہ پہنچاتا تو جو شخص (دین سے) بے پرواہی کرتا ہے آپ اس کی تو فکر میں پڑتے ہیں، حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں کہ وہ نہ سنورے (اس کی بے پرواہی ذکر کر کے اس کی طرف زیادہ توجہ نہ دینے کی ہدایت ہے)

اور جو شخص آپ کے پاس (دین کے شوق میں) دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ (خدا سے

ڈرتا ہے آپ اس سے بے اعتنائی کرتے ہیں (ان آیات میں آپ کی اجتہادی لغزش پر آپ کو مطلع کیا گیا ہے، منشاء اس اجتہاد کا یہ تھا کہ یہ امر تو متیقن اور ثابت ہے کہ اہم کام کو مقدم کرنا چاہیئے، آپ نے کفر کی اشدیت کو موجب اہمیت سمجھا جیسے دو بیمار ہوں ایک کو ہیضہ ہے اور دوسرے کو زکام، تو ہیضہ کے مریض کا علاج مقدم ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ مرض کی شدت اس وقت موجب اہمیت ہے جب دونوں مریض طالب علاج ہوں، لیکن اگر مرض شدید والا علاج کا طالب ہی نہیں بلکہ مخالف ہو تو پھر مقدم وہ ہوگا جو طالب علاج ہے اگرچہ مرض اس کا خفیف ہو آگے ان مشرکین کی طرف اس قدر توجہ ضروری نہ ہونے کو ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ آئندہ) ہرگز ایسا نہ کیجئے (کیونکہ) قرآن (محض ایک) نصیحت کی چیز ہے (اور آپ کے ذمہ صرف اس کی تبلیغ ہے) سو جس کا جی چاہے اس کو قبول کرے (اور جو قبول نہ کرے وہ جانے، آپ کو کوئی ضرر نہیں، پھر آپ اس قدر اہتمام کیوں فرماتے ہیں، آگے قرآن کے اوصاف بیان فرماتے ہیں کہ)

وہ (قرآن لوح محفوظ کے) ایسے صحیفوں میں (ثبت) ہے جو (عند اللہ) مکرم ہیں (یعنی پسندیدہ و مقبول ہیں، اور) رفیع المکان ہیں (کیونکہ لوح محفوظ تحت العرش ہے کمانی الدر المنثور سورة البروج اور وہ مقدس ہیں) شیاطین خبیثہ کی وہاں تک رسائی نہیں، کقولہ تعالیٰ: لا یمسہ الا المطہرون) جو ایسے لکھنے والوں (یعنی فرشتوں) کے ہاتھوں میں (رہتے) ہیں کہ وہ مکرم (اور) نیک ہیں (یہ سب صفات اس کے من جانب اللہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں جیسا کہ سورہ واقعہ کی آیت لا یمسہ الا المطہرون میں بیان ہوا ہے اور لوح محفوظ ہر چند کہ شی واحد ہے مگر اس کے اجزاء کو صحف سے تعبیر فرمایا، اور ان فرشتوں کو کاتب اس لئے کہا کہ یہ لوح محفوظ سے بامر الہی نقل کرنے والے ہیں، حاصل آیات کا یہ ہوا

.....

کہ قرآن من جانب اللہ نصیحت کے لئے ہے، آپ نصیحت کر کے اپنے فرض سے فارغ ہو جائیں گے خواہ کوئی ایمان لاوے یا نہ لاوے پس اس قسم کی تقدیم و تاخیر کی کوئی ضرورت نہیں، یہاں تک آداب تذکیر و تبلیغ کے ہوئے آگے کفار کے اس سے فائدہ نہ اٹھانے پر تشبیہ ہے کہ (منکر) آدمی پر (جو ایسے تذکرہ سے نصیحت حاصل نہ کرے جیسے ابو جہل وغیرہ جن کو آپ سمجھاتے تھے اور وہ نہیں سمجھتے تو ایسے شخص پر (خدا کی مار کہ وہ کیسا ناشکرا ہے (وہ دیکھتا نہیں کہ) اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسی (حقیر) چیز سے پیدا کیا (آگے جواب ہے کہ) نطفہ سے (پیدا کیا، آگے اس کی کیفیت مذکور ہے کہ بہت سے انقلابات اور تغیرات کے بعد) اس کی صورت بنائی پھر اس (کے اعضاء) کو اندازے سے بنایا (جیسا کہ سورۃ القیامہ کی آیت فخلق فسوی میں گذر چکا ہے) پھر اس کا (نکلنے کا) راستہ آسان کر دیا (چنانچہ ظاہر ہے کہ ایسے تنگ موقع سے اچھے خاصے تو مند بچ کا صحیح سالم نکل آنا صاف دلیل ہے اللہ کے قادر اور عبد کے مقدور ہونے کی) پھر (بعد عمر ختم ہونے کے) اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں لے گیا (خواہ اول سے خاک میں رکھ دیا جائے یا بعد میں چندے خاک میں مل جائے) پھر جب اللہ چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کر دے گا (مطلب یہ کہ سب تصرفات دلیل ہیں انسان کے داخل قدرت الہیہ ہونے کی اور نعمت بھی ہیں، بعضے حسی بعضے معنوی جس کا مقتضی تھا و جو طاعت و ایمان مگر اس نے) ہرگز (شکر) نہیں (ادا کیا اور) اس کو جو حکم کیا تھا اس کو بجا نہیں لایا۔

سو انسان کو چاہیے کہ (اپنی تخلیق کے ابتدائی حالات پر نظر کرنے کے بعد اسباب بقاء و تعیش پر نظر کرے مثلاً) اپنے کھانے کی طرف نظر کرے (تاکہ وہ باعث ہو حق شناسی اور اطاعت و ایمان کا و آگے نظر کرنے کا طریقہ بتاتے ہیں وہ یہ) کہ ہم نے عجیب طور پر پانی برسایا، پھر عجیب طور پر زمین کو پھاڑا، پھر ہم نے اس میں غلہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور

کھجور اور گنجان باغ اور میوے اور چارہ پیدا کیا (بعضی چیزیں) تمہارے اور (بعضی چیزیں) تمہارے مواشی کے فائدہ کے لئے ہیں (اور یہ سب بھی نعمت اور دلیل قدرت ہیں اور اس مجموع میں ہر جز مقتضی ہے وجوب شکر ایمان کو، یہاں تک تشنّع ہوگی نصیحت قبول نہ کرنے پر، آگے عدم تذکر پر سزا اور تذکر پر ثواب آخرت مذکور ہے یعنی اب تو یہ لوگ ناشکری اور کفر کرتے ہیں) پھر جس وقت کانوں کا بہرا کر دینے والا شور برپا ہوگا (یعنی قیامت اس وقت ساری ناشکری کا مزہ معلوم ہو جائے گا، آگے اس دن کا بیان ہے کہ)

جس روز (ایسا) آدمی (جس کا اوپر بیان ہوا) اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا (یعنی کوئی کسی کی ہمدردی نہ کرے گا، 'کقولہ تعالیٰ لا یسئل حمیم حمیماً' وجہ یہ کہ) ان میں ہر شخص کو (اپنا ہی) ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا (یہ تو کفار کا حال ہوگا، آگے مجموعہء مومنین اور کفار کی تفصیل ہے کہ) بہت سے چہرے اس روز (ایمان کی وجہ سے) روشن (اور مسرت سے) خنداں اور شاداں ہونگے اور بہت سے چہروں پر اس روز (کفر کی وجہ سے) ظلمت ہوگی (اور اس ظلمت کیساتھ) ان پر (غم کی) کدورت چھائی ہوگی یہی لوگ کافر و فاجر ہیں (کافر سے اشارہ ہے، فساد عقائد کی طرف اور فاجر سے فساد اعمال کی طرف)

شانِ نزول

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عیسیٰ و تولیٰ، ابن ام مکتوم نابینا کے بارے میں نازل ہوئی ہے وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو کچھ ہدایت فرمائیے۔

وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کے بڑے لوگوں میں سے ایک شخص موجود تھا (جس سے تبلیغی باتیں ہو رہی تھیں) پس (دینی مصلحت سے) آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتومؓ سے اعراض فرمایا اور دوسرے (مذکورہ شخص کی جانب متوجہ رہے اور اس کو فرماتے رہے کہ ءتسری بما اول باسأ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس میں تم کو کوئی مضائقہ نظر آتا ہے، اس نے جواب دیا نہیں، پس (آیت کریمہ) عبس وتولی ان جاءہ الاعمی نازل ہوئی۔

یاد رہے کہ اگرچہ عبس وتولی میں ضمیر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب راجع ہے لیکن اصل روئے سخن مشرکین و معاندین کی جانب ہے کہ حق تعالیٰ کسی کی ہدایت کا محتاج نہیں خواہ انسان معاشرہ میں کسی بھی مرتبہ کا کیوں نہ ہو، اور حق تعالیٰ کو اہل طلب عزیز ہیں خواہ معاشرہ میں اس کی کتنی ہی کم حیثیت کیوں نہ ہو (الیس اللہ باعلم بالشاکرین)۔

ربطہ ومناسبت چونکہ اس سورت کے سباق و سیاق کی سورتوں میں قیامت ہی کا مضمون زیادہ ہے اس قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بھی زیادہ مقصود اخیر کا مضمون ہے جو قیامت پر مشتمل ہے اور چونکہ اس میں کافر کی سزائے شدید مذکور ہے اس کی تقریر کے لئے اوسط سورت یعنی قتل الانسان الخ میں وجود مقتضیات شکر و ارتقاع موانع کے ذکر سے اس کے کفر کی شدت بیان فرمائی ہے اور ایسے شدید الکفر لوگوں کی ہدایت میں جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اہتمام اور کاوش فرمانے سے کوفت ہوتی تھی حتیٰ کہ ایک بار اسی بناء پر ایک نابینا صحابی کا ایسے موقع پر آکر بولنا موجب کلفت ہوا تھا اس لئے شروع سورت میں ایک محبوبہ انداز کے ساتھ جس کو لوگ عتاب کہتے ہیں، اس قدر اہتمام سے نہیں اور طالبان صادق

کے حال پر توجہ فرمانے کا امر فرماتے ہیں، پس اول سورت اوسط سورت کی تمہید ہے اور اوسط سورت آخر سورت کی تمہید ہے اور آخر سورت مقصود ہے۔

ترکیب مصطلحہ

عَبَسَ وَتَوَلَّى ۝ اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰی ۝
وَمَا يُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزْكٰی ۝ اَوْ یَذْكُرُ فِتْنَعَهُ الذِّكْرِی ۝

عبس و فاعل دونوں مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف تولی فعل و فاعل ان مصدر یہ جاء فعل ہ ضمیر مفعول بہ الاعمی فاعل، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر بتاویل مصدر مفعول لہ (ای لان جاء ہ) تولی کا فعل اپنے فاعل اور مفعول لہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

واستینافیہ ما متبداً برائے استفہام یدری فعل ضمیر مستتر ہو فاعل ک مفعول بہ اول لعل حرف مشبہ بالفعل ہ اس کا اسم یزکی فعل و فاعل دونوں مل کر معطوف علیہ او حرف عطف یذکر فعل با فاعل دونوں مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حرف مشبہ بالفعل لعل کی خبر لعل اپنے اسم و خبر سے مل کر تمنی معنی ف سببہ تنفعہ (منسوب بسان مضمّر) فعل، ہ ضمیر مفعول بہ الذکری فاعل، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب تمنی، تمنی، جواب تمنی سے مل کر مفعول بہ دوم فعل یدری اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مآ کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

أَمَّا مَنْ اسْتَغْنَىٰ ۖ فَآنتَ لَهُ تَصَدَّىٰ ۖ وَمَا عَلَيْكَ أَلَا يَزْكَىٰ ۖ

اما شرطیہ برائے تفسیر من موصولہ استغنی فعل و فاعل دونوں مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر شرط ف جزائیہ انت مبتدا ل جارہ ضمیر مجرور، دونوں مل کر متعلق مقدم تصدی کا، تصدی فعل اس میں ضمیر اس کا فاعل، فعل و فاعل اور متعلق مقدم ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر انت کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جواب شرط، شرط و جواب شرط مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

(ای لیس علیک باس فی ان لایزکی) و حالیہ لیس فعل ناقص علی جارک مجرور دونوں مل کر خبر مقدم باس مصدر، فی حرف جار ان مصدریہ لانا فیہ یزکی فعل و فاعل دونوں بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر باس مصدر کے متعلق، مصدر اپنے متعلق سے مل کر لیس کا اسم مؤخر لیس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر تصدی کی ضمیر انت سے حال ہے۔

وَأَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعَىٰ ۖ وَهُوَ يَخْشَىٰ ۖ فَآنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ۖ كَلَّا ۖ
إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۖ فِيْ صُحُفٍ مُّكْرَمَةٍ ۖ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۖ بِأَيْدِي
سَفَرَةٍ ۖ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۖ

و عاطفہ اما کلمہ شرط برائے تفسیر من موصولہ جاء فعل ک مفعول بہ جاء میں ضمیر مستتر هو ذوالحال یسعی فعل و فاعل دونوں مل کر حال اول و حالیہ هو مبتدا یخشی فعل و فاعل مل کر خبر، مبتدا و خبر مل کر بعد از جملہ اسمیہ حال دوم، ذوالحال اپنے دونوں حالوں سے مل

.....
 کر فاعل جاء کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول
 اپنے صلہ سے مل کر شرط جزائیہ انت مبتدا عن جار، ہ مجرور دونوں مل کر متعلق مقدم تلہی
 فعل کے، تلہی فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے
 مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

کلا حرف ردع و زجر ان حرف مشبہ بالفعل ہا اسم تذکرہ موصوف براے
 نتیجہ من کلمہ شرط مبتدا شاء فعل یا فاعل، جملہ فعلیہ ہو کر شرط ذکرہ فعل و فاعل و مفعول
 بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر،
 مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فی حرف جار صحف موصوف مکرمۃ صفت اول مرفوعة صفت دوم
 مطہرۃ صفت سوم، موصوف اپنی تمام صفتوں سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق
 موجودہ کے ہو کر صفت اول تذکرہ کی ف حرف جار ایدی مضاف سفرۃ موصوف
 کرام صفت اول بررۃ صفت دوم، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ایدی
 مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور متعلق مکتوبتہ مقدر کے ہو کر صفت ثانی
 ہوئی تذکرہ کی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر خبر، ان حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و
 خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ۚ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ مِنْ نُّطْفَةٍ طَخَلَقَهُ،

فَقَدَرَهُ ۖ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسْرُهُ ۖ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۖ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ ۖ

قتل فعل مجہول الانسان نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ

ہوا، ما اکفرو (فعل تعجب) ما بمعنی ای شی مبتدا اکفر فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

من حرف جار ای مضاف شی مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور جار اور مجرور مل کر متعلق مقدم خلق فعل کے فعل اپنے فاعل ضمیر مستتر اور ہ ضمیر مفعول بہ اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

من حرف جار نطفۃ مجرور، دونوں مل کر متعلق مقدم خلق اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ف عاطفہ قدرہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا۔

ثم عاطفہ السبیل (ای یسر السبیل یسرہ) یسر فعل ہو ضمیر فاعل السبیل مفعول بہ (منصوب بفعل مضمر علی شریطۃ التفسیر) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مفسر یسرہ فعل، فاعل، مفعول بہ، سب مل کر جملہ فعلیہ ہو کر تفسیر، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر جملہ تفسیر یہ ہو کر معطوف علیہ ثم حرف عطف اماتہ فعل، فاعل اور مفعول بہ، یہ سب مل کر معطوف اول ف عاطفہ اقبسہ فعل، فاعل اور مفعول بہ یہ سب مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف دوم ثم حرف عطف اذا حرف شرط شاء فعل با فاعل دونوں مل کر شرط انشرہ جزا، شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ثالث معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

كَأَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ ۝ أَنَا صَبَبْنَا
الْمَاءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۝ وَعَيْنًا ۝
قَضْبًا ۝ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۝ وَحَدَّ آتَقَ غُلْبًا ۝ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۝

کلا حرف ردع و زجر۔ لما کلمہ جازم یقض فعل و فاعل ما موصولہ امر فعل و فاعل
ہ مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر
مفعول بہ، یقض اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو اف استینافیہ لام امر
یسنظر فعل الانسان اس کا فاعل الی جار طعام مضاف ہ مضاف الیہ دونوں مل کر مبدل
منہ ان حرف مشبہ بالفعل نا اس کا اسم صبتنا فعل با فاعل الماء مفعول بہ صبا مفعول مطلق
فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ ثم عاطفہ، شققنا الرض
شقا پہلے جملہ کی طرح جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ان کی خبر
یہ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ ہو اف حرف عطف انبت فعل نا
فاعل فی جار ہا مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق فعل کے حبا سے ابا تک معطوف علیہ و معطوف
مل کر مفعول بہ (غلبا صفت ہے حدائق کی) انبت فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق
سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، پھر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بدل، طعامہ اپنے
بدل سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ
بنا۔

تَتَاعَا لَكُمْ وَلَا نَعَامِكُمْ ۝

متع فعل با فاعل کم ضمیر مفعول بہ ب جار ذلک مجرور دونوں مل کر متعلق فعل
کے، متاعا مصدر لکم جار، مجرور دونوں مل کر معطوف علیہ و عاطفہ جار انعامکم مضاف،
مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر مصدر

متاعا کے متعلق، مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول مطلق، متع فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاحَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝
وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝

ف استینافیہ اذا کلمہ شرط جاء ت فعل الصاخۃ مفسر یوم مضاف یفر فعل المرء فاعل من حرف جار اخیه مضاف، مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ و عاطفہ امہ مضاف و مضاف الیہ مل کر معطوف اسی طرح باقی بنیہ تک معطوفات، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور من کا، جار و مجرور متعلق ہوئے فعل یفر کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ یوم مضاف کا مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ اعنی مقدر کا اعنی فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر تفسیر ہوئے مفسر اپنی تفسیر سے مل کر فاعل، فعل جاء ت اپنے فاعل سے مل کر شرط ہوئی، جواب شرط مقدر ہے (ای یشغل کل بنفسہ) یا لکل امری الخ ہے۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝

(یعنی مستقر لکل امری ثابت منہم)

مستقر صیغہ اسم مفعول ن جار کل مضاف امری موصوف ثابت صیغہ اسم فاعل منہم جار مجرور متعلق صیغہ اسم فاعل کے، ثابت اپنے متعلق سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اور مجرور مل کر متعلق برائے مستقر، صیغہ اسم مفعول اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم شان موصوف یغنیہ

فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر یومئذ کا مظهر ہو، ظرف و مظهر ملکر جملہ خبریہ بنا۔

وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوهٌُ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرَةُ الْفَجَرَةُ ۝

وجوہ مبتدا (لتوصیف النکرة فجاز اعرابها مبتدا) یومئذ ظرف متعلق مسفرة کے مسفرة خبر اول ضاحکته خبر ثانی مستبشرة خبر ثالث، مبتدا اپنی تینوں خبروں سے مل کر معطوف علیہ بنا و عاطفہ وجوہ مبتدا یومئذ ظرف علیہا خبر مقدم غبرة مصدر اپنے ظرف سے ملکر مبتدا مؤخر، مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر وجوہ کی خبر اول، ترهقها فعل ہا ضمیر مفعول بہ قترہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ثانی، مبتدا اپنی دونوں خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر جملہ معطوفہ بنا۔

اولئک مبتدا ہم ضمیر فاعل الکفرة خبر اول الفجرة خبر ثانی، مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بنا۔

لغوی تشریح

❖ عیس: وہ چیں بہ جین ہوا، اس نے ترش روئی کی (عبوس باب ۵ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❖ تولی: اس نے منہ موڑا، اس نے پیٹھ پھیری، تولی از ولی باب ۴ سے ماضی، واحد مذکر غائب۔

❖ اعمی: اندھا، نابینا، (حضرت عبداللہ ابن مکتومؓ مراد ہیں) عمی سے اسم صفت، ج عمی)

❖ مادیک: تم کو کون بتائے، تم کو کیا معلوم؟ (مسوا لیه) (ادراء از درء باب ۱ سے مضارع اور ضمیر مفعولی)

❖ لعل: شاید، حرف امید، (مشبہ بالفعل)

❖ یزکی: وہ سنور جائے، گناہ سے پاک ہو جائے (یزکی از زکی باب ۴ سے مضارع معروف واحد مذکر غائب) (اصل یزکی تھا تاء کو زاء سے بدل کر ادغام کیا گیا)

❖ یذکر: وہ نصیحت قبول کرتا حاصل کرتا ہے، تذکر از ذکر باب ۴ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب (یتذکر تھا تا کو ذال سے بدل کر ادغام کیا گیا)

❖ استغنی: بے پروائی اختیار کرتا ہے، استغناء از غنی باب ۹ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❖ تصدی: آپ فکر کرتے ہیں درپے ہوتے ہیں، توجہ کرتے ہیں (تصدی از صدی باب ۴ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب) (اصل میں تنصدی تھا ایک تاء

حذف ہے۔

❖ یسعی: دوڑتا ہے، دوڑتا ہوا، (یہ جملہ فعلیہ حالیہ محلاً منصوب ہے، (سعی باب ف سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)۔

❖ یخشی: وہ ڈرتا ہے، (خشیتہ از خشی باب س سے مضارع)

❖ تلہی: (بصلہ عن) آپ بے اعتنائی کرتے ہیں، غفلت برتتے ہیں (تلہی از

لہو باب ۲ سے مضارع معروف واحد مذکر حاضر، (ایک تاء حذف ہے)

❖ انہا: (ان، ہا) یقیناً وہ (یعنی آیات) (حرف تاکید واسم ضمیر)

❖ تذکرۃ: نصیحت، یاد دہانی، (مصدر باب ۲)

❖ ذکر: قبول کرے، بطور نصیحت یاد کرے، (ذکر باب ف سے ماضی معروف،

واحد مذکر غائب)

❖ صحف: صحیفے، م، صحیفہ۔

❖ مکرمۃ: مکرم، لائق تکریم، (تکریم از کرم باب ۲ سے اسم مفعول، واحد مؤنث)

❖ مرفوعۃ: رفیع المکان، بلند مرتبہ، (مصدر رفع سے اسم مفعول، واحد مؤنث)

❖ مطہرۃ: مقدس، پاک کیا ہوا، (تطہیر از طہر باب ۲ سے اسم مفعول، واحد مؤنث)

❖ ایدی: (م، ید) ہاتھ۔

❖ سفرۃ: لکھنے والے، سفر سے اسم فاعل م، سافر باب ضرب۔

❖ بروریۃ: نیک م، بار، (بر سے اسم فاعل باب ضرب دفتح ہے) یہ تینوں صفات

فرشتوں کی ہیں)

❖ کرام: (م، کریم) مکرم، معزز، کرم سے اسم صفت)

- ❖ ما اکفرہ: وہ کیسا ناشکرا ہے، کتنا ناپاس ہے، (فعل تعجب مع ضمیر مستتر)
- ❖ نطفہ: نطفہ، ج، نطف۔
- ❖ قدر: اندازہ سے بنایا، صورت و حجم، مقدار اور ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا، تقدیر از قدر باب ۲ سے ماضی، واحد مذکر غائب)
- ❖ سبیل: رستہ، راہ، ج، سبل۔
- ❖ امات: اس نے موت دی، جان سلب کی، اماتہ از موت باب اے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ اقبر: قبر میں لے گیا، قبر میں (اقبار از قبر باب اے ماضی معروف واحد مذکر غائب)
- ❖ انشر: زندہ کر دے گا، اٹھا کھڑا کر دے گا، (انشار از نشر باب اے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ لما: (ابھی تک نہیں، تا حال نہیں) (حرف نفی ع)
- ❖ لما یقض: ابھی تک بجا نہیں لایا، پورا نہیں کیا، (قضاء باب ض سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب اور حرف نفی جازم مضارع)۔
- ❖ انا: (ان، نا) یقیناً ہم نے، (حرف تاکید واسم ضمیر)
- ❖ صبینا: ہم نے برسایا، اوپر سے ڈالا (صب باب ن سے ماضی معروف، جمع متکلم)
- ❖ صب: برسانا، اوپر سے کوئی چیز ڈالنا، (مصدر)
- ❖ شققنا: ہم نے پھاڑا، شق کیا، چاک کیا (شق باب ن سے ماضی معروف، جمع متکلم)
- ❖ شق: پھاڑنا، شق کرنا (مصدر)
- ❖ ابتنا: ہم نے پیدا کیا، اگایا، (انبات از نبت باب اے ماضی معروف، جمع متکلم)

- ❖ حب: غلہ، دانہ، ج حبوب (اسم جنس)
- ❖ عنب: انگور، ج، اعناب (اسم جنس)
- ❖ قصب: ترکاری، تروتازہ ساگ جو کھایا جائے، م، قصبۃ اسم جنس۔
- ❖ زیتون: زیتون (معروف درخت جس سے روغن زیتون نکلتا ہے)
- ❖ نخل: کھجور، کھجور کے درخت، م، نخلتہ (اسم جنس)
- ❖ حدائق: باغات، چہاردیواریوں میں محصور باغات، م، حدیقۃ۔
- ❖ غلب: گنجان گھنے، گہرے، م، غلباء (غلب سے اسم صفت) جمع مکسر۔
- ❖ فاکھتہ: میوے، پھل، ج، فواکھتہ۔
- ❖ اب: چارہ، شاداب گھاس، ج، اب۔
- ❖ متاع: فائدہ، سامان، اسباب، پونجی، ج، امتعتہ۔
- ❖ انعام: مولیٰ، اونٹ، (بھیڑ، بکری، گائے، اور بھینس پر اس کا اطلاق مجازی اور اونٹ پر حقیقی ہے، م، نعم۔
- ❖ صاخۃ: سخت آواز جو کانوں کو بہرہ کردے (قیامت کا ٹخ ثانی مراد ہے) صخ سے اسم فاعل، واحد مونث، برائے مبالغہ ہے۔
- ❖ یفر: بھاگے گا، فرار اختیار کرے گا، (فرار از فر باب ض سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ المرء: آدمی، انسان، مرد۔
- ❖ اخیه: (اخ، ہ) اپنا بھائی (اسم مکسر بحالت جر، ج اخوة و اخوان۔
- ❖ اب: باپ، والد، چچا، ج آباء۔

❖ صاحبۃ: بیوی، رفیقہ، زوجہ (صحبۃ بمعنی رفاقت سے اسم فاعل، واحد مونث، ج، صواحب۔

❖ بنیہ: اپنی اولاد، اپنے بیٹے، م، ابن (در اصل بنین تھا اضافت کے باعث نون حذف ہے ضمیر اضافی ہے)

❖ شان: مشغلہ، فکر، حال، کا، ج، شئون۔

❖ یغنیہ: متوجہ نہ ہونے دے گا، مشغول رکھے گا، اغناء از غنی باب اسے ماضی مضارع، معروف، واحد مذکر غائب، مع ضمیر منصوب۔

❖ مسفرة: روشن، تابناک، (اسفار از سفر باب اسے اسم فاعل، واحد مونث۔

❖ ضحکتہ: خنداں، (ضحک سے اسم فاعل، واحد مونث)

❖ مستبشرة: خوش و خرم، شادواں، استبشار از بشر باب ۹ سے اسم فاعل، واحد مونث)

❖ غبرة: ظلمت، کدورت، گرد و غبار، (مجازاً ادا سی اور بے رونقی) (مصدر)

❖ ترهق: چھا جائے گی، (دھق باب ف سے مضارع معروف، واحد مونث غائب)

❖ فقرة: کدورت، تاریکی، (دھویں کی طرح غبار نما بد رونقی جو چہرے پر چھا جاتی

ہے) (مصدر)

❖ كفرة: کافر لوگ، م، کافر (کفر سے اسم فاعل، جمع مکسر)

❖ فجرة: فاجر لوگ، بدکار، م، فاجر (فجر سے اسم فاعل، جمع مکسر)

سُورَةُ النُّجُومِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
 إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝^۱ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝^۲ وَإِذَا الْجِبَالُ
 سُيِّرَتْ ۝^۳ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝^۴ وَإِذَا الْوُحُوشُ
 حُشِرَتْ ۝^۵ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝^۶ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝^۷
 وَإِذَا الْمَوْءِدَةُ سُيِّلَتْ ۝^۸ أَيَّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝^۹ وَإِذَا الصُّحُفُ
 نُفِثَتْ ۝^{۱۰} وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝^{۱۱} وَإِذَا الْبِحَاجِمُ سُعِرَتْ ۝^{۱۲}

موضوع واقعات قیامت، قرآن کی حقانیت اور ترغیب استقامت
ترجمہ جب آفتاب بے نور ہو جاوے گا ۝ اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں
 گے ۝ اور جب پہاڑ چلائے جاویں گے ۝ اور جب دس مہینے کی گاہن اونٹیناں
 چھٹی پھریں گی ۝ اور جب وحشی جانور سب جمع ہو جاویں گے ۝ اور جب دریا
 بھڑکائے جاویں گے ۝ اور جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جاویں گے
 ۝ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جاوے گا ۝ کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی
 تھی ۝ اور جب نامہ اعمال کھول دیئے جاویں گے ۝ اور جب آسمان کھل
 جاوے گا ۝ اور جب دوزخ دھکائی جاوے گی ۝

وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝^{۱۳} عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ۝^{۱۴} فَلَا
 أَقْبَمُ بِالْخُنُوسِ ۝^{۱۵} الْجَوَارِ الْكُنُوسِ ۝^{۱۶} وَالْيَلِيلُ إِذَا عَسْعَسَ ۝^{۱۷}

وَالصُّبْحِ إِذْ أَتَنَّفَسَ ۖ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝

قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝ وَ

مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ۝ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ ۝

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ

رَجِيمٍ ۝ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝ إِنَّ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝

لِمَن شَاءَ مِنْكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ۝ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن

يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

ترجمہ اور جب جنت نزدیک کر دی جاوے گی ○ ہر شخص ان اعمال کو جان لے گا جو

لیکھ آیا ہے ○ تو میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو پیچھے کو ہٹنے لگتے ہیں ○

چلتے رہتے ہیں جا چھتے ہیں ○ اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے ○ اور قسم

ہے صبح کی جب وہ آنے لگے ○ کہ یہ قرآن کلام ہے ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا ○

جو قوت والا ہے مالک عرش کے نزدیک ذی رتبہ ہے ○ وہاں اس کا کہنا مانا جاتا

ہے امانت دار ہے ○ اور یہ تمہارے ساتھ کے رہنے والے مجنون نہیں ہیں ○

اور انہوں نے اس فرشتہ کو صاف کنارہ پر دیکھا بھی ہے ○ اور یہ پیغمبر مخفی باتوں پر

بخل کرنے والے بھی نہیں ○ اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں

ہے ○ تو تم لوگ کہاں چلے جا رہے ہو ○ بس یہ تو دنیا جہاں والوں کے لئے

ایک بڑا نصیحت نامہ ہے ○ ایسے شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے ○

اور تم بدون خدائے رب العالمین کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے ہو ○

مختصر و جامع تفسیر

جب آفتاب بے نور ہو جاوے گا اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر پڑیں گے اور جب پہاڑ چلائے جاویں گے اور جب دس مہینے کی گاہن اونٹیاں بھٹی پھریں گی، اور جب وحشی جانور (مارے گھبراہٹ کے) سب جمع ہو جاویں گے اور جب دریا بھڑکائے جاویں گے (یہ چھ واقعے تو نفعہ اولی کے وقت ہونگے جبکہ دنیا آباد ہوگی اور اس نفعہ سے یہ تغیرات و تبدلات واقع ہونگے اور اس وقت اونٹیاں وغیرہ بھی اپنی اپنی حالت پر ہونگی جن میں بعض وضع حمل کے قریب ہونگی جو کہ عرب کے نزدیک سب سے زیادہ قیمتی مال ہے جس کی ہر وقت دیکھ بال کرتے رہتے ہیں مگر اس وقت بل چل میں کسی کو کہیں کا ہوش نہ رہے گا اور وحش بھی مارے گھبراہٹ کے سب گڈمڈ ہو جاویں گے اور دریاؤں میں اول طغیانی پیدا ہوگی اور زمین میں شقوق واقع ہو جاویں گے جس سے سب شیریں اور شور دریا ایک ہو جاویں گے جس کا ذکر آئندہ سورت واذا البحار فجرت میں فرمایا ہے۔

پھر شدت حرارت سے سب کا پانی آگ ہو جاوے گا، شاید اول ہوا ہو جاوے پھر ہوا آگ بن جاوے اس کے بعد عالم فنا ہو جاوے گا) اور (اگلے چھ واقعات بعد نفعہ ثانیہ کے ہونگے جن کا بیان یہ ہے کہ) جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جاویں گے (کافر الگ مسلمان الگ، پھر ان میں ایک ایک طریقہ کے الگ الگ) اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جاوے گا کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی (مقصود اس پوچھنے سے زندہ درگور کرنے والے ظالموں کا اظہار جرم ہے) اور جب نامہ اعمال کھول دیئے جاویں گے (تا کہ سب اپنے اپنے عمل دیکھ لیں کہ قولہ تعالیٰ یلقاہ منشوراً) اور جب آسمان کھل جاوے گا (اور اس کے کھلنے سے آسمان کے اوپر کی چیزیں نظر آنے لگیں گی اور نیز اس کے کھلنے سے غمام

کا نزول ہوگا جس کا ذکر پارہ ۱۹ وقال الذین لا یسر جون، (ایست) ویوم تشق السماء الخ میں آیا ہے) اور جب دوزخ (اور زیادہ) دہکائی جاوے گی، اور جب جنت نزدیک کر دی جاوے گی (کما فی سورہ ق وازلفت الجنة للمتقین جب یہ سب واقعات نفعیہ اولیٰ اور ثانیہ کے واقع ہو جاویں گے تو اس وقت) ہر شخص ان اعمال کو جان لے گا جو لیکر آیا ہے (اور جب ایسا واقعہ ہانکھ ہونے والا ہے) تو (میں منکرین کو اس کی حقیقت بتلاتا ہوں اور مصدقین کو اس کے لئے آمادہ کرتا ہوں، اور یہ دونوں امر قرآن کی تصدیق اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتے ہیں کہ اس میں اس کا اثبات اور نجات کا طریق ہے۔

اس لئے میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو (سیدھے چلتے چلتے) پیچھے کو ہٹنے لگتے ہیں (اور پھر پیچھے ہی کو) چلتے رہتے ہیں (اور کبھی پیچھے چلتے چلتے اپنے مطالعہ میں) جا چھپتے ہیں (ایسا امر پانچ سیاروں کو پیش آتا ہے کہ کبھی سیدھے چلتے ہیں کبھی پیچھے چلتے ہیں اور ان کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں، زحل، مشتری، عطارد، مریخ، زہرہ) اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے، اور قسم ہے صبح کی جب وہ آنے لگے (آگے جواب قسم ہے) کہ یہ قرآن (اللہ کا) کلام ہے ایک معزز فرشتہ (یعنی جبریل علیہ السلام) کا لایا ہوا جو قوت والا ہے (کما فی النجم عہدہ شدید القویٰ اور) مالک عرش کے نزدیک ذی رتبہ ہے (اور) وہاں (یعنی آسمانوں میں) اس کا کہنا مانا جاتا ہے (یعنی فرشتے اس کا کہنا مانتے ہیں جیسا حدیث معراج سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انکے کہنے سے فرشتوں نے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے اور) امانتدار ہے (کہ وحی کو صحیح پہنچا دیتا ہے پس وحی لانیوالا تو ایسا ہے) اور (آگے جن پر وحی نازل ہوئی ان کی نسبت ارشاد ہے کہ) یہ تمہارے ساتھ کے رہنے والے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کا حال بخوبی تم کو معلوم ہے) مجنون نہیں ہیں (جیسا منکرین نبوت کہتے تھے) اور انہوں نے

اس فرشتے کو (اصلی صورت میں آسمان کے) صاف کنارہ پر دیکھا بھی ہے (صاف کنارہ سے مراد بلند کنارہ ہے کہ صاف نظر آتا ہے کما فی النجم و هو بالافق الاعلیٰ، اور اس کا مفصل بیان سورہ نجم میں گزرا ہے) اور یہ پیغمبر مخفی (بتلائی ہوئی وحی کی) باتوں پر بغل کر نیوالے بھی نہیں (جیسا کہ انہوں کی عادت تھی کہ تم لے کر کوئی بات بتلاتے تھے اس سے کہانت کی بھی نفی ہوگئی اور اس کی بھی کہ آپ اپنے کام کا کسی سے معاوضہ لیں) اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے (اس سے نفی کہانت کی اور تاکید ہوگئی، حاصل یہ کہ نہ آپ مجنوں ہیں نہ کاہن، نہ صاحب غرض، اور نہ وحی لانے والے کو پہچانتے بھی ہیں اور وحی لانے والا ایسا ایسا ہے، پس لامحالہ یہ اللہ کا کلام اور آپ اللہ کے رسول ہیں، اور یہ قسمیں مطلوب مقام کے نہایت مناسب ہیں چنانچہ ستاروں کا سیدھا چلنا اور لوٹنا اور چھپ جانا مشابہ ہے فرشتے کے آنے اور واپس جانے اور عالم ملکوت میں جا چھپنے کے اور رات کا گزرنے اور صبح کا آنا مشابہ ہے قرآن کے سبب ظلمت کفر کے رفع ہو جانے اور نور ہدایت کے ظاہر ہو جانے کے، جب یہ بات ثابت ہے) تو تم لوگ اس بارہ میں (کدھر کو چلے جا رہے ہو (کہ نبوت کے منکر ہو رہے ہو) بس یہ تو (بالعموم) دنیا جہاں والوں کے لئے ایک بڑی نصیحت نامہ ہے (اور بالخصوص) ایسے شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے (عام لوگوں کے لئے ہدایت اس معنی سے ہے کہ ان کو سیدھا راستہ بتلا دیا اور مومنین متیقین کے لئے اس معنی سے کہ ان کو منزل مقصود پر پہنچا دیا) اور (بعض کے نصیحت قبول نہ کرنے سے اس کے نصیحت نامہ ہونے میں شبہ نہ کیا جاوے کیونکہ) تم بدون خدائے رب العالمین کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے ہو (یعنی فی نفسہ تو نصیحت ہے لیکن تاثیر اس کی موقوف مشیت پر ہے جو بعض لوگوں کے لئے متعلق ہوتی ہے اور بعض کے لئے کسی حکمت سے متعلق نہیں ہوتی)۔

۷۸ شانِ نزول

حضرت سلیمان ابن موسیٰؑ سے روایت ہے کہ:

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، لمن شاء منکم ان یستقیم تو ابو جہل کہنے لگا، یہ ہمارا اختیار ہے، اگر ہم چاہیں تو سیدھے (درست) رہیں اور اگر ہم چاہیں تو بیدھے نہ رہیں، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی و ما تشاءون الا ان یشاء اللہ رب العلمین۔

ربط و مناسبت اس میں بھی مثل سوابق و لواحق و اتفاقات قیامت کا بیان کرنا مقصود ہے اور اس کی تقویت کے لئے آخر میں قرآن کی حقانیت مذکور ہے کہ قیامت کے لئے مستعد ہو جاویں جیسا ان ہوالا ذکر للعلمین الخ سے معلوم ہوتا ہے۔

تراکیب مصطلحہ

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝ وَإِذَا الْجِبَالُ
سُيِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ وَإِذَا
الْبَحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ وَإِذَا الْمَوْءَدَةُ سُئِلَتْ ۝
بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝
وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝
وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝ عَلِمْتُ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرْتُ ۝

اذا حرف شرط الشمس کورت ای اذا کورت الشمس (کیونکہ اذا

.....
 ایسے فعل کو طلب کرتا ہے جس میں شرط کے معنی پائے جائیں) کسورت فعل مجہول
 الشمس نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا وحرف
 عطف اذا النجوم انکدرت معطوف اول، اسی طرح اذا الجنة ازلفت تک، باقی تمام
 معطوفات اپنے معطوف علیہ سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط عملت فعل نفس فاعل ما
 موصولہ احضرت فعل ضمیر متنثر فاعل ضمیر مفعول بہ محذوف جو کہ راجع ہے اسم موصول کی
 طرف، سو فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ موصول صلہ سے مفعول بہ علمت کے
 لئے فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب شرط، شرط، جواب شرط، سے
 مل کر جملہ شرطیہ جوابیہ ہوا۔

فَلَا أَقْسِمُ بِالْخُنْصِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنْصِ ۝
 وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝

ف استثنائیہ یا تعقیبیہ، لا زائدہ اقسام فعل و فاعل دونوں مل کر قسم ب حرف
 جار الخنص صفت اول (مبدل منہ یا موصوف) الجوار صفت دوم (موصوف یا صفت
 اول) الكنس صفت سوم (صفت، صفت دوم) الکواکب موصوف محذوف، موصوف اپنی
 تمام صفات سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ اذا ظرفیہ عسعس فعل اس میں ضمیر فاعل دونوں
 مل کر مظرف، ظرف و مظرف دونوں مل کر پھر ظرف بنا اللیل کا اللیل اپنے ظرف سے مل
 کر معطوف اول اسی طرح والصبح اذا تنفس معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں
 معطوفات سے مل کر مجرور ب کا جار مجرور مل کر مقسم بہ، قسم و مقسم بہ مل کر پھر قسم۔

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝ مُطَاعٍ
ثُمَّ آمِنٍ ۝ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ۝

ان حرف مشبہ بالفعل ضمیر ہ اس کا اسم ل برائے تاکید قول مضاف رسول موصوف
کریم صفت اول ذی قوۃ مضاف و مضاف الیہ صفت دوم عند ذی العرش مرکب اضافی
ہو کر مفعول فیہ مقدم کلین صیغہ صفت اپنے مفعول فیہ مقدم سے مل کر صفت سوم مطاع صیغہ اسم
مفعول ثم ظرف مطاع اپنے ظرف سے مل کر صفت چہارم امین صفت پنجم، موصوف اپنی
تمام صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا قول کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ان حرف
مشبہ بالفعل کی خبر ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ بنا و عاطفہ ما مشابہہ یلیس
صاحب مضاف کم مضاف الیہ دونوں مل کر ما اسم ب جار مجنون مجرور، دونوں مل کر ما کی
خبر ما حرف مشبہ یلیس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اور
معطوف مل کر جواب قسم ہوئے، حرف قسم و مقسم بہ و جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ ہوا

وَلَقَدْ رَآهُ بِأَلْفِ الْمُبِينِ ۝ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۝ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝

و استینافیہ ل قسمیہ قد حرف تحقیق رای فعل و فاعل ہ ضمیر مفعول بہ (اس کا مرجع رسول ہے)

ب جار الافق موصوف المبین صفت، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم، قسم محذوف کے لئے ای وتالله لقد رای محمد صلی الله علیه وسلم جبریل بالافق المبین قسم و جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ ہوا۔

واستینافیہ ما حرف مشبہ بلیس ہو اسم علی جار الغیب مجرور دونوں مل متعلق صیغہ صفت ضنین کے ب زائد، صیغہ صفت اپنے متعلق مقدم سے مل کر حرف مشبہ بلیس کی خبر ما اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔

واستینافیہ ما حرف مشبہ بلیس ہو اس کا اسم ب حرف زائد قول مضاف شیطن موصوف رحیم صفت، موصوف و صفت مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، ما اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ف جواب قسم کے لئے ابن ظرف، مفعول فیہ مقدم یا الی حرف جار مقدر کا مجرور (ای الی ابن) جار مجرور مل کر متعلق مقدم تذهبون فعل با فاعل فعل اپنے فاعل مفعول فیہ یا متعلق سے مل کر جواب قسم مقدر کا ای ان تبین لکم امر محمد جبریل فاین تذهبون قسم اور جواب قسم دونوں مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ ۝ لِلْعَالَمِينَ ۝ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ ۝
وَمَا تَشَاءُ وُنْ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

ان غیر عامل ہو مبتدا الا براے حصہ ذکر مصدر ل جار العلمین مبدل منہ

ل جار من اسم موصول شاء فعل ضمیر اس میں فاعل منکم متعلق شاء کے ان مصدر یہ
یستقیم فعل و فاعل دونوں مل کر بتا دیں مصدر ہو کر مفعول بہ، شاء فعل اپنے فاعل متعلق اور
مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور حرف جار کا دونوں
مل کر العلمین کا بدل دونوں مل کر مجرور جار و مجرور مل کر متعلق مصدر ذکر کے، مصدر اپنے
متعلق سے مل کر خبر ہوئی، مبتدا ہو اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واستینافیه مانافیه تشاء ون فعل و فاعل الا حصریہ ان مصدر یہ یشاء فعل لفظ
اللہ مبدل مندرج مضاف العلمین مضاف الیہ دونوں مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل
سے مل کر فاعل فعل و فاعل مل کر بتا دیں مصدر ہو کر مفعول بہ یشاء کا (ای لمن شاء
الاستقامتہ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ❖ شمس: سورج، جمع شمسوس
- ❖ کورت: لپیٹ دیا جائے گا، یعنی بے نور ہو جائے گا، تکویر از کور باب ۲ سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب۔
- ❖ نجوم: ستارے م، نجم
- ❖ انکدرت: ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے، بکھر جائیں گے، (انکدار از کدر باب ۲ سے ماضی معوف، واحد مونث غائب۔
- ❖ سیرت: چلائے جائیں گے، تسیر از سیر باب ۲ سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب)
- ❖ عشار: دس مہینے کی گاہن اونٹیاں م، عشاء (ایسی اونٹنی اہل عرب کے نزدیک نہایت نفیس و عزیز سمجھی جاتی ہے)
- ❖ عطلت: چھٹی پھریں گی، بیکار چھوڑ دی جائیں گی، یعنی ہول قیامت کی بناء پر لوگ اپنی متاع عزیز سے غافل ہو جائیں گے، (تعطیل از عطل سے ماضی مجہول باب ۲ واحد مونث غائب)
- ❖ وحوش: وحشی جانور م، وحش (یہ جانور جزا و سزا کے بعد خاک ہو جائیں گے (جلالین شریف)
- ❖ حشرت: جمع کئے جائیں گے، (حشر باب ن سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب)
- ❖ مسجرت: بھڑکائے جائیں گے، آگ سے پر کئے جائیں گے، (تسجیر از سجر باب ۲ سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب)

✱ نفوس: لوگ، م، نفس

✱ زوجت: اکٹھے کئے جائیں گے، ملائے جائیں گے، جوڑے جائیں گے، تزویج
اززوج باب ۲ سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب (یعنی روحیں اپنے اجسام سے وابستہ
جائیں گی)

✱ موءدة: زندہ گاڑی ہوئی، زندہ درگور کی ہوئی لڑکی، (واد باب ن سے اسم
مفعول، واحد مونث)

✱ سئلت: پوچھا جاوے گا، سوال کیا جائے گا، (سوال از سئل باب ف سے
ماضی مجہول، واحد مونث غائب)

✱ باى: (ب، ای) کس پر، کس میں (حرف جار کلمہ استفہام)

✱ ذنب: گناہ، ج، ذنوب۔

✱ قتلت: قتل کی گئی، (قتل باب ن سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب)

✱ صحف: اعمال نامے، اورارق م، صحیفہ۔

✱ نشرت: کھول دیئے جائیں گے پھیلانے جائیں گے (نشر باب ن سے
ماضی مجہول، واحد مونث غائب)

✱ كشطت: کھل جائے گا، کھال کھینچی جائے گی، (كشط باب ن سے ماضی
مجہول، واحد مونث غائب)

✱ سعرت: دھکائی جائے گی، (تسعیر از سحر باب ۲ سے ماضی مجہول واحد مونث غائب)

✱ ازلفت: نزدیک کر دی جائے گی، قریب کی جائے گی، ازلاف از زلف باب
۱ سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب)

❖ احضرت: وہ لے کر آیا، حاضر کیا، (نیکی یا بدی) (احضار از حضر باب ۱ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب)

❖ خنس: پیچھے ہٹ جانے والے ستارے خنس سے اسم فاعل، م، خانس، بابہ نصر۔

❖ الجوار: چلتے رہتے ہیں، سیدھے چلنے والے ستارے، رواں، م، جاریہ۔

❖ کنس: جا چھپتے ہیں، چھپنے والے ستارے۔ کناس سے اسم فاعل، م، کانس مجرد

میں باب ضرب سے آتا ہے مندرجہ بالا تینوں اصاف، خنس جوار، کنس ان پانچھ ستاروں کے ہیں جن کو خمسہ متخیرہ کہتے ہیں، یعنی زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد، ان ستاروں کی عجب چال ہے کبھی سیدھے چلتے ہیں اس لحاظ سے ان کو جوازی کہتے ہیں، کبھی اٹنے چلتے ہیں پھر لوٹ کر اپنی جگہ آجاتے ہیں اس لحاظ سے ان کو خنس کہتے ہیں کبھی غائب ہو جاتے ہیں یا ان کی حرکت منقطع ہو جاتی ہے اس لحاظ سے ان کو کنس کہتے ہیں)

❖ عسعس: وہ جانے لگے، وہ چھا جائے (عسعسہ از عسعس باب ۱۰ سے

ماضی معروف، واحد مذکر غائب) یہ کلمات اضداد سے ہے)

❖ تنفس: وہ آنے لگے، وہ سانس لے، یعنی نمودار ہو (تنفس از نفس باب ۲

سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❖ مکین: ذی رتبہ، عزت و مرتبہ والا، (مکانتہ سے اسم صفت ج، مکناء۔

❖ مطاع: جس کا کہنا مانا جائے، جس کی اطاعت کی جائے، مقتدا (اطاعة از

طوع باب ۱ سے اسم مفعول) مطاع اصل میں مطوع تھا طاء کو واو کی حرکت فتح دی گئی پھر فتح کی مناسبت سے داو کو الف سے بدل دیا۔

❖ ثم: اس جگہ، وہاں، (اسم ظرف)

❖ امین: امانت دار، معتبر، (امانتہ از امن سے اسم صفت)، (مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں)

❖ صاحب: ساتھ رہنے والا، رفیق ساتھی ج، اصحاب۔

❖ مجنون: مجنوں، دیوانہ، (جنوں از جنن سے اسم مفعول)

❖ افق: آسمان کا کنارہ، (جہاں آسمان اور زمین ملتے نظر آتے ہیں) جمع آفاق۔

❖ مبین: ظاہر کرنے والا، یعنی روشن و واضح، (ایمانتہ از بین باب اسے اسم فاعل)۔

❖ غیب: مخفی بات، پوشیدہ، غائب، انسان کے علم و حواس سے بالاتر ہونا (مصدر جو

مجازاً بمعنی اسم فاعل بھی آتا ہے، یہاں وحی مراد ہے)

❖ ضنین: کہا بخل کرنے والا، بخیل (ضمن سے اسم صفت) مجرد میں باب ضرب

سے آتا ہے۔

❖ این: کہاں (اسم ظرف)

❖ ذکر: نصیحت نامہ، یاد دہانی، نصیحت، (مصدر)

سُورَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ثَمَانِيَةٌ اَيُّهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
 اِذَا السَّمَاءُ اَنْفَطَرَتْ ۝ اِذَا الْكَوَاكِبُ اُنْتَثَرَتْ ۝ وَاِذَا الْبَحَارُ
 فُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمْتُ نَفْسٌ مَّا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ ۝
 يَا أَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۝ الَّذِیْ خَلَقَكَ
 فَسَوِّكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِیْ اٰیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاءَ رَبُّكَ ۝ كَلَّا لَبَلٌ
 تُكَدِّبُوْنَ بِالَّذِیْنَ ۝ وَاِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ۝

موضوع حسب سابق قیامت اور مجازات کا بیان اور غفلت پر تنبیہ

ترجمہ

جب آسمان پھٹ جاوے گا ۝ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے ۝ اور
 جب سب دریا بہ پڑیں گے ۝ اور جب قبریں اکھاڑ دی جاویں گی ۝ ہر شخص
 اپنے اگلے اور پچھلے اعمال کو جان لے گا ۝ اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے
 ایسے کریم سے بھول میں ڈال رکھا ہے ۝ جس نے تجھ کو بنایا پھر تیرے اعضاء کو
 درست کیا پھر تجھ کو اعتدال پر بنایا ۝ جس صورت میں چاہا ترکیب دے دیا ۝ ہر
 گز نہیں بلکہ تم جزا و سزا کو جھٹلاتے ہو ۝ اور تم پر یاد رکھنے والے ۝ معزز لکھنے
 والے مقرر ہیں ۝

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ وَاِنَّ

الْفُجَّارِ لَفِي جَحِيمٍ ۝ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ وَمَا هُمْ

عَنْهَا بِغَائِبِينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ بِئْسَ مَا

أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ يَوْمَ لَا تَسْأَلُكَ نَفْسٌ لِنَفْسٍ

شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ۝

ترجمہ

جو تمہارے سب افعال کو جانتے ہیں ○ نیک لوگ بیشک آسائش میں ہوں گے ○ اور بدکار لوگ بیشک دوزخ میں ہوں گے ○ روز جزا کو اس میں داخل ہوں گے ○ اور اس سے باہر نہ ہوں گے ○ اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے ○ پھر آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے ○ وہ ایسا دن ہے جس میں کسی شخص کا کسی شخص کے نفع کے لئے کچھ بس نہ چلے گا اور تمام تر حکومت اس روز اللہ ہی کی ہوگی۔

مختصر و جامع تفسیر

جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب ستارے (نوٹ کر) جھڑپڑیں گے اور جب سب دریا (شور اور شیریں) بہہ پڑیں گے (اور بہہ کر ایک ہو جاویں گے جیسا اوپر کی سورۃ میں سحرت کی تفسیر میں بیان ہوا ہے یہ تینوں واقعات تو نصفہ اولی کے ہیں آگے نفع ثانیہ کے بعد کا واقعہ ہے یعنی) اور جب قبریں اکھاڑ دی جاویں گی (یعنی ان میں کے مردے نکل کھڑے ہوں گے اس وقت) ہر شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال کو جان لے گا (اور ان

واقعات کا مقصد یہ تھا کہ انسان خواب غفلت سے بیدار ہوتا اس لئے آگے غفلت پر زجرو تنبیہ ہے کہ۔

اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے رب کریم کے ساتھ بھول میں ڈال رکھا ہے جس نے تجھ کو (انسان) بنایا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا پھر تجھ کو (مناسب) اعتدال پر بنایا (یعنی اعضاء میں تناسب رکھا اور) جس صورت میں چاہا تجھ کو ترکیب دیدیا، ہرگز (مغرور) نہیں (ہونا چاہئے مگر تم اغترار سے باز نہیں آتے) بلکہ (اس درجہ اغترار میں بڑھ گئے ہو کہ) تم (خود) جزا و سزا (ہی) کو (جس سے یہ غرور اور فریب دفع ہو سکتا تھا) جھٹلاتے ہو اور (یہ جھٹلانا تمہارا خالی نہ جاوے گا بلکہ ہماری طرف سے) تم پر (تمہارے سب اعمال کے) یاد رکھنے والے (جو ہمارے نزدیک) سرز (اور تمہارے اعمال کے) لکھنے والے (ہیں) مقرر ہیں جو تمہارے سب افعال کو جانتے ہیں (اور لکھتے ہیں پس قیامت میں یہ سب اعمال پیش ہونگے جن میں تمہاری یہ تکذیب اور کفر بھی ہے اور سب پر مناسب جزاء ملے گی جس کی تفصیل آگے ہے کہ)

نیک لوگ بیشک آسائش میں ہونگے اور بدکار (یعنی کافر) لوگ بیشک دوزخ میں ہونگے روز جزاء کو اس میں داخل ہونگے اور (پھر داخل ہو کر) اس سے باہر نہ ہونگے (بلکہ اس میں غلود ہوگا) اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ روز جزاء کیسا ہے (اور ہم) پھر (مکرر کہتے ہیں کہ) آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزاء کیسا ہے (مقصود اس استفہام سے تہویل ہے، آگے جواب ہے کہ) وہ ایسا دن ہے جس میں کسی شخص کا کسی شخص کے نفع کے لئے کچھ بس نہ چلے گا اور تمام تر حکومت اس روز اللہ ہی کی ہوگی۔

شان نزول

حضرت مکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

یا ایہا الانسلین ما غرک، (الایتہ) ابی بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی ہے (ابن ابی حاتم) (ابی ابن خلف ایک مشرک کا نام ہے جس کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد میں خود اپنے دست مبارک سے قتل فرمایا) ربط و مناسبت اس میں بھی مثل سوابق و لواحق قیامت و مجازاۃ کا بیان ہے اور درمیان میں غفلت پر تفریع ہے۔

ترکیب مصطلحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِذَا السَّمَاءُ اَنْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَا الْكُوَاكِبُ اُنْثَرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ

فُجِرَتْ ۝ وَاِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمْتُ نَفْسٌ "مَا قَدَّمْتُ وَآخَرْتُ" ۝

اذا شرطیہ السماء فاعل، فعل محذوف انفطرت کا، جس پر بعد والا فعل انفطرت دلالت کر رہا ہے، فعل محذوف اپنے فاعل سے مل کر مفسر بنا انفطرت فعل اپنے فاعل سے مل کر تفسیر دونوں مل کر معطوف علیہ، اسی طرح بعد والے اذا القبور بعثرت تک سارے معطوفات اپنے معطوف علیہ سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط عملت فعل نفس فاعل ما موصولہ قدمت فعل و فاعل ہ ضمیر مفعول بہ محذوف ای قدمتہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و عاطفہ اخرت ای اخرتہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر صلہ، موصول و صلہ مل کر مفعول بہ، فعل عملت اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوِّكَ
فَعَدَلَكَ ۝ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝

یا حرف ندا قائم مقام ادعو کے ایہا زائد الانسان منادی مفرد معرفہ محلاً منصوب، مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر منادی، دونوں مل کر پھر ندا ما استفہامیہ مبتدا غیر فعل و فاعل ک ضمیر مفعول بہ ب جار ربک موصوف الکرم صفت اول الذی اسم موصول خلق فعل با فاعل ک ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ فسوک معطوف اول فعدا لک معطوف دوم، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت ثانی، ربک اپنی دونوں صفتوں سے مل کر غرک فعل کے متعلق، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر خبر، ما اپنی خبر سے مل کر جواب ندا، ندا اور جواب ندائل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

فی جارہ ای مضاف صورۃ موصوف ما زاد شاء فعل با فاعل ہا ضمیر مفعول بہ محذوف، فعل شاء اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت، موصوف و صفت مل کر مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار و مجرور دونوں مل کر متعلق مقدم، رکبک فعل، فاعل مفعول بہ اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر عدلک کا بیان ہے۔

كَأَلْبَلٍ تُكْذِبُونَ بِاللِّدِينِ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝

كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝

کلا حرف رد و جر بل اضراب انتقالی کے لئے تکذبون فعل و فاعل بالدين

.....
 جار مجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا واستینا فیہ یا حالہ
 ان حرف مشبہ بالفعل علی جار کم ضمیر مجرور دونوں مل کر متعلق صیغہ اسم فاعل ثابتون محذوف کے،
 صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم ل برائے تاکید حفظین موصوف کراما صفت
 اول کاتبین صفت دوم یعلمون فعل و فاعل ماموصولہ یفعلون فعل و فاعل، ضمیرہ محذوف
 مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت سوم (یا حال ہے کاتبین کی ضمیر سے)
 موصوف اپنی تینوں صفتوں سے مل کر اسم مؤخر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمہ خبریہ ہوا۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝
 يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ وَمَاهُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ۝

ان حرف مشبہ بالفعل الابوار اسم ل برائے تاکید فی جار نعیم مجرور، دونوں مل
 کر ثابتون کے متعلق، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل
 کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ وعاطفہ ان حرف مشبہ بالفعل الفجار اس کال برائے تاکید فی
 حرف جار جحیم موصوف یصلون فعل معروف اس میں ضمیر ذوالحال ہا مفعول بہ یوم
 الدین مرکب اضافی مفعول فیہ و حالہ ما حرف مشبہ بلیس ہم اسم عنہا متعلق مقدم ب زائد
 غائبین صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق مقدم سے مل کر ما کی خبر ما اپنے اسم و خبر سے مل کر یصلون
 کی ضمیر سے حال ضمیر ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں
 سے مل کر صفت، موصوف جحیم اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر ثابتون صیغہ اسم
 فاعل کے متعلق، صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے

مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ بنا۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۝

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۝ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ۝

واستینافیہ ما استفہامیہ برائے تفخیم شان، مبتدا ادری فعل و فاعل ک ضمیر مفعول بہ اول ما استفہامیہ مبتدا یوم الدین مرکب اضافی خبر، مبتدا و خبر مل کر مفعول بہ دوم، فعل ادری اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ ثم حرف عطف ما ادرک ما یوم الدین جملہ معطوف، معطوف و معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ بنا۔

یوم مضاف لا حرف نفی تملک فعل نفس فاعل لنفس جار مجرور متعلق فعل کے شیئاً مفعول بہ لا تملک فعل اپنے فاعل، مفعولہ بہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ دونوں مل کر یدانون فعل محذوف کا (ظرف) مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بنا۔

واستینافیہ الامر مبتدا یومئذ مرکب اضافی مفعول فیہ برائے ثابت محذوف للہ جار مجرور، صیغہ اسم فاعل ثابت کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

لغوی تشریح

❖ انفطرت: پھٹ جاوے گا (انفطار از فطر باب ۶ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب) اذا ماضی کو بمعنی مضارع بنا دیتا ہے)

❖ کوکب: ستارے، م، کوکب

❖ انشترت: جھڑ جائیں گے، (انشطار از نشر باب ۷ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب)

❖ بحار: دریا سمندر، م، بحر

❖ فجرت: بہہ پڑیں گے، جاری کئے جائیں گے (یعنی ایک سمندر کا دہاندہ دوسرے کی طرف کھول دیا جائے گا کھاری اور بیٹھے سب سمندر مل جائیں گے) تفجیر از فجر باب ۲ سے ماضی مجہول واحد مونث غائب)

❖ بعثرت: اٹھائی جائیں گی، الٹ پلٹ کی جائے گی (بعثرتہ باب ۱۰ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب)

❖ علمت: جان لے گی، (مصدر علم باب ۱۱ سے فعل ماضی)

❖ قدمت: پہلے کر چکے، پہلے بھیج چکے (تقدیم از قدم باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب)

❖ اخسرت: اس نے پیچھے چھوڑا، (تاخیر از اخسرت باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب)

❖ کریم: کریم، محسن و منعم، کرم والا (کرم سے اسم صفت)

❖ غر: یہ بکایا، فریب دیا، (غرور باب ۱۱ سے ماضی، واحد مذکر غائب)

❖ فسوی: پس اس نے پورا پورا بنایا، برابر کیا، مقدار اور کیفیت دونوں حیثیت سے افراط و تفریط سے محفوظ کیا (تسویۃ از سوی باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب، مع حرف عطف)

❖ عدل: اعتدال پر بنایا، اس نئے انداز کے ساتھ بنایا، (عدل باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❖ ای: جس، جو، (اسم موصول)

❖ ما: جو، (اسم موصول)

❖ شاء: اس نے چاہا، (مشیتہ از شئی باب س سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❖ ركب: اہل نے ترکیب کیا، بنایا (ترکیب از ركب باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❖ دین: جزا و سزا، (مصدر)

❖ علیکم: (علی، کم) تم پر (حرف جار ضمیر مجرور)

❖ حافظین: یاد رکھنے والے، م حافظ (اسم فاعل)

❖ کتابین: لکھنے والے، م کتاب (اسم فاعل)

❖ کرام: معزز فرشتے، کریم (یہاں وہ فرشتے مراد ہیں جو کتاب اعمال پر مقرر ہیں) کرم سی اسم صفت

❖ فجار: بدکار لوگ، م، فاجو (اسم فاعل)

❖ غائبین: غائب ہونے والے یعنی نکلنے والے، م، غائب (غیب اور غیاب سے اسم فاعل)

❖ لا تملک: بس نہ چلے گا، مالک نہ ہوگا، مختار نہ ہوگا، (ملک باب ض سے

مضارع معروف منفی، واحد مؤنث غائب)

سُورَةُ النُّعُودِ وَتِلْكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ ۱ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝ ۲

وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوَّزَوْهُمْ يَخْسِرُونَ ۝ ۳ إِلَّا يُطْنُ أُولَئِكَ أَهْلَهُمْ

مَبْعُوثُونَ ۝ ۴ لَّيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ ۵ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ

الْعَالَمِينَ ۝ ۶ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَارِ لَفِي سَجِّينٍ ۝ ۷ وَمَا أَدْرَاكَ

مَا سَجِّينٌ ۝ ۸ كِتَابٌ مَّرْهُومٌ ۝ ۹ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ ۱۰

موضوع بعض حقوق العباد میں عدم انصاف بالخصوص تکلیف پر وعید اور بیان مجازات

ترجمہ

بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی ○ کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لے لیں ○ اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں ○ کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کر کے اٹھائے جاویں گے ○ جس دن تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے ○ ہرگز نہیں بدکار لوگوں کا نامہ اعمال سچین میں رہے گا ○ اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ سچین میں رکھا ہوا نامہ اعمال کیا چیز ہے ○ وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے ○ اس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی ○

الَّذِينَ يَكْذِبُونَ بِبُيُوتِ الدِّينِ ۖ وَمَا يَكْذِبُ بِهِ إِلَّا كَلُّ
 مُعْتَدٍ أَشِيمٍ ۖ إِذَا شَتَلَىٰ عَلَيْهِ الْيَتْنَا قَالَ أَصَاطِيرُ
 الْأَوَّلِينَ ۖ كَلَّابِلٌ مُّتَرَانٍ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۖ
 كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّحَجُوبُونَ ۖ ثُمَّ إِنَّهُمْ
 لَصَالُوا الْجَحِيمِ ۖ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَكْذِبُونَ ۖ

ترجمہ

جو کہ روز جزاء کو جھٹلاتے ہیں ○ اور اس کو تو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حد سے
 گزرنے والا ہو مجرم ہو ○ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاویں تو یوں
 کہ دیتا ہے کہ یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں ○ ہرگز ایسا نہیں
 بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا رنگ بیٹھ گیا ہے ○ ہرگز ایسا نہیں یہ لوگ اس
 روز اپنے رب سے روک دیئے جاویں گے ○ پھر یہ دوزخ میں داخل ہوں گے ○
 پھر کہا جاوے گا کہ یہی ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے ○

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْإِبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۖ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ۖ
 كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۖ لَا يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ۖ إِنَّ الْإِبْرَارَ لَفِي
 نَعِيمٍ ۖ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۖ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ
 نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۖ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْمُومٍ ۖ خَمْرٌ

مُسْكٌ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۝

مَزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝

ہرگز ایسا نہیں نیک لوگوں کا نامہ اعمال علیین میں رہے گا ۝ اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ علیین میں رکھا ہوا نامہ اعمال کیا چیز ہے ۝ وہ ایک نشان کیا ہوا دختر ہے ۝ جس کو قرب فرشتے دیکھتے ہیں ۝ نیک لوگ بڑی آسائش میں ہوں گے ۝ مسمر ہوں پر دیکھتے ہوں گے ۝ اے مخاطب تو ان کے چہروں میں آسائش کی بیشٹ پہچانے گا ۝ ان کو پینے کے لئے شراب خالص سر بہرہ ۝ جس پر مہک کی مہر ہوگی ملے گی اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہیے ۝ اور اس کی آمیزش تسنیم سے ہوگی ۝ یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرر بندے پیش گے ۝

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرُمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ۝

وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ۝ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ

أَهْلِهِمْ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ۝ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ

هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ۝ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَفِظِينَ ۝

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝ عَلَىٰ

الْأَرَآئِكِ لَا يَنْظُرُونَ ۝ كُلُّ ثَوْبٍ الْكُفَّارِ مَا كَانَ لَوْ أَنِ يَعْلَمُونَ ۝

جو لوگ مجرم تھے وہ ایمان والوں سے ہنسا کرتے تھے ۝ اور جب ان کے سامنے

سے ہو کر گذرتے تھے تو آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے ○ اور جب اپنے گھروں کو جاتے تھے تو دل لکیاں کرتے تھے ○ اور جب ان کو دیکھتے تو یوں کہا کرتے کہ یہ لوگ یقیناً غلطی میں ہیں ○ حالانکہ یہ ان پر نگرانی کرنے والے کر کے نہیں بھیجے گئے ○ سو آج ایمان والے کافروں پر ہنستے ہوں گے ○ مسہریوں پر دیکھ رہے ہوں گے ○ واقعی کافروں کو ان کے کئے کا خوب بدلہ ملا ○

مختصر و جامع تفسیر

بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کر لیں تو پورا لے لیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں (گو لوگوں سے اپنا حق پورا لینا مذموم نہیں ہے مگر اس کے ذکر کرنے سے مقصود خود اس پر مذمت کرنا نہیں ہے بلکہ کم دینے پر مذمت کی تاکید و تقویت ہے یعنی کم دینا اگرچہ فی نفسہ مذموم ہے، لیکن اس کے ساتھ اگر دوسروں کی ذرا رعایت نہ کی جاوے تو اور زیادہ مذموم ہے بخلاف رعایت کرنیوالے کے کہ اگر اس میں عیب ہے تو ایک ہنر بھی ہے اس لئے اول شخص کا عیب اشد ہے اور چونکہ اصل مقصود مذمت ہے کم دینے کی اس لئے اس میں ناپ اور تول دونوں کا ذکر کیا تاکہ خوب تصریح ہو جاوے کہ ناپنے میں بھی کم دیتے ہیں اور تولنے میں بھی کم دیتے ہیں اور چونکہ پورا لینا فی نفسہ مدار مذمت کا نہیں اس لئے وہاں ناپ اور تول دونوں کا ذکر نہیں کیا بلکہ ایک ہی کا ذکر کیا پھر تخصیص ناپ کی شاید اس لئے ہو کہ عرب میں زیادہ دستور کیل کا تھا خصوصاً اگر آیت مدنی ہو جیسا روح المعانی میں بروایت نسائی وابن ماجہ بیہقی اس کا نزول اہل مدینہ کے باب میں لکھا ہے تو اس وقت اس تخصیص کی وجہ زیادہ ظاہر ہے کیونکہ مدینہ میں کیل کا

دستور مکہ سے بھی زیادہ تھا، آگے ایسا کرنے والوں کو ڈرایا گیا ہے کہ)

کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کر کے اٹھائے جاویں گے جس دن تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے (یعنی اس روز سے ڈرنا چاہئے اور تطفیف یعنی لوگوں کی حق تلفی سے توبہ کرنا چاہئے اس بعث و جزا کو سکر جو مومن تھے وہ ڈر گئے اور جو کافر تھے وہ انکار کرنے لگے، اس لئے آگے انکار پر تنبیہ فرما کر فریقین کی جزاء کی تفصیل فرماتے ہیں کہ جیسا کفار لوگ جزاء و سزا کے منکر ہیں) ہرگز (ایسا) نہیں (بلکہ جزاء و سزا ضروری الوقوع ہے جن اعمال پر جزاء و سزا ہوگی وہ بھی مضبوط اور محفوظ ہیں اس مجموعہ کا بیان یہ ہے کہ) بدکار (یعنی کافر) لوگوں کا ناما اعمال تحین میں رہے گا (وہ ایک مقام ساتویں زمین میں ہے جو مقام ہے ارواح کفار کا، کذا فی تفسیر ابن کثیر عن کعب بن الدرداء عن ابن عباس و علیہ فرقہ و قتادہ و عبد اللہ ابن عمرو سے درمنشور ہیں منقول ہے، آگے ڈرانے کے لئے سوال ہے کہ) اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ تحین میں رکھا ہوا نامہ عمل کیا چیز ہے وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے (نشان سے مراد مہر ہے کما فی الدر المنثور عن کعب الاحبار فخیتم ویوضع ای بعد الموت مقصود یہ ہوگا کہ اس میں تغیر و تبدل کا کچھ احتمال نہیں پس حاصل اس کا اعمال کا محفوظ ہونا ہے جس سے جزا کا بحق ہونا ثابت ہوا آگے ان اعمال کی جزاء کا بیان ہے کہ) اس روز (یعنی قیامت کے روز) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی جو کہ روز جزاء کو جھٹلاتے ہیں اور اس (یوم جزاء کو جھٹلاتے ہیں اور اس (یوم جزاء) کو تو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حد (عبدیت) سے گزرنے والا اور مجرم ہو اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاویں تو یوں کہہ دیتا ہو کہ یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں

(مطلب یہ بتلانا ہے کہ جو شخص روز قیامت کی تکذیب کرتا ہے وہ معتدی، اثم، مکذب بالقرآن ہے آگے تکذیب روز جزاء پر جو صراحۃً مذکور ہے تنبیہ کی گئی ہے کہ یہ لوگ اس کو غلط سمجھ رہے ہیں) ہرگز ایسا نہیں (اور کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ شاید ان کے پاس کوئی دلیل نفی کی ہوگی جس سے یہ استدلال کرتے ہوئے ہرگز نہیں) بلکہ (اصل وجہ تکذیب کی یہ کہ) ان کے دلوں پر ان کے اعمال بدکارنگ بیٹھ گیا ہے (اس سے استعداد قبول حق کی فاسد ہوگئی اس لئے براہ عناد انکار کرنے لگے آگے پھر انکار پر زجز ہے کہ جیسا یہ لوگ سمجھ رہے ہیں) ہرگز ایسا نہیں (آگے دلیل کی کچھ تفصیل ہے کہ وہ خرابی یہ ہے کہ) یہ لوگ اس روز (ایک تو) اپنے رب (کا دیدار دیکھنے) سے روک دیئے جائیں گے پھر (صرف اسی پر اکتفا نہ ہوگا بلکہ) یہ دوزخ میں داخل ہونگے پھر (ان سے) کہا جاوے گا کہ یہی ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اور چونکہ یہ لوگ یوم دین کی تکذیب میں جس طرح اپنی سزا کو جھٹلاتے تھے، اسی طرح مومنین کی جزا کو بھی جھٹلاتے تھے، آگے اس پر تنبیہ فرماتے ہیں کہ یہ جو مومنین کے اجر و ثواب کے منکر ہیں) ہرگز ایسا نہیں (بلکہ ان کا اجر و ثواب ضرور ہونے والا ہے جس کا بیان یہ ہے کہ)

نیک لوگوں کا نامہ اعمال علیین میں رہے گا (وہ ایک مقام ہے ساتویں آسمان میں جو مستقر ہے ارواح مومنین کا، کذا فی تفسیر ابن کثیر عن کعب) اور (آگے تفخیم کے لئے سوال ہے کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ علیین میں رکھا ہوا نامہ عمل کیا چیز ہے وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے جس کو مقرب فرشتے (شوق سے) دیکھتے ہیں (اور یہ مومن کا بہت بڑا اکرام ہے جیسا کہ روح المعانی میں بتخریج عبد بن حمید حضرت کعب سے روایت ہے کہ جب ملائکہ مومن کی روح کو قبض کر کے لیجاتے ہیں تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس کے ساتھ ہوتے جاتے ہیں یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک پہنچ کر اس روح کو

رکھ دیتے ہیں، پھر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ہم اس کا نامہ اعمال دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ وہ نامہ عمل کھول کر دکھلایا جاتا ہے (مختصراً) آگے ان کی جزاء آخرت کا بیان ہے کہ)

نیک لوگ بڑی آسائش میں ہونگے مسہریوں پر (بیٹھے بہشت کے عجائب) دیکھتے ہونگے (اے مخاطب) تو ان کے چہروں میں آسائش کی بشارت پہچانے گا اور ان کو پینے کے لئے شراب خالص سرسبز جس پر مشک کی مہر ہوگی ملے گی اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہیے (کہ حرص کے لائق یہی ہے خواہ صرف شراب مراد لیجاوے خواہ کل نعمائے جنت یعنی شوق و رغبت کی چیز یہ نعمتیں ہیں، نہ کہ دنیا کی ناقص اور فانی لذتیں اور ان کی تحصیل کا طریق نیک اعمال ہیں۔ پس اس میں کوشش کرنا چاہئے) اور اس شراب کی آمیزش تسنیم کے پانی سے ہوگی (عرب عموماً شراب میں پانی ملا کر پیتے تھے تو اس شراب کی آمیزش کے لئے تسنیم کا پانی ہوگا آگے تسنیم کی شرح ہے) یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب لوگ پانی پییں گے، (مطلب یہ کہ سابقین یعنی مقربین کو تو خالص پینے کو اس کا پانی ملے گا اور اصحاب الیمین یعنی ابرار کو اس کا پانی دوسری شراب میں ملا کر ملے گا، کذا فی الدر المنثور عن قتادہ و مالک ابن الحارث و ابن عباس و ابن مسعود و حذیفہ، اور یہ مگر مہر لگنا علامت اکرام کی ہے ورنہ وہاں ایسی حفاظت کی ضرورت نہیں اور مشک کی مہر کا مطلب یہ ہے کہ جیسے قاعدہ ہے کہ لاکھ وغیرہ لگا کر اس پر مہر کرتے ہیں اور ایسی چیز کو طین ختام کہتے ہیں شراب کے برتن کے منہ پر مشک لگا کر اس پر مہر کر دی جاوے گی، یہاں تک فریقین کی جزائے اخروی کا الگ الگ بیان تھا آگے مجموعہ فریقین کا مجموعہ حال دنیا و آخرت مذکور ہے یعنی) جو لوگ مجرم یعنی کافر تھے وہ ایمان والوں سے (دنیا میں تحقیراً) ہٹا کر تھے۔

اور (یہ) ایمان والے جب ان کافروں کے سامنے سے ہو کر گزرتے تھے تو

.....
 آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے (مطلب یہ کہ ان کے ساتھ استہزاء و تحقیر سے پیش آتے تھے) اور جب اپنے گھروں کو جاتے تو وہاں بھی ان کا تذکرہ کر کے دل لگی اور تمسخر کرتے (مطلب یہ کہ غیبت و حضور ہر حالت میں ان کی تحقیر و استہزاء کا مشغلہ رہتا، البتہ حضور میں اشارے چلا کرتے اور غیبت میں صراحتہ تذکرہ کرتے) اور جب ان کو دیکھتے تو یوں کہا کرتے کہ یہ لوگ یقیناً غلطی پر ہیں (کیونکہ کفار اسلام کو غلطی پر سمجھتے تھے) حالانکہ یہ کافر ان مسلمانوں پر نگرانی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے (یعنی ان کو اپنی فکر کرنا چاہئے تھا، ان کو پیچھے کیوں پڑ گئے پس ان سے دو غلطیاں ہوئیں اول اہل حق کے ساتھ استہزاء پھر اپنی اصلاح سے بے فکری) سو آج قیامت کے دن ایمان والے کافروں پر ہنستے ہونگے، مسہریوں پر بیٹھے ان کا حال دیکھ رہے ہونگے (در منشور میں قتادہ سے منقول ہے کہ کچھ درتے چچے جھرو کے ایسے ہونگے جن سے اہل جنت اہل نار کو دیکھ سکیں گے، پس ان کا برا حال دیکھ کر بطور انتقام کے ان پر ہنسیں گے آگے تقریر ہے اس سزا کی یعنی) واقعی کافروں کو ان کے کئے کا خوب بدلہ ملا۔

شانِ نزول

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت فرما کر) مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں کے لوگ ناپ م میں دوسروں کو بہت گھانا دیتے تھے یعنی پورا ناپ کر نہیں دیتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے ویل للمطففین نازل فرمائی، اس کے بعد لوگ اچھی طرح پورا ناپ کر دینے لگے (النسائی وابن ماجہ)

ربط و مناسبت اس میں بھی مثل سورہ تہائے سابقہ و لاحقہ کے مجازۃ اعمال کا بیان ہے اور ان میں سے اہتمام کے لئے بعض اعمال متعلقہ حقوق العباد پر جس کو مقام سے خاص مناسبت بھی ہے کہ مقام بیان عدل کا ہے اور تطفیف کیل و وزن مخل عدل ہے شروع سورت

تراکیب مصطلحه

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝

وَإِذَا كَالُوا لَهُمْ أَوْزَ نُوحُوا لَمْ يُخْسِرُونَ ۝

ویل مبتدا ل جار المطففین موصوف الذین اسم موصول اذا برائے شرط اکتالوا فعل وفاعل فعل وفاعل مل کر شرط، علی الناس متعلق یستوفون کے (والیہ ذہب الزم مخشری) یستوفون فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف علیہ وعاطفہ اذا شرطیہ کالوہم فعل وفاعل اور مفعول بہ مل کر معطوف علیہ او حرف عطف وزنوہم فعل وفاعل اور مفعول بہ مل کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر مرکب عطفی ہو کر شرط یخسرون فعل وفاعل مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ الذین اسم موصول کا موصول وصلہ مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر ثابت صیغہ اسم فاعل کے متعلق ہو کر خبر ویل کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝

يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَارِ لَفِي سِجِّينٍ

۝ وَمَا أَذْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝

۱ برائے استفہام انکاری و توختی لایظن فعل منفی اولشک فاعل ان حرف مشبہ بالفعل ہم اسم مبعوثون اسم مفعول ل جار یوم موصوف عظیم صفت، دونوں مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر صیغہ اسم مفعول کا متعلق یوم مضاف یقوم فعل الناس فاعل ل جار رب العلمین مرکب اضافی مجرور دونوں مل کر متعلق یقوم کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ ہوا یوم کا، مضاف و مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ مبعوثون کا (ای یبعثون یوم یقوم الناس) صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حرف مشبہ بالفعل ان کی خبر ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر بتاویل مفرد فعل یظن کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

کلا حرف ردع و زجر (عما کانلوا علیہ من التطفیف والغفلتہ عن البعث) ان حرف مشبہ بالفعل کتاب الفجار مرکب اضافی ان کا اسم ل برائے تاکید فی حرف جار سجدین مجرور دونوں مل کر صیغہ اسم فاعل ثابت کے متعلق ہو کر ان کی خبر ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا، و استینافیہ ما مبتدا برائے استفہام ادری فعل و فاعل ک مفعول بہ اول ما استفہامیہ مبتدا سجدین خبر، مبتدا و خبر مل کر مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ (و حاصلہ ما کتاب سجدین) کتاب مرقوم (اصلہ ان کتابہم کتاب مرقوم او ہو کتاب مرقوم) ہو ضمیر مبتدا محذوف، کتاب مرقوم موصوف، صفت مرکب تو صغی خبر، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

وَيْلٌ "يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ
الْأَكْلُ مُعْتَدٍ أَثِيمٌ ۝ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝"

ویل مبتدا یومئذ مرکب اضافی مفعول فیہ ل جار المکذبین موصوف الذین
اسم موصول یکذبون فعل وفاعل ب جار یوم الدین مرکب اضافی مجرور، جار و مجرور متعلق
فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ ہوا، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت،
موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر ثابت صیغہ اسم فاعل کے متعلق ہوئے
ثابت اپنے فاعل، مفعول فیہ مقدم اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
ہوا۔

واستینافیہ ما نافیہ یکذب فعل بہ متعلق فعل کے، الابرائے حصر کل مضاف معتد
صفت اول اثیم صفت ثانی رجل موصوف محذوف، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر
مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ بنا۔

اذا شرطیہ تتلی فعل مجہول علیہ متعلق فعل کے ایستنا مرکب اضافی نائب فاعل،
فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر شرط قوال اپنے فاعل سے مل کر قول
اساطیر الاولین مرکب اضافی خبر ہی مبتدا محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
ہو کر مقولہ قول و مقولہ مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

كَأَلَّا بَلْ سَكَنَ رَانَ عَلَيَّ قُلُوبَهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○

كَأَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ○

کلا حرف ردع و زجر بل برائے اضطراب انتقالی ران فعل علی جار قلوبہم
مرکب اضافی مجرور دونوں مل کر متعلق فعل ران کے ما موصولہ کانوا ایکسبون (ای
استمراری) فعل و فاعل ہ ضمیر محذوف، مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ
فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر فعل ران کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر
جملہ فعلیہ ہوا۔

کلا حرف ردع و زجر ان حرف مشبہ بالفعل ہم اس کا اسم عن جار ربہم (ای
روبتہ ربہم بحذف المضاف) مرکب اضافی مجرور، دونوں مل کر متعلق مقدم یومئذ
مرکب اضافی مفعول فیہ مقدم بل برائے تاکید محجوبون صیغہ اسم مفعول، اسم اپنے نائب
فاعل، مفعول فیہ مقدم اور متعلق مقدم سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ ہوا۔

ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ○ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ○

كَأَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عَلَيَيْنِ ○

ثم حرف عطف برائے تراخی، ان حرف مشبہ بالفعل ہم اسم تاکید یہ
صالوا الجحیم مرکب اضافی خبر ان کی، ان اپنے اسم و خبر فعلیہ سے مل کر معطوف علیہ ثم
عاطفہ یقال فعل مجہول ہذا مبتدأ الذی اسم موصول کنتم فعل ناقص، ضمیر اس کا اسم بہ متعلق فعل

تکذیبوں کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر خبر فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر صلہ، اسم موصول، صلہ سے مل کر خبر ہذا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو۔ (جملتہ هذا الذی ہی فی الاصل مقول القول)

کلا حرف ردع و زجر ان حرف مشبہ بالفعل کتاب الابرار مرکب اضافی اس کا اسم ل برائے تاکید فی جار علیین مجرور، دونوں مل کر صیغہ اسم مفعول موجود کا متعلق، صیغہ اسم مفعول اپنے متعلق سے مل کر خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ متانفہ ہوا۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا عَلَيْهِمْ ۝ كَتَبَ ۝ مَرْفُومٌ ۝ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ۝

واستینافیہ ما مبتدا برائے استفہام ادراک فعل و فاعل ک ضمیر مفعول بہ ما مبتدا علیون خبر، مبتدا و خبر مل کر مفعول بہ دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ (اصلہ ما کتاب علیین)

هو مبتدا محذوف کتب موصوف مرقوم صفت اول يشهد فعل مفعول بہ المقربون فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت دوم، (او خبر ثان للابتداء المقدر ”هو“) موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۝

تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۝

ان حرف مشبہ بالفعل الابرار ذوالحال ل برائے تاکید فی نعیم جار و مجرور

متعلق ثابتون صیغہ سم فاعل کے ہو کر خبر علی الارائک متعلق مقدم، یسظرون فعل با فاعل، اپنے متعلق سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر اسم ان کا، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

تعرف فعل و فاعل فی حرف جار و جوہم مرکب اضافی مجرور، جار و مجرور متعلق فعل کے، نصرۃ النعیم مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو (لیبان حال الابرار)

يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ۝ خِتْمُهُ مِسْكٌ ۝ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ
الْمُتَنَافِسُونَ ۝ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنَا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝

یسقون فعل مجہول، ضمیر نائب فاعل، من حرف جار حیق موصوف مختوم صفت اول ختمہ مرکب اضافی مبتدا مسک خبر، مبتدا و خبر مل کر معطوف علیہ و استیناف فی جار ذلک مجرور دونوں مل کر متعلق مقدم ف برائے رابطہ ل لام امریتنافس فعل المتنافسون فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ متانفہ ہوا۔

وحرف عطف مزاجہ مرکب اضافی مبتدا من جار تسنیم (محلاً منصوب ای مزاجہ تسنیم) مبدل منہ عینا موصوف یشرب فعل بہا متعلق المقربون فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت موصوف اپنے صفت سے مل کر بدل (یا، یسقون کا مفعول بہ) مبدل منہ اور بدل مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق ثابت کے ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر حیق کی صفت دوم، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق فعل کے فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور

متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ○ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ○ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ○

ان حرف مشبہ بالفعل الذین اسم موصول اجر موعا فعل و فاعل دونوں مل کر صلہ، موصول وصلل کر ان کا اسم کانوا فعل ناقص ضمیر اس کا اسم من جار الذین موصول امنوا فعل و فاعل دونوں مل کر صلہ، موصول وصلل مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق مابعد فعل کے، یضحکون فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر، فعل ناقص کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ بناو عاطفہ اذا شرطیہ موعا فعل و فاعل بہم متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شرط یسغامزون فعل و فاعل دونوں مل کر جزاء، شرط و جزا مل کر معطوف اول و حرف عطف اذا حرف شرط انقلبوا فعل و فاعل الی اھلھم جار و مجرور متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر انقلبوا (ثانی) فعل اس میں ضمیر ذوالحال فکھین حال، ذوالحال و حال دونوں مل کر فاعل فعل و فاعل مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزا سیہ ہو کر دوسرا معطوف۔

وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ○ وَمَا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَفِظِينَ ○

و عاطفہ اذا شرطیہ را فعل و فاعل ہم ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط قالوا فعل و اعل دونوں مل کر قول ان حرف مشبہ بالفعل هوء لاء اسم لصالون خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر مقولہ، قول و مقولہ مل کر جزاء، شرط و

جزا اے مل کر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

وحالیہ ارسلوا فعل، ضمیر اس میں ذوالحال علیہم متعلق برائے فعل مذکور

حافظین حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو، (یہ پورا جملہ قالوا کی ضمیر سے حال ہے)

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ
يَنْظُرُونَ ۝ هَلْ تُؤِيبُ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

ف برائے رابطہ اليوم مفعول فیہ مقدم الزین اسم موصول امنوا فعل وقاعل دونوں مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا من الکفار متعلق مقدم یضحکون فعل کے لئے، اس میں ضمیر ذوالحال علی الارائک متعلق مقدم یظنرون فعل وقاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر حال (ای یضحکون منهم ناظرین الیہم) ذوالحال و حال مل کر فاعل، فعل یضحکون اپنے فاعل، مفعول فیہ مقدم اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

هل بمعنى قد ثوب فعل مجهول الکفار نائب فاعل ما موصولہ کانسوا یفعلون (ماضی استمراری) فعل وقاعل، ضمیرہ محذوف مفعول بہ (الذی یرجع الی اسم الوصول) فعل اپنے فعل ومفعول بہ سے مل کر صلہ ہوا، موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول ثانی ہوا، فعل مجهول اپنے نائب فاعل ومفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا، یا تو یہ جملہ متانفہ ہے، یا ینظرون سے محل نصب میں ہے، یا مقولہ ہے قول محذوف کا (ای یقول المؤمنون لبعضہم، هل ثوب الکفار.....)

لغوی تشریح

- ❖ ویل: بری خرابی ہلاکت، عذاب کی شدت، (مصدر و کلمہ وعید)
- ❖ مطففین: ناپ تول میں کمی کرنے والے، م مطفف (تطفیف از طفف باب ۲ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم۔
- ❖ اذا اکالوا: جب وہ لوگوں سے ناپ تول کر لیں، (اکتیل از کیل باب ۷ سے ماضی محرف، جمع مذکر غائب، مع اسم ظرف اس کا وزن افتعلوا ہے اس میں تعلیل بالقلب ہے)
- ❖ علی: (صلہ اکتال) حرف جار، ع
- ❖ یستوفون: وہ پورا لیں، پورا لیتے ہیں، (استیفاء از وفی باب ۹ سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب) اس کا وزن یستفعون ہے۔
- ❖ اذا کالوا: جب وہ ناپ کر دیں، یاد دیتے ہیں، (کیل باب ض سے ماضی محرف، جمع مذکر غائب مع اسم ظرف)
- ❖ او وزنوا: یا تول کر دیں، یا وزن کرتے ہیں وزن باب ض سے ماضی محرف، جمع مذکر غائب، مع حرف عطف)
- ❖ یخسرون: وہ گھٹا کر دیتے ہیں، (اخصار از خسر باب ۱ سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)
- ❖ الا: (لا) کیا نہیں، حرف استفہام نفی، غ
- ❖ الا یظن: کیا وہ یقین نہیں کرتا ہے، کیا اس کو یقین نہیں ہے (ظن باب ف سے

مضارع معروف ومنفی، واحد مذکر غائب (ظن گمان و یقین دونوں کے لئے مشترک ہے)
 ❖ مبعوثون: وہ اٹھا جائیں گے، اٹھائے ہوئے، بعث سے اسم مفعول جمع مذکر سالم
 ❖ یقوم: کھڑے ہوں گے، (قیام از قوم باب ن سے مضارع معروف، واحد
 مذکر غائب)

❖ کلا: ہرگز نہیں یقیناً خبردار، (حرف تحقیق و ردع، غ)
 ❖ فجار: بدکار لوگ، علی الاعلان گناہ کرنے والے، حق سے انحراف کرانے والے
 م، فاجراز فجر (اسم فاعل کی جمع مکسر بروزن فعال)
 ❖ لفی: (ل، فی) حرف تاکید و حرف جار۔

❖ سجن: یہ اس جامع کتاب اور رجسٹر کا اسم علم ہے جو بدی کا دفتر ہے جس میں
 شیاطین اور کفار و فساق کے اعمال مدون ہیں (سجن سے اسم مبالغہ بروزن فاعیل بمعنی بہت
 روکنے والا، اور قید کرنے والا، یعنی دوزخیوں کا جہنم میں روکنے اور قید کرنے کا سبب) اور ایک
 قول یہ ہے کہ نون لام کے عوض میں ہے اصل میں سجیل تھا جو سجل سے مشتق ہے بمعنی کتاب
 مرقوم: نشان کیا ہوا، درج کیا ہوا، لکھا ہوا، (رقم سے اسم مفعول)

❖ معتد: حد (شریعت) سے گزرنے والا، (اعتداء از عدد و باب ے سے اسم فاعل)
 ❖ اثم: مجرم، گنہگار، (اثم سے اسم صفت)

❖ اذا تلسی: جب پڑھی جاتی ہیں، تلاوت کی جاتی ہیں، (تلاوة از تلو سے
 مضارع مجہول، واحد مونث غائب مع اسم ظرف)

❖ اساطیر: بے سند باتیں، افسانے، کہانیاں، م، اسطورة

❖ اولین: اگلے لوگ، پہلے لوگ، م، اول۔

- ❖ ران: زنگ بیٹھ گیا، زنگ آلودہ ہوا، (رین بابض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ قلوب: دل، م، قلب۔
- ❖ کانوا ایکسبون: وہ (اعمال) کماتے تھے وہ اکتساب کرتے تھے، (کسب بابض سے مضارع برائے دوام، جمع مذکر غائب)
- ❖ محجوبون: روکے ہوئے، منع کئے ہوئے (یعنی دیدار خداوندی سے منع کر دیئے جائیں گے) حجب سے اسم مفعول، جمع مذکر سالم مجبوب)
- ❖ انهم: (ان ہم) یقیناً وہ لوگ، (حرف تاکید مشبہ بفعل، مع ضمیر منصوب)
- ❖ صالوا: (صالون) داخل ہونے والے، (صلی سے اسم فاعل، صالی کی جمع مذکر سالم) (اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا)
- ❖ جحیم: دوزخ، بھڑکتی ہوئی آگ، جحوم سے صفت مشبہ، (فعل بمعنی اسم مفعول)
- ❖ يقال: کہا جاوے گا (قول بابن سے مضارع مجہول، واحد مذکر غائب)
- ❖ به: (ب، ہ) جس کو، اس کو، جار مجرور۔
- ❖ کنتم (بہ) تکذبون: تم جھٹلایا کرتے تھے، تکذیب کرتے (تکذیب از کذب باب ۲ سے مضارع معروف بمعنی دوام جمع مذکر حاضر)
- ❖ ابرار: نیک لوگ، مؤمنین، صالحین، (بر سے جمع مکسر بوزن افعال)
- ❖ علیین: ایک رجسٹر کا نام جس میں نیک لوگوں کے اعمالی صالحہ مدون ہیں علیون م علی صفت مشبہ ہے یا یہ مفرد بصیغہ جمع ہے جس کا واحد نہیں۔
- ❖ يشهد: وہ دیکھتا ہے، حاضر ہوتے ہیں، شہود از شہد باب ۳ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب، (یعنی فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دفتر کی حفاظت کرتے ہیں)۔

❖ مقربون: حق تعالیٰ کے مقرب فرشتے، بڑے مرتبہ والے ملائکہ تقرباً از قرب
باب ۲ سے اسم مفعول، جمع مذکر۔

❖ نعیم: آسائش، نعمت و راحت عیش و آرام، (نعمۃ سے اسم صفت)۔

❖ ارائک: مسہریاں، مزین تخت، جس پر پردہ لٹکا ہوا ہو، م، اربکتہ۔

❖ تعرف: تو پہنچانے کا (معرفہ از عرف باب ض سے مضارع معروف، واحد مذکر حاضر)

❖ نضرة: نشاشت، تروتازگی (مصدر)

❖ یسقون: وہ پلائے جائیں گے، (سقی باب ض سے مضارع مجہول، جمع مذکر غائب)

❖ رحیق: شراب خالص، بادہ ناب۔

❖ مختوم: سر بہر، مہر کیا ہوا، بند لگایا ہوا، (ختم سے اسم مفعول)

❖ ختام: مہر، مہر کرنے کا سالہ، ہر وہ چیز جس سے مہر لگائی جائے، ہر شے کا آخر،

ج ختم

❖ مسک: مشک، (اسم جامد)

❖ فلیتنافس: باہم حرص کریں، چاہیے کہ باہم بڑھ چڑھ کر رغبت کریں، ایک

دوسرے کے مقابلے پر پلکیں تنافس از نفس باب ۵ سے امر غائب، (لام امر در میان کلام
میں خاموش ہوتا ہے)۔

❖ متنافسون: م، متنافس از نفس باب ۵ سے اسم فاعل، حرص کرنے والے،

بڑھ چڑھ کر رغبت رکھنے والے، ایک دوسرے کے مقابلہ میں میلان رکھنے والے،

❖ مزاج: آمیزش، باہم ملا کر ایک ذات کرنا، (مصدر)

❖ تسنیم: بہشت کے ایک چشمہ کا نام ہے (سنام سے ماخوذ ہے) جو تمام اشیاء

خوردنی میں بہتر اور لذیذ ہے مقررین اور سابقین اس چشمہ سے خالص شراب پیئیں گے اور اصحاب الیمین کو گلاب اور بید مشک ملا کر پلائی جائے گی)

✽ یشرِب: پیئیں گے، شرب باب ۳ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب۔
✽ اجروا: ان سب نے جرم کیا، اجوام از جرم باب ۱ سے ماضی معروف جمع مذکر غائب۔

✽ یضحکون: وہ ہنسا کرتے ہیں، وہ مضحکہ کرتے ہیں، مذاق اڑاتے ہیں، (ضحک باب ۳ سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)

✽ مروا: وہ گذرتے ہیں (مرور از مرد باب ۱ سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب)

✽ یتغامزون: وہ آنکھ سے اشارہ کرتے ہیں، وہ آنکھ مارتے ہیں، چشم و آبرو سے حقارت آمیز اشارے کرتے ہیں، تغامز از غمز باب ۵ سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)

✽ اذا انقلبوا: جب وہ جاتے ہیں، جب وہ لوٹتے ہیں، (انقلاب از قلب باب ۶ سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب مع اسم ظرف،

✽ فکھین: دل لکیاں کرتے ہیں، باتیں بنانیوالے، اترانے والے، (فکھ و فکاہتہ سے اسم صفت)

✽ هولاء: یہ لوگ، یہ تمام، (اسم اشارہ) (جمع مشترک)

✽ سارسلوا: ان کو نہیں بھیجا گیا، (ارسال از رسل باب ۱ سے ماضی مجہول، جمع مذکر غائب)

✽ الیوم: آج، جمع ایام

✽ ثوب: بدلہ ملا، بدلہ دیا گیا، تنویب از ثوب باب ۲ سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب)

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
 إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَإِذَا
 الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ
 لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ
 كَدًا حَافِلٌ ۚ فَمِمَّا مَنَّ اللَّهُ بِكَ مِنْ قَبْلِ بِرْءٍ ۖ

موضوع جزاء و سزا کی تفصیل

ترجمہ جب آسمان پھٹ جاوے گا ۝ اور اپنے رب کا حکم سن لے گا اور وہ اسی لائق ہے ۝ اور جب زمین کھینچ کر بڑھادی جاوے گی ۝ اور اپنے اندر کی چیزوں کو باہر اگل دے گی اور خالی ہو جاوے گی ۝ اور اپنے رب کا حکم سن لے گی اور وہ اسی لائق ہے ۝ اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک کام میں کوشش کر رہا ہے پھر اس سے جا ملے گا ۝ تو جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دانے ہاتھ میں ملے گا ۝

فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حَسَابًا بَصِيرًا ۝ وَيُنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ
 مَسْرُورًا ۝ وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ وَرَأَىٰ ظَهْرَهُ ۝ فَمَسْرُورًا ۝
 يَدْعُو أَشْهُورًا ۝ وَيُضِلُّ سَعِيرًا ۝ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ
 مَسْرُورًا ۝ إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ ۝ بَلَىٰ ۚ إِنَّ رَبَّهُ
 كَانَ بِهِ بَصِيرًا ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ وَاللَّيْلِ وَمَا

وَسَقَّ ۞ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ۞ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ ۞ فَمَا

لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۞ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۞

سوا اس ہے آسمان حساب لیا جاوے گا ۞ اور وہ اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آئے گا ۞ اور جس شخص کا نام اعمال اس کی پیچھے کے پیچھے سے ملے گا ۞ سو وہ موت کو پکارے گا ۞ اور جہنم میں داخل ہوگا ۞ یہ شخص اپنے متعلقین میں خوش خوش رہا کرتا تھا ۞ اس نے خیال کر رکھا تھا کہ اس کو لوٹنا نہیں ہے ۞ کیوں نہ ہوتا اس کا رب اس کو خوب دیکھتا تھا ۞ سو میں قسم کھا کر کہتا ہوں شفق کی ۞ اور رات کی اور ان چیزوں کی جن کو رات سمیٹ لیتی ہے ۞ اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے ۞ کہ تم لوگوں کو ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے ۞ سو ان لوگوں کو کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے ۞ اور جب ان کے ربوں قرآن پڑھا جاتا ہے تو نہیں جھکتے ۞

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يَكْذِبُونَ ۞ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ۞

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۞ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۞

بلکہ یہ کافر تکذیب کرتے ہیں ۞ اور اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ یہ لوگ جمع کر رہے ہیں ۞ سو آپ ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر دیجئے ۞ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں ۞

مختصر و جامع تفسیر

جب (نفخہ ثانیہ کے وقت) آسمان پھٹ جاوے گا (تاکہ اس میں سے غمام یعنی بادل کی شکل کی ایک چیز کا نزول ہو جس میں فرشتے ہونگے جس کا ذکر پارہ وقال الذین لایرجون آیت ویوم تشق السماء الخ میں ہے) اور اپنے رب کا حکم سن لے گا (اور مان لے گا، یہاں حکم سے مراد حکم تکوینی انشقاق کا ہے اور ماننے سے مراد اس کا وقوع ہے) اور وہ (آسمان بوجہ محکوم قدرت ہونے کے) اسی لائق ہے (کہ جس امر کی مشیت اس کے متعلق ہو اس کا وقوع ضرور ہو جاوے) اور جب زمین کھینچ کر بڑھادی جاوے گی (جس طرح چٹڑیا یا بڑکھینچا جاتا ہے، پس اس وقت کی مقدار سے اس وقت مقدار زیادہ ہو جاوے گی تاکہ سب اولین و آخرین اس میں سما جاویں جیسا درمنثور میں۔ سند جید حاکم کی روایت سے مرفوعاً وارد ہے تمد الارض یوم القیامتہ مدالادیم الخ پس آسمان کا یہاں انشقاق اور زمین کا امتداد دونوں حساب محشر کے مقدمات میں سے ہیں) اور (وہ زمین) اپنے اندر کی چیزوں کو (یعنی مردوں کو) باہر اگل دیگی اور (سب مردوں سے) خالی ہو جاوے گی اور (وہ زمین) اپنے رب کا حکم سن لے گی اور وہ اسی لائق ہے (اس کی تفسیر بھی مثل سابق ہے اس وقت انسان اپنے اعمال کو دیکھے گا جیسا آگے ارشاد ہے کہ) اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک (یعنی مرنے کے وقت تک) کام میں کوشش کر رہا ہے (یعنی کوئی نیک کام لگا ہوا ہے کوئی برے کام میں)

پھر (قیامت میں) اس (کام کی جزاء) سے جانے لے گا تو (اس روز) جس شخص کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا، سو اس سے آسان حساب لیا جاوے گا اور وہ (اس

.....
 سے فارغ ہو کر) اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آئے گا (آسان حساب کے مراتب مختلف ہیں، ایک یہ کہ اس پر بالکل عذاب مرتب نہ ہو، بعض کے لئے تو یہ ہوگا اور حدیث میں اسی کی تفسیر یہ آئی ہے کہ جس حساب میں مناقشہ (خوردہ گیری) نہ ہو صرف پیشی ہو جاوے اور یہ ان کے لئے ہوگا جو بلا کسی عذاب کے نجات پائیں گے، دوسرا یہ کہ اس پر عذاب دائمی نہ ہو اور یہ عام مومنین کے لئے ہوگا اور مطلق عذاب اس کی منافی نہیں) اور جس شخص کا نامہ اعمال (اس کے بائیں ہاتھ میں) اس کی پیٹھ سے ملے گا (مراد اس سے کفار ہیں، اور پشت کی طرف سے ملنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ اس کی مشکیں کسی ہوئی ہوں گی تو بایاں ہاتھ بھی پشت کی طرف ہوگا، دوسری صورت مجاہد کا قول ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ پشت کی طرف نکال دیا جاوے گا، کذا فی الدر المنثور)۔

سو وہ موت کا پکارے گا (جیسا مصیبت میں عادت ہے موت کی تمنا کرنے کی) اور جہنم میں داخل ہوگا، یہ شخص (دنیا میں) اپنے متعلقین (اہل و عیال و حشم و خدم) میں خوش خوش رہا کرتا تھا (یہاں تک کہ فرط خوشی میں آخرت کی تکذیب کرنے لگا تھا جیسا کہ آگے ارشاد ہے کہ) اس نے خیال کر رکھا تھا کہ اس کو (خدا کی طرف) لوٹنا نہیں ہے (آگے رد ہے اس گمان کا کہ لوٹنا) کیوں نہ ہوتا (آگے لوٹنے کے بعد جزا کا اثبات ہے کہ) اس کا رب اس کو خوب دیکھتا تھا (اور اس کے اعمال پر جزا دینے کے ساتھ مشیت متعلق کر چکا تھا اس لئے جزا کا وقوع ضروری تھا)

سو (اس بنا پر) میں قسم کھا کر کہتا ہوں شفق کی اور رات کی اور ان چیزوں کی جن کو رات سمیٹ (کرمج) کر لیتی ہے (مراد وہ سب جاندار ہیں جو رات کو آرام کرنے کے لئے اپنے اپنے ٹھکانے میں آ جاتے ہیں) اور چاند کی جب وہ پورا ہو جاوے (یعنی بدرِ بجاوے،

.....
ان سب چیزوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں) کہ تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے (یہ تفصیل ہے) یا ایہا الانسان تا ملاقیہ کی پس وہاں جس کو خطاب تھا یہاں جمع افراد کو خطاب ہے وہاں لقائے عمل کا ذکر مجملاً فرمایا یہاں اس چیز کی تفصیل ہے جس سے روز محشر ملے گا یا اس کے سامنے آوے گی اور وہ حالتیں ایک موت ہے اس کے بعد احوال برزخ اس کے بعد احوال قیامت پھر خود ان میں بھی تعدد و کثرت ہے اور ان قسموں کا مناسب مقام ہونا اس طرح ہے رات کے احوال کا مختلف ہونا کہ اول شفق نمودار ہوتی ہے پھر زیادہ رات آتی ہے تو سب ہو جاتے ہیں، اور پھر ایک رات کا دوسری رات سے نور قمر کی زیادہ و نقصان میں مختلف ہونا، یہ سب مشابہ ہے اختلاف احوال بعد الموت کے، و نیز موت سے عالم آخرت شروع ہوتا ہے جیسے شفق سے رات شروع ہوتی ہے پھر عالم برزخ میں رہنا مشابہ لوگوں کے سو رہنے کے ہے اور چاند کا پورا ہونا بعد محاق کے مشابہ ہے حیوۃ قیامت کے بعد فناء عالم کے) سو (باوجود ان مقتضیات خوف و ایمان کے اجتماع کے) ان لوگوں کو کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے اور (خود تو ایمان اور حق کی کیا طلب کرتے ان کی عناد کی یہ حالت ہے کہ) جب ان کے روبرو قرآن پڑھا جاتا ہے تو (اس وقت بھی خدا کی طرف) نہیں جھکتے بلکہ (بجائے جھکنے کے) یہ کافر (اور الٹی) تکذیب کرتے ہیں اور اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ یہ لوگ (اعمال بد کا ذخیرہ) جمع کر رہے ہیں سو (ان اعمال کفریہ کے سبب) آپ ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر دیدیتے لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ان کے لئے (آخرت میں) ایسا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں (عمل صالح کی قید شرط کے طور پر نہیں سبب کے طریق پر ہے)

ربط و مناسبت اس میں بھی مثل سورت سابقہ تفصیل مجازۃ کی ہے۔

ترکیب مصطلحه

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝
وَالْقُتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

اذا شرطیہ، جس کا فعل مقدر ہے یعنی (اذا انشقت السماء انشقت)
انشقت فعل محذوف السماء فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر مفسر انشقت فعل با فاعل
تفسیر، مفسرا اپنی تفسیر سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ اذنت فعل ہی ضمیر ذوالحال لربہا
مرکب جاری متعلق فعل کے وحالیہ حقت فعل مجہول، ضمیر ہی نائب فاعل جس کا مرجع
السماء فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے
فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف اول و عاطفہ اذا حرف شرط، جس کا فعل مقدر ہے انبست
فعل محذوف الارض فاعل دونوں مل کر مفسر اس فعل محذوف پر بعد والا فعل مدت دلالت
کر رہا ہے، مدت فعل مجہول ضمیر ہی نائب فاعل، دونوں مل کر تفسیر، مفسر اور تفسیر مل کر
معطوف علیہ و حرف عطف القت فعل و فاعل ما موصولہ استقر فعل محذوف فیہا متعلق فعل
کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ موصول اپنے صلہ سے مل کر القت فعل کا مفعول
بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف اول و حرف عطف
تخلت فعل با فاعل دونوں مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر جملہ

معطوفہ ہو کر پھر معطوف دوم بناو اذنت لربھا و حقت معطوف سوم حقت کی ضمیر کا مرجع الارض ہے، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط، جس کی جزاء مقدر ہے ای علمت النفوس اعمالھا ☆ علمت فعل النفوس فاعل اعمالھا مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلِّقُوهٖ ۖ فَمَّا مَنَ أَوْتَىٰ كِتَابَهُ
بِیْمِينِهِ ۖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيرًا ۖ وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝

یا حرفِ ندا ایہا مرکب اضافی، مبذل منہ الانسان بدل یا عطف بیان دونوں مل کر منادی، ندا و منادی مل کر دوبارہ ندا، ان حرف مشبہ بالفعل ک اسم کادح صیغہ اسم فاعل الی ربک ای الی لقاء ربک بحذف مضاف الی حرف جار لقاء ربک مرکب اضافی مجرور، دونوں مل کر متعلق اسم فاعل کے کادح صیغہ اسم فاعل، ضمیر اس میں فاعل کادح اپنے فاعل، مفعول مطلق کدحا اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ ف حرف عطف ملاقیہ مرکب اضافی معطوف دونوں مل کر ان کی خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جواب ندایا مقصود بالندا، ندا، جواب ندا سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

ف، تفریعیہ اما حرف شرط برائے تفسیر من اسم شرط، مبتدا و اتی فعل مجہول، ضمیر نائب فاعل کتابہ مرکب اضافی، مفعول ثانی ب حرف جار یمیسہ مرکب اضافی مجرور دونوں مل کر متعلق، فعل اپنے نائب فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر شرط

ف جزائیہ (رابطۃ لجواب الشرط) سوف حرف استقبال بحاسب فعل مجہول ضمیر نائب فاعل حساباً موصوف یسیراً صفت، مرکب توصیفی مفعول مطلق، فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ و حرف عطف ینقلب فعل اس میں ضمیر ذوالحال الی حرف جار اہلہ مرکب اضافی مجرور، دونوں مل کر متعلق فعل کے، مسروراً حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف علیہ۔

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ، وَرَأَى ظَهْرَهُ ۝ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۝ وَيَصْلِي سَعِيرًا ۝ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ إِنَّهُ، ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ ۝

و حرف عطف اما کلمہ شرط برائے تفسیر من اسم شرط مبتدأ و اوتی فعل مجہول و نائب فاعل کتابہ مرکب اضافی مفعول ثانی و راء ظہرہ مرکب اضافی مفعول فیہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر شرط ف جزائیہ سوف حرف استقبال یدعو فعل با فاعل ثبوراً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ یصلی سعیراً فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف، اوپر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ بنا۔

ان حرف مشبہ بالفعل ہ اس کا اسم کسان فعل ناقص، اس میں ضمیر اس کا اسم فی جار اہلہ مرکب اضافی مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق فعل ناقص کے، مسروراً خبر، فعل ناقص

اپنے اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

ان حرف مشبہ بالفعل، ضمیر اس کا اسم ظن فعل و فاعل ان مصدر مع لن حرف ناصب
یحدود فعل و فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر تاویل مصدر مفعول بہ، ظن فعل اپنے فاعل اور
مفعول بہ سے مل کر خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

بَلَىٰ ۚ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ۝

بلی حرف ایجاب، عبارت مسح و فتنہ يرجع الی اللہ جملہ فعلیہ معلل ان
حرف مشبہ بالفعل ربہ مرکب اضافی، اسم، کان فعل ناقص، ضمیر اس میں اس کا اسم بہ جار مجرور
متعلق بصیراً کے، بصیراً اس کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر ان
کی خبر ان اپنے اسم و خبر سے مل کر تعلیل معلل اپنی تعلیل سے مل جملہ معللہ ہوا۔

فَلَا أُقْسِمُ بِاللَّيْلِ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝

وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ۝ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ ۝

ف استینافیہ لا زائدہ اقسام فعل و فاعل دونوں مل کر قسم، ب حرف جار قسمیہ
الشفق معطوف علیہ وعاطفہ اللیل معطوف اول وعاطفہ ما موصولہ وسق فعل با فاعل ضمیر
عائدہ مخذوف ہے جو کہ مفعول بہ ہے، فعل و فاعل اور مفعول بہ مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ
سے مل کر معطوف دوم و وعاطفہ القمر معطوف سوم، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے
مل کر مجرور، مرکب جاری مقسم بہ، قسم اپنے مقسم بہ سے مل کر پھر قسم اذا برائے ظرف اتسق
جملہ فعلیہ ہو کر مظروف، دونوں مل کر اقسام کے لئے ظرف ل تاکید یہ ترکیب فعل و فاعل

طبقاً مفعول بہ عن طبق مرکب جاری متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم، قسم و جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ ہوا۔

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يَكْذِبُونَ ۝

ف جزائیہ ما استفہامیہ مبتدا مانع صیغہ اسم فعل محذوف ل جار ہم ذوالحال لا یؤمنون فعل با فاعل، معطوف علیہ وحرف عطف اذا حرف شرط قریء فعل مجہول القرآن نائب فاعل، علیہم متعلق فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شرط لانا فیہ یسجدون فعل با فاعل، فعل اپنے فعل سے مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ہم ضمیر سے حال، ذوالحال، حال سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق صیغہ اسم فاعل کے بمنزلہ مفعول کے تاکہ ذوالحال مفعول واقع ہو سکے، صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جواب ہوا، شرط مقدر کا (ای اذا کان هذا امرهم یوم القیامتہ فما لهم لا یؤمنون ...)

بل برائے اضراب انتقالی الذین اسم موصول کفروا فعل با فاعل دونوں مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر مبتدا یکذبون فعل و فاعل دونوں مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ۝

واستینافہ، لفظ اللہ مبتدا علم (بمعنی عالم) اسم تفضیل، ضمیر مستتر فاعل ب حرف جار ما موصولہ یوعون فعل و فاعل ہ ضمیر مفعول بہ محذوف، فعل اپنے (ضمیر بارز) فاعل اور ضمیر

محذوف مفعول بہ سے مل کر صلہ، ما اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق برائے اسم تفضیل، صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنا۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ○

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ○

ف جزائیہ بشر فعل با فاعل ہم مفعول بہ (مستثنیٰ منہ) ب حرف جار عذاب الیم مرکب توصیفی مجرور، دونوں مل کر متعلق فعل کے الاحرف استثناء الذین اسم موصول امنوا فعل و فاعل دونوں مل کر معطوف علیہ و عاطفہ عملوا فعل با فاعل الصالحات (ای الاعمال الصلحت) مرکب توصیفی، مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر مبتدا جارہ ہم مجرور، دونوں مل کر ثابت کے متعلق ہو کر خبر مقدم اجر موصوف غیر ممنون مرکب اضافی صفت، موصوف و صفت مل کر مبتدا منوخر، مبتدا منوخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر، مستثنیٰ، و مستثنیٰ منہ مل کر مفعول بہ، بشر فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزاء، برائے شرط مقدران استمروا فی کذبہم فبشر ہم شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

❖ انشقت: وہ پھٹ جائے (انشقاق از شقق باب ۶ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب)

❖ اذنت: اس نے سن لیا، (یعنی وہ آسمان پھٹنے کا حکم سنے گا اور اطاعت کرے گا) اذن باب ۳ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب

❖ حقت: وہ اسی لائق ہے، وہ لائق بنائی گئی ہے، (یعنی وہ اسی لائق ہے کہ سنے اور اطاعت کرے) حق باب ۱۱ سے ماضی مجہول، واحد مونث غائب

❖ مدت: کھینچ کر بڑھادی جاوے گی، ہموار کی جائے گی، پھیلائی جائے گی، (مد باب ۱۱ سے ماضی مجہول) (یعنی قیامت کے دن زمین ہموار ہو جائے گی اور سوائے انسانوں کے اس پر کوئی چیز باقی نہ رہے گی اور حساب کے لئے خلایق کا اس قدر ہجوم ہوگا کہ صرف قدم رکھنے کی جگہ مل سکے گی) (جلالین شریف)

❖ القت: اس نے اگل دیا، ڈال دیا، پھینک دیا، (یعنی زمین مردوں کو باہر ڈال دے گی) (القاء از لقی باب ۱۱ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب)

❖ فیہا: (فی ہا) اس میں (جار مجرور)

❖ تخلت: وہ خالی ہو جائے گی، (تخلی از خلو باب ۴ سے ماضی معروف، واحد مونث غائب) اذا کا جواب محذوف ہے یعنی لقی الانسان علمہ انسان اپنے اعمال کا سامنا کرے گا)

❖ یا ایہا: اے (حرف نداء، اور ایہا زائد برائے معرف باللام مذکر)

- ❖ انک: (انک) یقیناً تو (حرف تاکید مع ضمیر منصوب متصل)
- ❖ کداح: کوشش کرنے والا، دوڑنے والا (کدح سے اسم فاعل)
- ❖ کدح: کوس کرنا، دوڑنا، جدوجہد کرنا (مصدر)
- ❖ ملاقی: جاننے والا، ملاقات کرنے والا، (ملاقات از لقی باب ۳ سے اسم فاعل)
- ❖ اما: لیکن، (حرف شرط و تفصیل، غ)
- ❖ اوتی: س کو ملے گا، دیا گیا، (ایتاء از اتی باب اسے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب)
- ❖ کتاب: نامہ اعمال، لکھا ہوا، (مصدر بمعنی اسم مفعول) ج، کتب۔
- ❖ یمین: دایاں ہاتھ۔
- ❖ یحاسب: اس سے حساب لیا جائے گا، (محاسبۃ از حسب باب ۳ سے مضارع مجہول، واحد مذکر غائب)
- ❖ یسیر: آسان، تھوڑا، (یسر سے اسم صفت)
- ❖ ینقلب: آئے گا، لوٹے گا، (انقلاب از قلب باب ۶ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ اہل: متعلقین، گھر والے، بال بچے، ج، اہلون (یہ راحت جنت کی تعبیر ہے)
- ❖ مسرور: خوش خوش، خوش کیا ہوا، (سرور از سرر سے اسم مفعول)
- ❖ ظہر: پیٹھ، پشت، ج، ظہور۔
- ❖ یدعوا: وہ پکارے گا، (دعاء از دعوا باب ن سے مضارع معروف واحد مذکر غائب)
- ❖ ثبور: موت، ہلاکت، تباہی، (مصدر)
- ❖ سعیر: جہنم، دہکتی ہوئی آگ، (سعر سے فاعیل بمعنی اسم مفعول)

- ❖ ظن: اس نے خیال کیا، گمان کیا، (ظن باب ن سے فعل ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ ان لن: یقیناً ہرگز نہیں (حرف تاکید مخففہ و حرف نفی تاکید برائے مستقبل)
- ❖ یحور: وہ لوٹے گا، (حور باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ بلی: کیوں نہیں، (حرف ایجاب غ)
- ❖ بصیر: دیکھتا ہے، دیکھنے والا، (بصارۃ از بصر سے اسم صفت)
- ❖ لا اقسام: میں قسم کھاتا ہوں، (اقسام از قسم باب اسے مضارع معروف، واحد متکلم لا برائے تاکید زائد ہے)
- ❖ شفق: غروب آفتاب کے وقت افق آسمان کی سرخی (اور سپیدہ شام کو بھی شفق کہتے ہیں)
- ❖ وسق: اس نے سمیٹا، جمع کیا، (وسق باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ اتسق: وہ پورا ہوا، مکمل ہوا، نور سے بھرا، اتساق از وسق باب ے سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب، (در اصل اتسق تھا واؤ کو تاء سے بدل کر ادغام کیا گیا جیسے وحد سے اتحد)
- ❖ لتركبن: (ل ترکبون) البتہ تم کو ضرور پہنچنا ہے، البتہ تم ضرور سوار ہو گے، چڑھو گے، (رکوب از رکب باب س سے مضارع معروف، یا جمع مذکر حاضر، بالام و نون تاکید ثقلیہ)
- ❖ طبق: حالت، درجہ، (یعنی موت اور زندگی کے مدارج مختلفہ)
- ❖ عن: سے (حرف جار)
- ❖ مالهم: (ما، لہم) ان کو کیا ہو گیا ہے (مالک، مالکم، مالی) وغیرہ یہ عربی محاورہ ہے جو اکثر توخیج اور تعجب کے لئے آتا ہے، یہ جملہ ماستفہامی (مبتدا) اور جار مجرور (خبر)

سے مرکب ہوتا ہے اصل عبارت یہ ہے، ای شئی ثبت لکم)

❖ اذ اقری: جب پڑھا جاتا ہے (قرآنہ از قرء باب ف سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب مع اسم ظرف)

❖ یسجدون: وہ جھکتے ہیں، وہ سجدہ کرتے ہیں (سجود از سجد باب ن سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)

❖ یوعون: وہ جمع کرتے ہیں، وہ پوشیدہ یا بحفاظت رکھتے ہیں، یعنی دلوں میں چھپاتے ہیں، (ایعاء از وعی باب ا سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)

❖ بشر: آپ خبر دیں، بشارت دیں، یہ اس لفظ کے حقیقی معنی ہیں، لیکن کبھی غصہ کے اظہار کے لئے بطور تحکم، اس کا استعمال افسوس ناک اور بری خبر سنانے کے لئے بھی ہوتا ہے، (تبشیر از بشر باب ۲ سے فعل امر، واحد مذکر حاضر)

❖ الیم: درد ناک، المناک، دکھ دینے والا، (الم سے اسم صفت)

❖ الا: لیکن (حرف استثناء)

❖ لہم: (لہم) ان کے لئے (حرف جار و ضمیر مجرور، جمع مذکر غائب)

سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَنِعْمَ الْيَوْمُ لَكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۝ وَشَahِدِ
وَمَشْهُودِ ۝ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝ النَّارِ ذَاتِ
الْوُكُودِ ۝ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝ وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ
بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۝ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ
الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝ وَ
اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ
الْحَرِيقِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۝ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۝

موضوع تسلیہ مؤمنین اور وعید مخالفین

ترجمہ قسم ہے برجوں والے آسمان کی ۝ اور وعدے کئے ہوئے دن کی ۝ اور
حاضر ہونے والے کی اور اس کی جس میں حاضری ہوتی ہے ۝ کہ خندق والے یعنی
بہت سے ایندھن کی آگ والے ملعون ہوئے ۝ جس وقت لوگ اس کے آس
پاس بیٹھے ہوئے تھے ۝ اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اس کو دیکھ
رہے تھے ۝ اور ان کافروں نے ان مسلمانوں میں اور کوئی عیب نہیں پایا تھا بجز اس

کے کہ وہ خدا پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست سزاوارحمد ہے ۵ ایسا کہ اسی کی ہے
سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے ۵ جنہوں نے
مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو تکلیف پہنچائی پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم
کا عذاب ہے اور ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے ۵ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور
انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ
بڑی کامیابی ہے ۵

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِي وَيُعِيدُ ۝
وَهُوَ الْغَفُورُ الْودُودُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝ فَعَالٌ لِّمَا
يُرِيدُ ۝ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝ فِرْعَوْنُ وَثَمُودَ ۝
بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۝
بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۝

ترجمہ

آپ کے رب کی واروگیر بڑی سخت ہے ۵ وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور
دوبارہ پیدا کرے گا ۵ اور وہی بڑا بخشنے والا بڑی محبت کرنے والا ہے ۵ عرش کا
مالک عظمت والا ہے ۵ وہ جو چاہے سب کچھ کر گزرتا ہے ۵ کیا آپ کو ان
لشکروں کا قصہ پہنچا ہے ۵ یعنی فرعون اور ثمود کا ۵ بلکہ یہ کافر تکذیب میں ہیں ۵
اور اللہ ان کو ادھر ادھر سے گھیرے ہوئے ہے ۵ بلکہ وہ ایک با عظمت قرآن ہے ۵
تولوح محفوظ میں ہے ۵

مختصر و جامع تفسیر شان نزول

اس سورت میں ایک قصہ کا اجمالاً ذکر ہے جو صحیح مسلم میں مذکور ہے، خلاصہ اس کا یہ ہے کہ کوئی کافر بادشاہ تھا اس کے پاس ایک کاہن تھا (کاہن اس کو کہا جاتا ہے جوشیا طین کے ذریعہ یا نجوم کے آثار کے ذریعہ کچھ مستقبل کی غیبی خبریں معلوم کر کے لوگوں کو بتائے) اس کاہن نے بادشاہ سے کہا کہ مجھ کو ایک ہوشیار لڑکا دیا جاوے تو اس کو اپنا علم سکھا دوں، چنانچہ ایک لڑکا تجویز کیا گیا، اس کے راستے میں ایک راہب یعنی عیسائی پادری رہتا تھا، اور اس زمانے میں دین عیسیٰ علیہ السلام ہی دین حق تھا اور یہ راہب اسی پر قائم عبادت گزار تھا وہ لڑکا اس کے پاس آنے جانے لگا اور خفیہ مسلمان ہو گیا۔

ایک بار اس لڑکے نے دیکھا کہ کسی شیر نے راستہ روک رکھا ہے اور خلق خدا پریشان ہے تو اس نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر دعا کی کہ اے اللہ اگر راہب کا دین سچا ہے تو یہ جانور میرے پتھر سے مارا جاوے اور اگر کاہن سچا ہے تو نہ مارا جاوے اور یہ کہہ کر وہ پتھر مارا تو شیر کے لگا اور وہ ہلاک ہو گیا، لوگوں میں شور ہو گیا کہ اس لڑکے کو کوئی عجیب علم آتا ہے کسی اندھے نے سنا آ کر درخواست کی میری آنکھیں اچھی ہو جاویں، لڑکے نے کہا بشرطیکہ تو مسلمان ہو جاوے چنانچہ اس نے قبول کیا، لڑکے نے دعا کی وہ اچھا ہو گیا اور مسلمان ہو گیا۔

بادشاہ کو یہ خبریں پہنچیں تو اس راہب کو اور لڑکے کو اور اس نابینا کو گرفتار کر کے بلایا، اس نے راہب اور اعلیٰ کو تو قتل کر دیا اور لڑکے کے لئے حکم دیا کہ پہاڑ کے اوپر بجا کر گرا دیا جاوے مگر جو لوگ اس کو لے گئے تھے وہ خود گر کر ہلاک ہو گئے اور لڑکا صحیح سالم چلا آیا، پھر بادشاہ نے سمندر میں غرق کرنے کا حکم دیا وہ اس سے بھی بچ گیا اور جو لوگ اس کو لے گئے تھے

وہ سب ڈوب گئے پھر خود لڑکے نے بادشاہ سے کہا مجھ کو بسم اللہ کہہ کر تیرا روتو میں مر جاؤں گا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور لڑکا مر گیا، پاس واقعہ عجیبہ کو دیکھ کر یک لخت عام لوگوں کی زبان سے نعرہ بلند ہوا کہ ہم سب اللہ پر ایمان لاتے ہیں، بادشاہ بڑا پریشان ہوا اور ارکان سلطنت کے مشورے سے بڑی بڑی خندقیں آگ سے بھروا کر اشتہار دیا کہ جو شخص اسلام سے نہ پھرے گا اس کو آگ میں جلادیں گے چنانچہ بہت آدمی جلائے گئے، اس صورت میں ان پر غضب الہی نازل ہونے کا بیان قسم کے ساتھ فرمایا ہے)

قسم ہے برجوں والے آسمان کی (مراد برجوں سے بڑے بڑے ستارے ہیں، کذا فی الدر المنثور مرفوعاً) اور قسم ہے وعدہ کئے ہوئے دن کی (یعنی قیامت کے دن کی) اور قسم ہے حاضر ہونے والے دن کی، اور قسم ہے اس دن کی جس میں لوگوں کی حاضری ہوتی ہے، (حدیث ترمذی میں مرفوعاً ہے کہ یوم موعود قیامت کا دن ہے اور شاید جمعہ کا دن ہے اور مشہود عرفہ کا دن ہے اور ایک دن کو شاید اور دوسرے کو مشہود شاید اس لئے فرمایا کہ یوم جمعہ میں تو سب اپنی اپنی جگہ دہتے ہیں تو گویا وہ دن خود آتا ہے اور یوم عرفہ میں حجاج اپنے اپنے مقامات سے سفر کر کے عرفات میں اس یوم کے قصد سے جمع ہو جاتے ہیں تو گویا وہ دن مقصود مشہود اور دوسرے لوگ حاضری کا قصد کر نیوالے ہیں۔

(آگے جواب قسم ہے) کہ خندق والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ملعون ہوئے جس وقت وہ لوگ اس آگ کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے، اور وہ جو کچھ مسلمانوں کیساتھ ظلم و ستم کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے (ان کے ملعون ہونے کی خبر دینے سے تسلی مومنین کی ظاہر ہے کہ اسی طرح جو کافر اس وقت مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں وہ بھی گرفتار لعنت ہو گئے جس کا اثر خواہ دنیا میں بھی مرتب ہو جیسے غزوہ بدر وغیرہ میں مقتول و

مخذول ہوئے یا صرف آخرت میں جیسا عام کفار کے لئے یقینی ہے اور دشمن کے عذاب کی خبر سے تسلی ہونا امر طبعی ہے اور ان لوگوں کا بیٹھنا اس ظلم و ستم کے انتظام اور نگرانی کے لئے تھا اور لفظ شہود میں علاوہ نگرانی کے اشارہ ان لوگوں کی سنگدلی کی طرف بھی ہے کہ دیکھ کر بھی ترحم نہ آتا تھا اور اس کو خدا تعالیٰ کی لعنت میں خاص دخل ہے کہ یہ سنگدلی سبب لعنت ہے)

اور ان کافروں نے ان مسلمانوں میں اور کوئی عیب نہیں پایا تھا بجز اس کے کہ وہ خدا پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست اور بیز اوار حمد ہے ایسا کہ اسی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی (یعنی ایمان لانے پر یہ معاملہ کیا اور ایمان لانا کوئی خطا نہیں، پس بے خطا ان پر ظلم کیا اس لئے وہ لوگ ملعون ہوئے اور آگے ظالموں کے لئے عام وعید اور مظلوموں کے لئے عام وعدہ ہے) کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے (مظلوم کی مظلومیت سے بھی پس اس کی نصرت کرے گا اور ظالم کی ظالمیت سے بھی تو اس کو سزا دیگا خواہ یہاں خواہ وہاں چنانچہ آگے یہی مضمون ہے کہ) جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو تکلیف پہنچائی اور پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور (جہنم میں بالخصوص) انکے لئے جلنے کا عذاب ہے (عذاب میں ہر طرح کی تکلیف داخل ہے، سانپ، بچھو، طوق، زنجیریں، حمیم، غساق وغیرہ اور سب سے بڑھ کر جلنے کا عذاب ہے، اس لئے اس کو بالخصوص فرمایا یہ تو ظالم کے حق میں فرمایا۔ آگے مومنین کے حق میں جن میں مظلوم بھی آگئے ارشاد ہے کہ) بیشک جو لوگ ایمان لا بے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے (بہشت کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوگی اور یہ بڑی کامیابی ہے (اور اوپر دو مضمون تھے کفار کے لئے جہنم ہونا اور مومنین کے لئے جنت ہونا، آگے ان کے مناسب اپنے بعض افعال و صفات ان مضمونوں کے تقریر کے لئے ارشاد فرماتے ہیں کہ) آپ کے رب کی دار و گیر بڑی سخت ہے (پس کفار پر

ان سب چیزوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں) کہ تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے (یہ تفصیل ہے یا ایہا لانسان تا ملاقیہ کی پس وہاں جنس کو خطاب تھا یہاں جمع افراد کو خطاب ہے وہاں لقائے عمل کا ذکر مجملاً فرمایا یہاں اس چیز کی تفصیل ہے جس سے روز محشر ملے گا یا اس کے سامنے آوے گی اور وہ حالتیں ایک موت ہے اس کے بعد احوال برزخ اس کے بعد احوال قیامت پھر خود ان میں بھی تعدد و کثرت ہے اور ان قسموں کا مناسب مقام ہونا اس طرح ہے رات کے احوال کا مختلف ہونا کہ اول شفق نمودار ہوتی ہے پھر زیادہ رات آتی ہے تو سب سو جاتے ہیں، اور پھر ایک رات کا دوسری رات سے نور قمر کی زیادہ و نقصان میں مختلف ہونا، یہ سب مشابہ ہے اختلاف احوال بعد الموت کے، و نیز موت سے عالم آخرت شروع ہوتا ہے جیسے شفق سے رات شروع ہوتی ہے پھر عالم برزخ میں رہنا مشابہ لوگوں کے سو رہنے کے ہے اور چاند کا پورا ہونا بعد محاق کے مشابہ ہے حیوۃ قیامت کے بعد فناء عالم کے) سو (باوجود ان مقتضیات خوف و ایمان کے اجتماع کے) ان لوگوں کو کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے اور (خود تو ایمان اور حق کی کیا طلب کرتے ان کی عناد کی یہ حالت ہے کہ) جب ان کے زور و قہر آن پڑھا جاتا ہے تو (اس وقت بھی خدا کی طرف) نہیں جھکتے بلکہ (بجائے جھکنے کے) یہ کافر (اور الٹی) تکذیب کرتے ہیں اور اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ یہ لوگ (اعمال بد کا ذخیرہ) جمع کر رہے ہیں سو (ان اعمال کفریہ کے سبب) آپ ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر دیدیجئے لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ان کے لئے (آخرت میں) ایسا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں (عمل صالح کی قید شرط کے طور پر نہیں سبب کے طریق پر ہے)

رابطہ و مناسبت اس میں بھی مثل سورت سابقہ تفصیل مجازۃ کی ہے۔

رابطہ و مناسبت اور پر کی سورتوں میں فریقین کی مجازۃ تھی اس سورت میں کفار کی معاملات مخالفت میں مسلمانوں کا تسلیہ اور تسلیہ کے بعد کفار کو عذاب کی وعید ہے۔

مراکب مصطلحہ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۝ وَشَahِدٍ وَمَشْهُودٍ ۝
قَتَلَ اصْحَبُ الْاِخْدُودِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ۝

و حرف جار (قسمیہ) السماء موصوف ذات مضاف البروج مضاف الیہ، مرکب اضافی، صفت، موصوف و صفت مل کر معطوف علیہ و عاطفہ الیوم الموعود مرکب توصیفی معطوف اول و حرف عطف شاهد معطوف ثانی و حرف عطف مشہود معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر مقسم بہ اتم فعل محذوف اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم، قسم، و مقسم بہ مل کر پھر قسم۔

(لقد محذوف) قتل فعل مجہول اصحاب مضاف الاخدود مبدل منہ النار موصوف ذات الوقود مرکب اضافی، صفت دونوں مل کر بدل اشتمال، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مضاف الیہ، مرکب اضافی نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم، قسم و جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

اَذْهَبْهُمْ عَلَیْهَا فُؤُودٌ ۝ وَهُمْ عَلٰی مَا یَفْعَلُونَ بِالْمُوءِ مِیْنِ شُھُودٌ ۝

اذ ظرفیہ ہم مبتدا علیہا مرکب جاری متعلق مقدم قعود صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر خبر، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف ہم مبتدا علی جارہ ما موصولہ یفعلون فعل و فاعل ضمیر و مفعول بہ محذوف بالمومنین متعلق، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول و صلہ مل کر مجرور، مرکب جاری متعلق مقدم شہود کے، شہود صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا و خبر مل کر بعد از جملہ اسمیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مظر و ف اذ ظرف اپنے مظر و ف سے مل کر، پھر ظرف بنا قتل فعل مجہول کا۔

وَمَا نَقْمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْءَ مِنْوَابِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ الَّذِي لَهُ
مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝

و عاطفہ یا استینافیہ ما نافیہ نقموا فعل با فاعل منهم مرکب جاری متعلق الا برائے حصر ان مصدر یہ یومنوا فعل با فاعل ب جارہ، لفظ اللہ موصوف العزیز صفت اول الحمید صفت ثانی الذی اسم موصول لہ مرکب جاری، متعلق صیغہ اسم فاعل ثابت کے، صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم ملک مضاف السموات معطوف علیہ و عاطفہ الارض معطوف، دونوں مل کر مضاف الیہ دونوں مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا اپنی خبر مقدم سے مل کر صلہ، موصول و صلہ مل کر صفت سوم، موصوف اپنی تینوں صفات سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق فعل یومنوا کے، فعل اپنے فاعل، متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر نقموا کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
و استینافیہ، لفظ اللہ مبتدا علی حرف جار کل شی مرکب اضافی مجرور، جار و

مجرور مل کر متعلق مقدم شہید صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ
يَتُوبُوا لَهُمْ عَذَابٌ جَهَنَّمَ فَلَهُمْ عَذَابٌ الْحَرِيقِ ○

ان حرف مشبہ بالفعل الذین اسم موصول فتنوا فعل بافاعل المومنین والمومنات مرکب عطفی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ثم حرف عطف لم حرف جازم یتوبوا جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر ان کا اسم ف زائدہ (موصول کی شرط سے مشابہت کی وجہ سے) لهم مرکب جاری متعلق کائنات یہ اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم، عذاب جہنم مرکب اضافی، مبتدا مؤخر مبتدا اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ، حرف عطف لهم عذاب الحریق معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، ان حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ○ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ○

ان حرف مشبہ بالفعل الذین اسم موصول امنوا فعل بافاعل، معطوف علیہ و عاطفہ عملوا فعل و فاعل الصلحت ای الاعمال الصلحت مرکب توصیفی، مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ و معطوف مل کر صلہ، موصول اپنے

صلہ سے ملکر ان کا اسم لہم مرکب جاری خبر مقدم جنت موصوف تجوی فعل من حرف جار تسحتھا ای تحت اشجارھا مرکب اضافی مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق، الانہار فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ان، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ذلک مبتدا الفوز الکبیر مرکب توصیفی خبر، دونوں مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِيءُ وَيُعِيدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُورُ
الْوَدُودُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝ فَعَالٌ ۝ لِّمَآئِرِ يُدُ ۝

ان حرف مشبہ بالفعل بطش ربک مرکب اضافی ان کا اسم ل برائے تاکید شدید خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ان حرف مشبہ بالفعل ہ اسم ہو مبتدا یبدی جملہ فعلیہ معطوف علیہ و عاطفہ یعید جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اور خبر مل کر معطوف علیہ و عاطفہ ہو مبتدا الغفور خبر اول الودود خبر ثانی ذوالعرش مرکب اضافی موصوف المجید صفت، موصوف و صفت مل کر خبر ثالث فعال (الہی ہو فعال) ہو مبتدا فعال صیغہ مبالغہ ل جار ما موصولہ یرید فعل با فاعل، ضمیر ہ محذوف مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول و صلہ مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر، صیغہ مبالغہ کا متعلق، فعال اپنے متعلق سے مل کر خبر مبتدا محذوف ہو کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر، خبر رابع، مبتدا اپنی چاروں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر ان کی خبر ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

هَلْ أَتَكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝

ہل حرف استفہام (برائے تقریر یا برائے تعجب یا معنی قد) اتنی فعل ک مفعول بہ حدیث مضاف الجنود مبدل منہ فرعون و ثمود مرکب عطفی، بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

بل حرف عطف الذین اسم موصول کفروا فعل با فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ ہوا، موصول صلہ ل کر مبتدا فی حرف جار تکذیب مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق کائنون کے ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ۝

واستینافیہ یا عاطفہ، لفظ اللہ مبتدا من جارہ ورائہم مرکب اضافی مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق مقدم محیط صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

بل برائے اضراب انتقالی ہو مبتدا قرآن موصوف مجید صفت اول فی حرف جار لوح محفوظ مرکب توصیفی، مجرور، جار و مجرور مل کر موجود صیغہ اسم مفعول کا متعلق، موجود اپنے متعلق سے مل کر بعد از شبہ جملہ صفت ثانی، موصوف انسی دونوں صفتوں سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

❖ بروج: تاروں کے برج، یا بڑے بڑے روشن ستارے جو قلعوں کے برجوں کے مانند ہیں، اصل معنی: بلند عمارت اور محل کے ہیں، م، برج۔

❖ موعود: وعدہ کیا ہوا (یعنی قیامت کا دن) (وعد سے اسم مفعول)

❖ شاہد: حاضر ہونے والا، (شہادۃ از شہد سے اسم فاعل) (جمعہ کا دن)

❖ مشہود: جس میں حاضری ہو، جس کی گواہی دی جائے، شہادۃ سے اسم مفعول، (یوم عرفہ)

❖ قتل: وہ ملعون ہوا، وہ قتل کیا گیا، (قتل باب ن سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب)

❖ اخدود: خندق، ج، اخادید

❖ نار: آگ (یہ بدل اشتمال ہے) ج، نیران۔

❖ وقود: ایندھن، جس سے آگ جلائی جائے، شعلہ،

❖ اذ: جس وقت، جب، (اسم ظرف)

❖ علیہا: (علیٰ ہا) اس کے آس پاس اس پر، (جار مجرور)

❖ قعود: بیٹھے ہوئے، بیٹھنے والے، م، قاعد (قعود سے اسم فاعل کی جمع مکسر)

❖ یفعلون: وہ سب کرتے ہیں، فعل سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب) باب ف

❖ شہود: دیکھ رہے ہیں، گواہ، حاضرین، م، شہاد (شہادۃ سے اسم فاعل)

❖ ما: نہیں، حرف نفی، غ

❖ نَقَمُوا: انہوں نے عیب پایا، انتقام لیا، نَقَم باب ض سے ماضی معروف جمع ذکر غائب

❖ مِنْهُمْ: (من ہم) ان مسلمانوں میں، ان سے (جار مجرور)

❖ ان: یہ کہ، کہ (حرف مصدر، ع)

❖ یُؤْمِنُوا: وہ ایمان لائے، (ایمان از امن باب اسے مضارع منصوب بان، جمع ذکر غائب)

❖ عزیز: زبردست، غالب، بڑے غلبہ والا، (عزة از عزز سے اسم مبالغہ (من الاسماء الحسنی)

❖ حمید: تعریف کیا ہوا، سزاوار حمد، حمد سے فعلیل بمعنی مفعول

❖ لہ: (لہ) اس کی، اس کے لئے، اس کے زیر تصرف، لام برائے ملک ہے، (جار مجرور)

❖ ملک: سلطنت، غلبہ و اقتدار (مصدر و اسم مصدر)

❖ شیء: چیز، ج، اشیاء

❖ شہید: خوب واقف، نگراں، جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہ ہو، (شہادۃ از شہد سے فعلیل بمعنی مفعول و فاعل)،۔

❖ فتنوا: انہوں نے تکلیف پہنچائی، ایذا دی، آگ میں جلایا، فتنۃ از فتن باب ض سے ماضی معروف، جمع ذکر غائب

❖ لم یتوبوا: انہوں نے توبہ نہیں کی، (توبۃ از توب باب ان سے مضارع معروف منفی بلم نفی، حمد، جمع ذکر غائب)

❖ فلہم: (فلہم) پس ان کے لئے، (ف جزائیہ حرف جار اور ضمیر مجرور)

❖ حریق: جلانے والا، آتش سوزاں (حرق سے اسم صفت یا اسم مصدر)

- ❖ فوز: کامیابی، کامیاب ہونا (مصدر)
- ❖ کبیر: بڑا، بزرگی والا (کبر سے اسم صفت)
- ❖ بطش: داروگیر، گرفت، سخت پکڑنا، (مصدر)
- ❖ بیدء: پیدا کرتا ہے، (ابداء از بدء باب اسے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ بعید: وہ دوبارہ پیدا کرے گا، (اعادة از عود باب اسے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

مذکر غائب)

- ❖ ودود: بڑا محبت کرنے والا، (ود سے اسم مبالغہ)
- ❖ ذو: والا، ج، الواء، (اسم مکبر)
- ❖ مجید: عظمت والا، بزرگ، (مجد سے اسم صفت)
- ❖ فعال: بڑا کر گزرنے والا، (فعل سے اسم مبالغہ)
- ❖ لما: (ل ما) اس کو جو، (حرف جار و اسم موصول)
- ❖ یرید: وہ چاہتا ہے، ارادہ کرتا ہے، (اردة از رود باب اسے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

واحد مذکر غائب)

- ❖ حدیث: قصہ، بات، واقعہ، ج، احادیث
- ❖ جنود: لشکر، جو فیں، م، جند
- ❖ تکذیب: تکذیب کرنا، جھٹلانا (مضارع باب ۲)
- ❖ وراء: ادھر ادھر، آگے پیچھے، (یہاں آگے پیچھے ہر طرف سے احاطہ مراد ہے)
- ❖ محیط: گھیرنے والا، (احاطة باب ا از حیط سے اسم فاعل)
- ❖ بل: بلکہ، (حرف عطف، غ)

❖ قرآن: قرآن مجید، ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا، بار بار پڑھی ہوئی، اللہ تعالیٰ کی کتاب کا خاص نام، (مصدر بمعنی اسم مفعول)

❖ لوح: لوح، تختی، ج، الواح

❖ محفوظ: محفوظ، حفاظت کی ہوئی، ہر قسم کے رد و بدل سے محفوظ (حفاظتہ از حفظ اسم مفعول) (لوح محفوظ سے ام الکتاب مراد ہے جس میں ہر چیز کا اندراج ہے اور جس کی حقیقت خدائے تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں اس پر مطلق ایمان کافی ہے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۝
النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ إِنَّ كُلَّ نَفْسٍ لَّيَّمَا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝
فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ۝

موضوع حفظ اعمال کی وعید، امکان وقوع قیامت اور قرآن کریم کی حقانیت

ترجمہ

قسم ہے آسمان کی اور اس چیز کی درات کو نمودار ہونیوالی ہے ۝ اور آپ کو

کچھ معلوم ہے وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے ○ وہ روشن ستارہ ہے ○
 کوئی شخص ایسا نہیں جس پر کوئی یاد رکھنے والا مقرر نہ ہو ○ تو انسان کو دیکھنا چاہئے
 کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ○ وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے ○

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۚ إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ

لَقَادِرٌ ۙ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۚ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا

نَاصِرٍ ۚ وَالسَّمَاءُ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ وَالْأَرْضُ ذَاتِ

الصَّدْعِ ۙ إِنَّهُ لَقَوْلُ فَصْلٍ ۙ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۚ إِنَّهُمْ

يَكِيدُونَ كَيْدًا ۙ وَآكِيدُ كَيْدًا ۙ فَمَهْلِكُ الْكَفَّارِينَ

أَمَهُمْ رُؤُودًا ۙ

ترجمہ

جو پشت اور سینہ کے درمیان سے نکلتا ہے ○ وہ اس کے دوبارہ پیدا کرنے پر
 ضرور قادر ہے ○ جس دن سب کی قلعی کھل جاوے گی ○ پھر اس انسان کو نہ تو
 خود قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی حمایتی ہوگا ○ قسم ہے آسمان کی جس سے بارش
 ہوتی ہے ○ اور زمین کی جو پھٹ جاتی ہے ○ کہ یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے
 والا کلام ہے ○ اور وہ کوئی لغو چیز نہیں ہے ○ یہ لوگ طرح طرح کی تدبیریں کر
 رہے ہیں ○ اور میں بھی طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں ○ تو آپ ان
 کافروں کو یوں ہی رہنے دیجئے ان کو تھوڑے ہی دنوں رہنے دیجئے ○

مختصر و جامع تفسیر

قسم ہے آسمان کی اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہونے والی ہے اور آپ کو کچھ معلوم ہے وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے وہ روشن ستارہ ہے (کوئی ستارہ ہو کہ قولہ تعالیٰ والنجم اذا هوى آگے جواب قسم ہے کہ) کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس پر کوئی اعمال کا یاد رکھنے والا (فرشتہ) مقرر نہ ہو (کہ قولہ تعالیٰ وان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون مطلب یہ کہ ان اعمال پر مجاہدہ ہونے والا ہے اور اس قسم کو مقصود سے مناسبت یہ ہے کہ جیسے آسمان پر ستارے ہر وقت محفوظ ہیں مگر ظہور ان کا خاص شب میں ہوتا ہے، اسی طرح اعمال سب نامہ اعمال میں اس وقت بھی محفوظ ہیں مگر ظہور ان کا خاص قیامت میں ہوگا جب یہ بات ہے) تو انسان کو (قیامت کی فکر چاہئے اور اگر اس کے استبعاد کا شبہ ہو تو اس کو) دیکھنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے، وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت اور سینہ (یعنی تمام بدن) کے درمیان سے نکلتا ہے (مراد اس پانی سے منی ہے خواہ صرف مرد کی یا مرد و عورت دونوں کی اور عورت کی منی میں گواندفاق (اچھلنا) مرد کی منی کی برابر نہیں ہوتا لیکن کچھ اندفاق ضرور ہوتا ہے اور دوسری تقدیر پر یعنی جبکہ ماء سے مراد مرد و عورت دونوں کا نطفہ، ہو تو لفظ ماء کا مفرد لانا اس بنا پر ہے کہ دونوں مادے مخلوط ہو کر مثل شی واحد کے ہو جاتے ہیں اور پشت اور سینہ چونکہ بدن کے دو طرفین ہیں اس لئے کنایہ جمع بدن سے ہو سکتا ہے، حاصل یہ ہے کہ نطفہ سے انسان بنا دینا زیادہ عجیب ہے بہ نسبت دوبارہ بنانے کے اور جب عجیب تر امر اس کی قدرت سے ظاہر ہو رہا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ) وہ اس کے دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے (پس وہ استبعاد قیامت کا شبہ دفع ہو گیا اور یہ دوبارہ پیدا کرنا اس روز ہوگا) جس روز سب کی قلعی کھل جاوے گی (یعنی سب مخفی باتیں عقائد باطلہ

دنیا ت فاسدہ ظاہر ہو جاویں گی، اور دنیا میں جس طرح موقع پر جرم سے مکر جاتے ہیں، اس کو چھپا لیتے ہیں یہ بات وہاں ممکن نہ ہوگی) پھر اس انسان کو نہ تو خود مدافعت کی قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی حمایتی ہوگا (کہ عذاب کو اس سے دفع کر دے اور اگر کہا جاوے کہ امکان قیامت کا گو عقلی ہے مگر وقوع نفی ہے اور دلیل نقلی قرآن ہے اور وہ ہنوز محتاج اثبات ہے تو اس کے متعلق سنو کہ) قسم ہے آسمان کی جس سے پیاپے بارش ہوتی ہے اور زمین کی جو (بیج نکلتے کے وقت) پھٹ جاتی ہے (آگے جواب قسم ہے) کہ یہ قرآن حق و باطل میں ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے اور وہ کوئی لغو چیز نہیں ہے (اس سے قرآن کا کلام حق منجانب اللہ ہونا ثابت ہو گیا مگر باوجود اثبات حق کے ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ) یہ لوگ (نفی حق کے لئے) طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی (ان کی ناکامی اور سزا کے لئے) طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں (اور ظاہر ہے کہ میری تدبیر غالب آوے گی اور جب میرا تدبیر کرنا سن لیا) تو آپ ان کافروں (کی مخالفت سے گھبرائے نہیں اور ان پر جلدی عذاب آنے کی خواہش نہ کیجئے بلکہ ان کو) پس ہی رہنے دیجئے (اور زیادہ دن نہیں) بلکہ تھوڑے ہی دنوں رہنے دیجئے (پھر میں ان پر عذاب نازل کر دوں گا، خواہ قبل الموت یا بعد الموت، اخیر کی قسم کو اخیر کے مضمون سے یہ مناسب ہے کہ قرآن آسمان سے آتا ہے اور جس میں قابلیت ہوتی ہے اس کو مالا مال کرتا ہے جیسے بارش آسمان سے آتی ہے اور عمدہ زمین کو فیضیاب کرتی ہے)

شانِ نزول

حضرت عکرمہؓ ارشاد فرماتے ہیں (آیت کریمہ) فلینظر الانسان سم خلق کے بارے میں کہ یہ آیت کریمہ ابوالاشد کے متعلق نازل ہوئی ہے، جو ایک چمڑے پر کھڑے ہو کر کہتا تھا کہ اے اللہ عزت و قریب! مجھ کو اس چمڑے پر سے بتا دے اس کو اتنا اتنا انعام

دونگا، اور کہتا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دعویٰ کرتے ہیں کہ جہنم کے محافظ (فرشتے) انیس عدد ہیں، سو میں تن تنہا تمہارے لئے دس فرشتوں کو کافی ہو جاؤنگا، اور تم سب مرے لئے (باقی) نو فرشتوں کو کافی ہو جاؤ، (ابن ابی حاتم)

رابطہ و مناسبت اوپر تسلیہ مومنین کے ساتھ کفار کو وعید تھی اس سورت میں تحقیق وعید کے لئے اعمال کا محفوظ رہنا اور بعث کا امکان اور وقوع اور بعث کی دلیل یعنی قرآن کا حق ہونا مذکور ہے اور سورت سابقہ کے اخیر میں بھی حقیقت قرآن کا مضمون تھا۔

ترکیب مصطلحہ

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۝
النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝

و حرف جار قسمیہ السماء معطوف علیہ و عاطفہ الطارق معطوف، دونوں مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر مقسم بہ اتم فعل محذوف اپنے فاعل سے مل کر قسم، قسم و مقسم بہ، مل کر پھر قسم۔

واعتراضیہ ما استفہامیہ مبتدا ادری فعل، فاعل ک مفعول بہ اول ما استفہامیہ مبتدا الطارق خبر، مبتدا و خبر مل کر بتاویل مفرد مفعول بہ دوم، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

النجم موصوف الثاقب صفت دونوں مل کر خبر، مبتدا ہو محذوف، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جواب ہو سوال محذوف کا، یعنی ما ہو کا، سوال اپنے جواب سے مل کر جملہ

استفہامیہ انشائیہ ہوا۔

ان نافیہ کل نفس مرکب اضافی ان کا اسم لما برائے حصر بمعنی الا، علیہا
مرکب جاری متعلق مقدم حفاظ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق مقدم سے مل کر ان
نافیہ کی خبر ان اپنے اسم و خبر سے مل کر بعد از جملہ اسمیہ جواب قسم، قسم، وجواب قسم مل کر جملہ قسمیہ
انشائیہ۔

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ○ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ○
يَخْرُجُ مِنْ مِّبْيِنِّ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ○

ف استینافیہ ل لام امر ینظر فعل الانسان فاعل مم (ای من ما) من حرف
جار ما موصولہ خلق فعل مجہول ضمیر اس میں نائب فاعل، فعل، اپنے نائب فاعل سے مل کر
صلہ، موصول وصلل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل
کر سوال۔

خلق فعل و نائب فاعل من جارہ ماء موصوف دافق صفت اول ینخرج فعل
با فاعل من جار بین مضاف الصلب و الترائب مرکب عطفی مضاف الیہ، مضاف الیہ
اپنے مضاف سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق فعل کے، ینخرج فعل اپنے فاعل اور متعلق
سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ بتاویل مفرد صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مجرور
ہوا جار کا، جار و مجرور مل کر متعلق، خلق فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر بعد از جملہ
فعلیہ جواب سوال ہوا، سوال و جواب مل کر جملہ سوالیہ انشائیہ ہوا۔

إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ۝ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۝

فَمَالَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ۝

ان حرف مشبہ بالفعل ہ ضمیر اسم علی حرف جار رجعه مرکب اضافی مجرور، جارو مجرور مل کر متعلق مقدم، ل برائے تاکید قادر صیغہ اسم فاعل یوم، مضاف تبلی فعل مجہول السرائر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر بتاویل مفرد مضاف الیہ، مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر مفعول فیہ، قادر صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل، متعلق مقدم اور مفعول فیہ سے مل کر ان کی خبر ان حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ف جزائیہ ما حرف مشبہ بلیس ل حرف جار ہ ضمیر مجرور، جارو مجرور مل کر متعلق، ثابت صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم من (حرف جار) زائد قوۃ معطوف علیہ و حرف عطف لا نافیہ برائے تاکید ناصر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ماکا اسم مؤخر، حرف مشبہ بلیس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب ہوا شرط مقدر کا یعنی اذا بعث یوم القیامتہ فمالہ شرط و جواب مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝

إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝

و حرف جار (قسمیہ) السماء موصوف ذات الرجوع مرکب اضافی، صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ الارض موصوف ذات الصدع مرکب اضافی صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جارو مجرور مل کر مقسم بہ، قسم فعل محذوف اپنے فاعل سے مل کر قسم، مقسم بہ اپنی قسم

سے مل کر پھر قسم ان حرف مشبہ بالفعل ہ اسم لام برائے تاکید قول فصل مرکب توصیفی خبر،
ان اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ ما مشبہ بلیس ہو اسم ب زائدہ الہزل خبر،
حرف مشبہ بلیس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف
سے مل کر جواب قسم، قسم و جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ بنا۔

اِنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ كَيْدًا وَاَكِيدُ كَيْدًا ○

فَمَهْلِ الْكَافِرِيْنَ اَمْهَلُهُمْ رُوَيْدًا ○

ان حرف مشبہ بالفعل ہم اسم یکیدون فعل با فاعل کیدا مفعول مطلق، فعل
اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، از اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
ہو کر معطوف علیہ و عاطفہ اکید فعل با فاعل کیدا مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول
مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔
ف جزائیہ مهل فعل امر ضمیر فاعل الکافرین مفعول بہ امهلهم بدل ہے مهل
سے، رویدا صفت، موصوف محذوف امهالا موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق،
فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب ہے، شرط مقدر کا
یعنی ان کا دو لک فمهلهم

لغوی تشریح

- ❖ و: قسم ہے (حرف جار، ع)
- ❖ طسارق: رات میں نمودار ہونے والی چیز، شب میں ظاہر ہونے والا، ستارہ، ثریا، طروق از طرق سے (اسم فاعل)
- ❖ ما ادرک: (ما، ادری، ک) کیا آپ کو کچھ معلوم ہے، کس چیز نے آپ کو بتلایا، (ما سوالیہ ہے ادری ماضی از باب ۱ اور ضمیر منصب)
- ❖ نجم: ستارہ، ج، نجوم
- ❖ ثاقب: روشن، چمکنے والا، (ثقب از ثقب سے اسم فاعل)
- ❖ ان: نہیں ہے، (حرف نفی، غ)
- ❖ لما: مگر (بمعنی الا)
- ❖ علیہا: (علیٰ ہا) جس پر، اس پر، (جار مجرور)
- ❖ حافظ: یاد رکھنے والا نگہبان، (حفظ سے اسم فاعل)
- ❖ فلینظر: (ف، ل، ينظر) پس دیکھنا چاہئے، پس چاہئے کہ دیکھے، نظر باب ن سے امر غائب واحد مذکر مع حرف عطف
- ❖ مم: (من ما) کس چیز سے؟ حرف جار اور ما استنہامیہ
- ❖ خلق: وہ پیدا کیا گیا، خلق باب ن سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب
- ❖ دافق: اچھلنے والا، اچھل کر بہنے والا (دق سے اسم فاعل)
- ❖ یخرج: وہ نکلتا ہے (خروج از خرج باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ بین: درمیان (اسم ظرف)

- ❖ صلب: پشت، پیٹھ، ج اصاب
- ❖ ترائب: سینہ، چھاتی کی ہڈیاں، سینہ کی پسلیاں، م، تربیت
- ❖ رجع: دوبارہ پیدا کرنا، لوٹانا، (مصدر)
- ❖ قادر: قادر، قدرت رکھنے والا (قدرت سے اسم فاعل)
- ❖ یوم: جس روز، (ازروئے ظرف منصوب ہے)
- ❖ تبلی: کھل جاویں گے، جانچے جاویں گے، (بلاء از بلو باب ن سے مضارع مجہول، واحد مونث غائب)
- ❖ سرائر: چھپے ہوئے بھید، م، سریرۃ
- ❖ لہ: (ل، ہ) اس کے لئے جار مجرور
- ❖ قوۃ: قوت، زور، طاقت، ج قوی (یعنی عذاب سے بچنے کی طاقت)
- ❖ لا: نہ، نہیں، (حرف عطف، غ)
- ❖ ناصر: حمایتی، مددگار، (جو اس کو عذاب سے بچا سکے) نصرۃ از نصر سے اسم فاعل)
- ❖ الرجع: بارش، گردش، (مصدر)
- ❖ صدع: پھٹنا، شق ہونا (مصدر) یہاں زمین سے کھیتی کا پھوٹ نکلتا مراد ہے، ان قسموں کی دلالت و شہادت قیامت پر واضح ہے۔
- ❖ ل: البتہ (حرف تاکید، غ)
- ❖ فصل: سچا، فیصلہ کر دینے والا کلام، دو ٹوک، حق بات (مصدر بمعنی اسم فاعل)
- ❖ ما: نہیں ہے، (ماشبہ بلیس رافع اسم و ناصب خبر)
- ❖ ہزل: لغو چیز، ہنسی کی بات، (مصدر بمعنی اسم مفعول)

❖ انہم: (ان ہم) یقیناً وہ لوگ، (کفار اور مخالفین) حرف تاکید و ضمیر منصوب متصل

❖ یکیدون: وہ طرح طرح کی تدبیریں کرتے ہیں، وہ خفیہ تدبیر کرتے ہیں، کید سے فعل معروف، جمع مذکر غائب

❖ کید: خفیہ تدبیر، حیلہ، (مصدر برائے تاکید)

❖ اکید: میں بھی طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں، خفیہ تدبیر کرتا ہوں کید باب ش سے مضارع معروف، واحد متکلم

❖ مہل: آپ یوں ہی رہنے دیجئے، آپ مہلت دیں، (تمہیل از مہل باب ۲ سے امر، واحد مذکر حاضر)

❖ امہل: آپ یوں ہی رہنے دیں، مہلت دیں، (امحال از مہل باب ۱ سے امر حاضر، واحد مذکر حاضر)

❖ رویدا: تھوڑے ہی دن، قلیل مدت، تھوڑی سی مہلت، (مصدر مصفرع دود سے بروزن فعل بطور اسم فعل مستعمل ہے)

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَعَشْرٌ اَيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی ۝ الَّذِي خَلَقَ فَسَوّٰی ۝ وَالَّذِي قَدَّرَ

فَهَدٰی ۝ وَالَّذِي اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۝ فَجَعَلَهُ غُثَاۗءً اَحْوٰی ۝

ترجمہ: ہر قسم کے فناء و دنیا، بقائے عقیقی اپنی اور دوسروں کی اصلاح کا بیان
آپ اپنے پروردگار علیشان کے نام کی تسبیح کیجئے ○ جس نے بنایا پھر ٹھیک

بنایا ○ اور جس نے تجویز کیا پھر راہ بتلائی ○ اور جس نے چارہ نکالا ○ پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا ○

سَنُقَرِّئُكَ فَلَا تَنسَى ۚ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَى ۚ وَنُيْسِرُكَ لِلْيُسْرَى ۚ فَذَكَرْنَا نَفْعَتِ الذِّكْرِ ۚ سَيِّدُكَ
مَنْ يَخْشَى ۚ وَيَتَجَدَّبُهَا الْأَشْقَى ۚ الَّذِي يَصْلِي النَّارَ الْكُبْرَى ۚ
ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى ۚ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ۚ وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهِ فَصَلَّى ۚ بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۚ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ
أَبْقَى ۚ إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَى ۚ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ۚ

ترجمہ

ہم قرآن آپ کو پڑھا دیا کریں گے پھر آپ نہیں بھولیں گے ○ مگر جس وقت اللہ کو منظور ہو وہ ہر ظاہر اور خفی کو جانتا ہے ○ اور ہم اس آسان شریعت کے لئے آپ کو سہولت دیں گے ○ تو آپ نصیحت کیا کیجئے اگر نصیحت کرنا مفید ہوتا ہو ○ وہی شخص نصیحت مانتا ہے جو ڈرتا ہے ○ اور جو شخص بدنصیب ہو وہ اس سے گریز کرتا ہے ○ جو بڑی آگ میں داخل ہوگا ○ پھر نہ اس میں مر ہی جاوے گا ○ اور نہ جئے گا بامراد ہو جو شخص پاک ہو گیا ○ اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا ○ بلکہ تم اپنی دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو ○ حالانکہ آخرت بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے ○ یہ مضمون اگلے صحیفوں میں بھی ہے ○ یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ○

مختصر و جامع تفسیر

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (اور جو مومن آپ کے ساتھ ہیں) اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح (و تقدیس) کیجئے جس نے (ہرشی کو) بنایا پھر (اس کو) ٹھیک بنایا (یعنی ہرشی کو مناسب طور پر بنایا) اور جس نے (جانداروں کے لئے ان کے مناسب چیزوں کو) تجویز کیا پھر (ان جانداروں کو ان چیزوں کی طرف) راہ بتلائی (یعنی ان کی طبائع میں ان اشیاء کا تقاضا پیدا کر دیا) اور جس نے (سب خوشنما) چارہ (زمین سے) نکالا پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا (اول عام تصرفات مذکور ہیں، پھر حیوانات کے متعلق پھر نباتات کے متعلق مطلب یہ ہے کہ طاعات کے ذریعہ آخرت کی تیاری کرنا چاہئے جہاں اعمال پر جزا و سزا ہونے والی ہے اور اسی طاعت کا طریقہ بتلانے کے لئے ہم نے قرآن نازل کیا ہے اور آپ کو اس کی تبلیغ کے لئے مامور کیا ہے سو اس قرآن کی نسبت ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) ہم (جتنا) قرآن (نازل کرتے جاویں گے) آپ کو پڑھا دیا کریں گے (یعنی یاد کرادیا کریں گے) پھر آپ (اس میں سے کوئی جزء) نہیں بھولیں گے مگر جحقدر (بھلانا) اللہ کو منظور ہو (کہ نسخ کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کما قال تعالیٰ ما ننسخ من ایه او ننسھا الخ سو وہ البتہ آپ کے اور سب کے ذہنوں سے فراموش کر دیا جاوے گا، اور یہ یاد رکھنا اور فراموش کر دینا سب قرین حکمت ہوگا کیونکہ وہ ہر ظاہر و مخفی کو جانتا ہے) (اس لئے اس سے کسی چیز کی مصلحت مخفی نہیں، تو جب کسی چیز کا محفوظ رکھنا مصلحت ہوتا ہے محفوظ رکھتے ہیں اور جب بھلا دینا مصلحت ہوتا ہے تو بھلا دیتے ہیں)

اور (جیسا ہم آپ کے لئے قرآن کا یاد ہونا آسان کر دیں گے اسی طرح) ہم اس آسان (شریعت کے ہر حکم پر چلنے) کے لئے آپ کو سہولت دیدیں گے (یعنی سمجھنا بھی آسان

ہوگا اور عمل بھی آسان ہوگا اور تبلیغ بھی آسان ہو جاوے گی اور مزاحمتوں کو دفع کر دیں گے، اور شریعت کی صفت یسری لانا بطور مدح کے ہے یا اس لئے کہ وہ سبب ہے یسر کا، اور جب ہم آپ کے لئے وحی کے متعلق ہر کام آسان کر دینے کا وعدہ کرتے ہیں) تو آپ (جس طرح خود تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اس طرح دوسروں کو بھی) نصیحت کیا کیجئے اگر نصیحت کرنا مفید ہوتا ہو (مگر جیسا کہ ظاہر اور معلوم ہے کہ نصیحت اپنی ذات میں ہمیشہ مفید ہی ہوتی ہے کما قال تعالیٰ فان الذکر یتنفع المؤمنین حاصل یہ ہوا کہ جب نصیحت نفع کی چیز ہے تو آپ نصیحت کرنے کا اہتمام کریں، مگر باوجود اس کے کہ نصیحت اپنی ذات میں نافع و مفید ہے اس سے یہ نہ سمجھئے کہ وہ سبب ہی کے لئے مفید ہوگی اور سبب ہی اس کو مان لیں گے بلکہ وہی شخص نصیحت مانتا ہے جو (خدا سے) ڈرتا ہے اور جو بد نصیب ہے وہ اس سے گریز کرتا ہے جو (آخر کار) بڑی آگ میں (یعنی آتش دوزخ میں جو دنیا کی سب آگوں سے بڑی ہے) داخل ہوگا۔

پھر (اس سے بڑھ کر یہ کہ) نہ اس میں مر ہی جاوے گا اور نہ (آرام کی زندگی) جئے گا (یعنی جس جگہ نصیحت قبول کرنے کی شرط موجود نہیں ہوتی وہاں اگرچہ اس کا اثر ظاہر نہ ہو مگر نصیحت فی نفسہ نافع و مفید ہی ہے، اور آپ کے ذمہ اس کے واجب ہونے کے لئے یہی کافی ہے، خلاصہ اول سورت سے یہاں تک کا یہ ہوا کہ آپ اپنی بھی تکمیل کیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی تبلیغ کیجئے کہ ہم آپ کے معاون ہیں آگے اس کی تفصیل ہے کہ اللہ سے ڈرنے والے نصیحت سے فائدہ اٹھاتے ہیں) بامراد ہوا جو شخص (قرآن سن کر عقائد باطلہ اور اخلاق رذیلہ سے) پاک ہو گیا اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا (مگر اے منکر و تم قرآن سن کر اس کو نہیں مانتے اور آخرت کا سامان نہیں کرتے) بلکہ تم دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو حالانکہ

آخرت (دنیا سے) بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے (اور یہ مضمون صرف قرآن ہی کا دعویٰ نہیں بلکہ) یہ مضمون اگلے صحیفوں میں بھی ہے، یعنی ابراہیم و موسیٰ (علیہم السلام) کے صحیفوں میں (روح المعانی میں عبد بن حمید کی روایت سے حدیث مرفوعہ مذکور ہے کہ ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے نازل ہوئے اور موسیٰ علیہ السلام پر تورات کے نزول سے پہلے دس صحیفے نازل ہوئے)۔

شان نزول

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السلام وحی لیکر آئے تو ابھی وہ وحی الہی سے فارغ نہ ہوتے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وحی کو اس اندیشہ کی بنا پر کہ آپ بھول نہ جائیں اول سے دہرانا شروع فرمادیتے، اس پر اللہ تعالیٰ نے سنقرء ک فلاتنسی، نازل فرمائی (طبرانی)

ربطہ و مناسبت سورت سابقہ میں مجازۃ آخرت کا ذکر تھا اس سورت میں بھی اصل مقصود فلاح آخرت کا مقصود ہونا اور اس کا طریق کہ تسبیح اور معرفت ذات و صفات اور تزکیہ و ذکر صلوٰۃ ہے بتلانا ہے اور مقصودیت آخرت کی تقریر کے لئے فناء و اضمحلال دنیا کا اور تعلیم طریق فلاح کے لئے امر تذکیر بالقرآن کا ارشاد اور اسی کے قریب قریب غرض سے سورت سابقہ میں بھی حقانیت قرآن کی بیان کی گئی تھی۔

ترکیب مصطلحہ

سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى ۝ وَالَّذِي
قَدَّرَ فَهَدَى ۝ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَى ۝ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَى ۝

سبح فعل با فاعل اسم مضاف ربک مرکب اضافی موصوف، الاعلیٰ صفت
اول الذی اسم موصول خلیق فعل اپنے فاعل ضمیر مستتر سے مل کر معطوف علیہ ف عاطفہ
(یا جزائیہ کیونکہ موصول وصلہ متضمن بمعنی الشرط ہیں) سوی فعل اپنے فاعل سے مل کر
معطوف، دونوں مل کر صلہ موصول وصلہ مل کر معطوف علیہ و عاطفہ الذی اسم موصول قدر
فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ ف عاطفہ ہدی فعل با فاعل دونوں مل کر معطوف،
معطوف و معطوف علیہ مل کر صلہ موصول وصلہ مل کر معطوف اول و عاطفہ الذی اسم موصول
اخرج فعل با فاعل المرعی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مفسر ف برائے
تفسیر جعل فعل با فاعل ہ مفعول اول غشاء احوی مرکب توصیفی، مفعول بہ ثانی، فعل اپنے
فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر تفسیر، مفسر اپنے تفسیر سے مل کر صلہ موصول و
صلہ مل کر معطوف دوم، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر ربک کی صفت ثانی،
موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ، اسم مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر
مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سَنُقَرِّبُكَ فَلَا تَنْسَى ۝ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۝ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا
يَخْفَى ۝

س برائے استقبال نقری فعل بافاعل ک ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ ف حرف عطف لا نافیہ تنسی فعل بافاعل الا حرف استثنائی ملغی ما موصولہ، لفظ اللہ فاعل ہ ضمیر محذوف مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول وصلہ مل کر تنسی فعل کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

ان حرف مشبہ بالفعل، ضمیر اس کا اسم یعلم فعل بافاعل الجہر معطوف علیہ و عاطفہ ما اسم موصول یخفی فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ و معطوف مل کر یعلم فعل کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ان حرف مشبہ بالفعل کی خبر ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر ماقبل کے لئے تعلیل۔

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ۖ فَذَكِّرْ ۚ اِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝

و استینافیہ نیسر فعل بافاعل ک مفعول بہ لیسری مرکب جاری متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
 ف جزائیہ ذکر فعل اپنے فاعل ضمیر مستتر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء مقدم، ان شرطیہ نفعت فعل الذکری فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط مؤخر، شرط مؤخر اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

سَيِّدٌ كَرُمٌ يَخْشَى ۝ وَيَنْجِبُهَا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي يَصْلَى
النَّارَ الْكُبْرَى ۝ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى ۝

س حرف استقبال یذکر فعل من موصولہ یخشی فعل اپنے فاعل سے مل کر
جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول وصلہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ
یتجنب فعل ہا مفعول بہ الاشقی موصوف الذی اسم موصول یصلی فعل با فاعل
النار الکبری مرکب توصیفی مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے مل کر معطوف علیہ ثم
عاطفہ لایموت فعل با فاعل فیہا مرکب جاری متعلق لایموت اپنے فاعل اور متعلق سے
مل کر معطوف اول و عاطفہ لایحی جملہ فعلیہ معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں
معطوفوں سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف و صفت مل کر فاعل،
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف
سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۝

قد حرف تحقیق افلح فعل من موصولہ تزکی فعل، اپنے فاعل مستتر سے مل کر
معطوف علیہ و حرف عطف ذکر فعل و فاعل اسم مضاف ربہ مرکب اضافی مضاف الیہ
ہوا اسم کا، دونوں مل کر مفعول بہ، ذکر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ ف عاطفہ
صلی فعل با فاعل دونوں مل کر معطوف ذکر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر پھر دوبارہ
معطوف ہوا تزکی معطوف علیہ کے لئے، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ ہوا،
موصول وصلہ مل کر فاعل افلح کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بَلْ تُوْتِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْآخِرَةَ خَيْرٌ ۝ وَّابْقَى ۝

بل، للاحزاب (عن کلام مقدر ای انتم لاتفعلون ذلك) تو ترون فعل آسین ضمیر ذوالحال الحیوة الدنیا مرکب توصیفی، مفعول بہ وحالیہ الاخرۃ مبتدا خیر وابقی مرکب عطفی خبر، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ بنا۔

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُولٰی ۝ صُحُفِ اِبْرٰهیمَ وَمُوسٰی ۝

ان حرف مشبہ بالفعل ہذا اسم لام تاکید یہ فی جار الصحف الاولی مرکب توصیفی، مبدل منہ صحف مضاف ابراہیم و موسی مرکب عطفی، مضاف الیہ، مضاف الیہ اپنے مضاف سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مجرور ہوا، جار و مجرور مل کر صیغہ اسم مفعول موجود محذوف کا متعلق، صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

❖ سبح: تو تسبیح بیان کر، (تسبیح از سج باب ۲ سے امر حاضر) اصطلاح شرح میں تسبیح کے معنی میں خدائے تعالیٰ کی ذات کو تمام عیوب و نقائص سے بلند و پاک یقین کرنا، اور بیان کرنا جو کہ سبحان اللہ کا مفہوم ہے۔

❖ اعلیٰ: عالیشان، بڑا عالی مقام (علو سے اسم تفضیل، واحد مذکر)

❖ سوی: اس نے ٹھیک کیا، درست کیا، متناسب الاجزاء بنایا، (تسویۃ از سوی

باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب

❖ قدر: (اس نے مصلحت کے موافق ہر چیز) تجویز کی، اندازہ ٹھہرایا (تقدیر از قدر

باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❖ ف: پھر (حرف عطف، غ)

❖ ہدی: اس نے راہ بتلائی، رہنمائی کی، (ہدایتہ از ہدی باب ض سے ماضی

معروف، واحد مذکر غائب)

❖ اخراج: اس نے نکالا، اخراج از خرج باب ۱ سے ماضی معروف واحد مذکر غائب

❖ مرعی: چارہ، خوراک، سبزی، چراگاہ، (مصدر، غرض) یہاں پر سنا گھاس

اور چارہ مراد ہے)

❖ غشاء: کوڑا، سوکھے اور گلے مڑے پتے کا کوڑا، ج. مناء

❖ احوی: سیاہ، کالا، (ماثل بہ سبزی) (ماثل بسیاہی) حوۃ سے اسم صفت

قیاسی بروزن افعل جیسے احمر باب مع

❖ س: عنقریب، (حرف استقبال، غ)

❖ سنقرء: ک (س نقرء ک) عنقریب ہم پڑھائیں گے آپ کو (اقراء از قرء

باب ۱ سے مضارع معروف، جمع متکلم مع ف استقبال و ضمیر منصوب متصل)

❖ فلاتنسی: آپ نہیں بھولیں گے (نسیان از نسی باب س سے مضارع معروف،

واحد مذکر غائب مع حرف عطف، لی)

❖ شاء: اس نے منظور کیا، اس نے چاہا، ارادہ کیا (مشیتہ از شیء باب س سے ماضی،

معروف، واحد مذکر غائب۔ یہاں ان آیات سے استثناء مراد ہے جن کی تلاوت و حکم دونوں

منسوخ ہیں اور جن کو خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

❖ انہ: (انہ) یقیناً وہ (حرف تاکید اور ضمیر منصوب متصل)

❖ جہو: ظاہر کرنا، پکارنا (مصدر)

❖ یخفی: مخفی ہوتا ہے چھپتا ہے (خفاء از مخفی باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

❖ نیسر: ہم سہولت دیں گے، آسان کر دیں گے (تیسیر از یسر باب ۲ سے مضارع معروف، جمع متکلم)

❖ الیسری: بہت آسان (شریعت اسلام) آسانی (جنت) یسر سے اسم تفضیل الیسر کا واحد مؤنث اور اسم مصدر)

❖ ان نفع: اگر مفید ہو، نفع دے، (نفع باب ف سے ماضی معروف، واحد مؤنث غائب، مع حرف شرط، ع)

❖ ذکری: نصیحت، موعظت، ذکر (بمعنی نصیحت) کی بہ نسبت ذکر میں مبالغہ ہے

❖ یذکر: وہ شخص نصیحت مانتا ہے، وہ نصیحت حاصل کرے گا، تذکر از ذکر باب ۲ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب و اصل یہ تذکر تھا قاعدہ کے مطابق تاء کو ذال سے بدل کر ادغام کیا گیا ہے۔

❖ یخشی: ڈرتا ہے، وہ تعظیماً ڈرتا ہے (خشیت از خشی باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

❖ یتجنب: گریز کرتا ہے، وہ دور ہوتا ہے، تجنب از حب باب ۲ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب

- ❖ اشقی: بدنصیب، بڑا بد بخت (شقاوۃ از شقی سے اسم تفضیل، واحد مذکر)
- ❖ کبری: بڑی، بہت بڑی کبر سے اسم تفضیل، واحد مؤنث
- ❖ ثم: پھر (حرف عطف، غ)
- ❖ لایموت: نہ وہ مرے گا (موت یا ب ف سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ لایحی: نہ وہ جئے گا، نہ وہ زندہ رہے گا، حیوة سے مضارع معروف، واحد مذکر
- ❖ غائب باب س از حی (اچھی زندگی کی نفی مراد ہے)
- ❖ ذکر: وہ نام لیتا رہے، اس نے یاد کیا، ذکر باب ف سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب
- ❖ تنو ثرون: تم مقدم رکھتے ہو، تم ترجیح دیتے ہو، پسند کرتے ہو، ایثار از اثر باب 1 سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب
- ❖ حیوة: زندگی، (مصدر)
- ❖ ابقی: پائیدار ہمیشہ باقی رہنے والا (بقاء از بقی سے اسم تفضیل، واحد مذکر)
- ❖ صحف: صحیفے، اوراق، کتابیں، صحیفہ
- ❖ اولی: اگلے، پہلے، اسم عدد وصفی، واحد مؤنث

سُورَةُ الْاَنْشَاءِ الْمَكِّيَّةِ سِتَّةٌ اَيَّاتٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

هَلْ اَتَاكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ ۝۱ وَجُودُهُ یَوْمَیْذٍ خَاشِعَةً ۝۲ عَامِلَةً

تَاصِبَةً ۝۳ تَصْلٰی نَارًا حَامِیَةً ۝۴ تُسْقٰی مِنْ عَیْنٍ اِنِّیَّةٍ ۝۵ لِّیْسَ

لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ صَرِیْعٍ ۝۶ لَا یُسْمِنُ وَلَا یَغْنٰی مِنْ جُوعٍ ۝۷

موضوع فریقین کے نتائج اعمال، اثبات قیامت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی کا بیان۔

ترجمہ

آپ کو اس محیط عام واقعہ کی کچھ خبر پہنچی ہے ○ بہت سے چہرے اس روز

ذلیل ○ مصیبت جھیلے خستہ ہونگے ○ آتش سوزاں میں داخل ہوں گے ○

کھولتے ہوئے چشمہ سے پانی پلائے جاویں گے ○ ان کو بجز ایک خاردار جھاڑ

کے اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا ○ جو نہ فرہہ کرے گا نہ بھوک کو دفع کرے گا ○

وَجُودُهُ یَوْمَیْذٍ تَاْعِمَةً ۝۱ لِّسَعِیْهَا رَاضِیَةٌ ۝۲ ۝۳ فِیْ جَنَّةٍ

عَالِیَةٍ ۝۴ لَا تَسْعُرُ فِیْهَا الرِّغِیَّةُ ۝۵ فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌ ۝۶ فِیْهَا

سُرٌّ مَّرْفُوعَةٌ ۝۷ وَاکْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝۸ وَنَمَارِقُ

مَصْفُوفَةٌ ۝۹ وَزَرَابِیُّ مَبْثُوثَةٌ ۝۱۰ اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلٰی الْاٰیٰتِ

کَیْفَ خُلِقَتْ ۝۱۱ وَاِلٰی السَّمَاءِ کَیْفَ رُفِعَتْ ۝۱۲ وَاِلٰی الْجِبَالِ

كَيْفَ نُصِبَتْ ۞۱۹۞ وَ إِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۞۲۰۞ فَذَكِّرُوا
 إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۞۲۱۞ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيِّرٍ ۞۲۲۞ إِلَّا مَنْ
 تَوَلَّى وَكَفَرَ ۞۲۳۞ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۞۲۴۞ إِنَّ إِلَيْنَا
 إِيَابَهُمْ ۞۲۵۞ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۞۲۶۞

ترجمہ بہت سے چہرے اس روز بارونق ○ اپنے کاموں کی بدولت خوش خوش
 ہونگے ○ بہشت بریں میں ہوں گے ○ جن میں کوئی لغوبات نہ سنیں گے ○
 اس میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے ○ اس میں اونچے اونچے اونچے تخت ہیں ○ اور
 رکھے ہوئے آب خورنے ہیں ○ اور برابر لگے ہوئے گدے ہیں ○ اور سب
 طرف قالین پھیلے پڑے ہیں ○ تو کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پیدا
 کیا گیا ہے ○ اور آسمان کو کہ کس طرح بلند کیا گیا ہے ○ اور پہاڑوں کو کہ کس
 طرح کھڑے کئے گئے ہیں ○ اور زمین کو کہ کسی طرح بچھائی گئی ہے ○ تو آپ
 نصیحت کر دیا کیجئے آپ تو بس صرف نصیحت کرنے والے ہیں ○ آپ ان پر مسلط
 نہیں ہیں ○ ہاں مگر جو روگردانی کرے گا اور کفر کرے گا ○ تو خدا اس کو بڑی
 سزا دے گا ○ ہمارے ہی پاس ان کا آنا ہوگا ○ پھر ہمارا ہی کام ان سے حساب
 لینا ہے ○

مختصر و جامع تفسیر

آپ کو اس محیط عام واقعہ کی کچھ خبر پہنچی ہے (مراد اس واقعہ سے قیامت ہے کہ تمام
 عالم کو اس کا اثر محیط ہوگا اور مقصود اس استفہام سے تشویق ہے جس سے کلام کے سننے کا اہتمام

پیدا ہو، آگے بسورت جواب اس خبر کی تفصیل ہے یعنی) بہت سے چہرے اس روز ذلیل (اور) مصیبت جھیلے خستہ (اور در ماندہ) ہونگے (اور آتش سوزاں میں داخل ہونگے (اور) کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلائے جاویں گے اور ان کو بجز ایک خاردار جھاڑ کے اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا جو نہ تو کھانے والوں کو فربہ کرے گا اور نہ ان کی بھوک دفع کرے گا (یعنی نہ اس میں غذا بننے کی صلاحیت ہے نہ بھوک رفع کرنے کی، اور مصیبت جھیلنے سے مراد حشر میں پریشان پھرنا اور دوزخ میں سلاسل اور اغلال کو لادنا، دوزخ کے پہاڑوں پر چڑھنا اور اس کے اثر سے خستگی ظاہر ہے، اور کھولتا ہوا چشمہ وہی جس کو دوسری آیتوں میں حیم فرمایا ہے اور اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں اس کا بھی چشمہ ہوگا، اور یہ فرمانا کہ اس کا طعام بجز ضریع کے اور نہ ہوگا اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لذیذ کھانا نہیں ہوگا، ضریع ہی کی طرح زقوم یا غسلین کا اسکے کھانے میں شامل ہونا اس کے منافی نہیں، اور چہروں سے مراد اصحاب چہرہ ہیں یہ تو دوزخیوں کا حال ہوا۔

آگے اہل جنت کا حال ہے یعنی) بہت سے چہرے اس روز باروق (اور) اپنے نیک کاموں کی بدولت خوش ہونگے اور بہشت بریں میں ہوں گے جو کوئی لغویات نہ سنیں گے اور اس بہشت میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے (اور) اس بہشت میں اونچے اونچے تخت بچھے ہیں اور رکھے ہوئے آنخورے موجود ہیں (یعنی یہ سامان اس کے سامنے ہی موجود ہوگا تاکہ جب پانی کو جی چاہے دیر نہ لگے) اور برابر لگے ہوئے گدے تکیے ہیں اور سب طرف قالین ہی قالین پھیلے پڑے ہیں (کہ جہاں چاہیں آرام کر لیں، ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بھی نہ پڑے یہ تفصیل ہوگئی جزاء کی اور ان مضامین کو سن کر جو بعضے لوگ قیامت کا انکار کرتے ہیں جس میں یہ سب واقعات ہونگے تو ان کی غلطی ہے کیونکہ) کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ

کس طرح عجیب طور پر پیدا کیا گیا ہے (کہ ہیئت اور خاصیت دونوں بہ نسبت دوسرے جانوروں کے اس میں عجیب ہیں۔

اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ کسی طرح بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح کھڑے کئے گئے اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح بچھائی گئی ہے (یعنی ان چیزوں کو دیکھ کر قدرت الہیہ پر استدلال نہیں کرتے تاکہ اس کا باعث یعنی قیامت پر قدر ہونا سمجھ لیتے اور تخصیص ان چار چیزوں کی اس لئے ہے کہ عرب کے لوگ اکثر جنگلوں میں چلتے پھرتے رہتے تھے اس وقت ان کے سامنے اونٹ ہوتے تھے اور اوپر آسمان اور نیچے زمین اور اطراف میں پہاڑ اس لئے ان علامات میں غور کرنے کے لئے ارشاد فرمایا گیا اور جب یہ لوگ باوجود قیام دلائل کے غور نہیں کرتے تو آپ بھی ان کی فکر میں زیادہ نہ پڑیے بلکہ صرف نصیحت کر دیا کیجئے کیونکہ آپ تو بس صرف نصیحت کر نیوالے ہیں (اور) آپ ان پر مسلط نہیں ہیں (جو زیادہ فکر میں پڑیں) ہاں مگر جو روگردانی اور کفر کرے گا تو خدا اس کو آخرت میں بڑی سزا دے گا (کیونکہ) ہمارے ہی پاس ان کا آنا ہوگا پھر ہمارا ہی کام ان سے حساب لینا ہے (آپ زیادہ غم میں نہ پڑیے)۔

شانِ نزول

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

جب اللہ تعالیٰ نے نعمائے جنت کی تعریف (اس سورت میں) بیان فرمائی تو اہل ضلالت پر اس رعب ہوا، تو اللہ تعالیٰ نے افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت نازل فرمائی (ابن جریر)

ربط و مناسبت سورت سابقہ میں تہیہ للاحرة کا امر تھا اس سورت میں آخرت کے لئے تہیہ کرنے والے اور نہ کرنے والے کی جزاء و سزا مقصود اُمد کور ہے اور اس باعث و جزاء

کی تقریر کے لئے قدرت کا اثبات اور بحث و جزاء کے انکار کرنے پر آپ کے حزن کا ازالہ اور تسلیہ اخیر میں ارشاد ہوا ہے۔

ترکیب مصطلحہ

هَلْ أَتَكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وَجُوهٌ "يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ" ۝ عَامِلَةٌ
نَاصِبَةٌ ۝ تُسْقَى مِنْ عَيْنٍ انِّيَّةٍ ۝

هل استفہامیہ بمعنی قد، اتی فعل ک مفعول بہ حدیث الغاشیہ مرکب اضافی
عل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وجوه مبتدا یومئذ مرکب اضافی مفعول فیہ مقدم، خاشعہ صیغہ اسم فاعل اپنے
مفعول فیہ مقدم سے مل کر خبر اول عاملہ خبر دوم ناصبہ خبر سوم تصلی فعل با فاعل نارا
سامیہ مرکب توصیفی، مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر چہارم، تسقی
ل و نائب فاعل اور متعلق من عین جاریتہ سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ خبر پنجم، مبتدا اپنی
ام خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ۝ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ۝

لیس فعل ناقص لہم مرکب جاری اپنے متعلق ثابتا سے مل کر خبر مقدم، طعام
متشئ منہ الاحرف استثناء من زائد ضریع موصوف لایسمن فعل اپنے فعل سے مل کر
عطوف علیہ و حرف عطوف لا یغنی فعل اپنے متعلق من جوع سے مل کر معطوف،
عطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت، موصوف وصف مل کر متشئ، متشئ منہ اپنے متشئ
سے مل کر لیس کا اسم مؤخر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَجُوهٌ ۚ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ ۝ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۝
 فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝ وَأَنْكَوَابٌ مُّوْ
 صُوعَةٌ ۝ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ وَزَرَّابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝

وجوہ مبتدا یومئذ مرکب اضافی مفعول فیہ مقدم، ناعمتہ صیغہ اسم فاعل اپنے
 مفعول فیہ مقدم، سے مل کر خبر اول لسعیہا مرکب جاری متعلق مقدم راضیتہ صیغہ اسم
 فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر دوم فی جار جنتہ موصوف عالیتہ صفت اول لا تسمع فعل
 بافاعل فیہا متعلق لاغیتہ ای کلمتہ لاغیتہ مرکب توصیفی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل
 متعلق اور مفعول بہ سے مل کر صفت دوم فیہا اپنے متعلق ثابت سے مل کر خبر مقدم عین
 جاریتہ مرکب توصیفی مبتدا مؤخر، مبتدا و خبر مل کر صفت سوم فیہا اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم
 سرور مرفوعتہ مرکب توصیفی، معطوف علیہ، باقی مبعوثتہ تک تمام معطوفات اپنے معطوف
 علیہ سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا و خبر مل کر صفت چہارم، موصوف جنتہ اپنی تمام صفات سے مل کر
 مجرور ہوا، فی اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابتہ کے، صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر
 سوم، مبتدا اپنی خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبْلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ
 ۝ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝

ا برائے استفہام انکاری ف عاطفہ لانا فیہ یظنرون فعل بافاعل الی جار الابل
 مبدل منہ کیف (ای کیفیتہ خلقہا) مضاف خلقت جملہ فعلیہ مضاف الیہ، دونوں مل کر

بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ اور اسی ترکیب کی طرح الی السماء کیف رفعت (مرکب جاری معطوف اول) سے سطحت تک تمام معطوفات اپنے معطوف علیہ سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝

ف جزائیہ ذکر فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل ان حرف مشبہ بالفعل ما كافة انت مبتدا مذکور خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر تعلیل، معلل اپنی تعلیل سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزاء ہوئی، شرط مقدر کی یعنی ان لم يتعظ الكفار بدلائل قدرة فذكر هم.... شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

لَسْتُ عَلَيْهِمْ بِمُصِيطِرٍ ۝ إِلَّا مَنْ تَوَلَّى

وَكَفَرَ ۝ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۝

لست فعل ناقص، ضمیر بارز اسم علی جار ہم متشبی منہ بمصیطر مرکب جاری اپنے متعلق سے مل کر خبر الاحرف استثناء من موصولہ تسولی فعل اپنے فاعل مستتر سے مل کر معطوف علیہ و حرف عطف کفر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر متشبی، متشبی منہ اپنے متشبی سے مل کر مجرور ہوا جار و مجرور مل کر متعلق ہوئے مصیطر کے لست اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ف عاطفہ یعذب فعل مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل العذاب الاکبر مرکب توصیفی مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر معطوف، معطوف علیہ،

تکسبہ مقدر، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہو۔ (ای ی حبسہ فی عذبه.....)

إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝

ان حرف مشبہ بالفعل الینا خبر مقدم ایابہم مرکب اضافی، اسم مؤخر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ، ثم حرف عطف انا علینا حسابہم پہلے جملہ کے مثل ترکیب کے بعد، معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ❖ اتی: پہنچا، آیا، (اتیان باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ حدیث: واقعہ بات، خبر، ج، احادیث۔
- ❖ غاشیتہ: محیط عام، چھا جانے والی، قیامت ڈھانپنے والی (غشی سے ام فاعل، واحد مؤنث)

- ❖ وجوہ: چہرے، م، وجہ۔
- ❖ خاشعۃ: ذلیل، ڈرنیوالی، پست، جھکی ہوئی، (خشوع سے اسم فاعل واحد مؤنث)
- ❖ عاملتہ: مصیبت جھیلنے والی، عمل کرنے والی، عمل سے اسم فاعل، واحد مؤنث
- ❖ ناصبتہ: خستہ حال، محنت ورنج اٹھانے والی، (نصب سے اسم فاعل، واحد مؤنث)
- ❖ تصلی: وہ داخل ہو گئے، (صلی باب س سے مضارع معروف، واحد مؤنث غائب)
- ❖ حامیتہ: دہکتی ہوئی، جلتی ہوئی (حمی سے اسم فاعل، واحد مؤنث)
- ❖ تسقی: انہیں پانی پلایا جائے گا، سقی باب ض سے مضارع معروف، واحد مؤنث)

- ❖ عین: چشم، ج، عیون۔
- ❖ انیہ: کھولتا ہوا، نہایت گرم، انی وانی سے اسم فاعل واحد مؤنث
- ❖ لہم: ان کے لئے، (حرف جار ضمیر مجرور)
- ❖ ضریع: خاردار گھاس، جھاڑ،
- ❖ لایسمن: نہ وہ فربہ کرے گا، نہ وہ جسیم کرے گا، نہ صحت بخشنے گا، اسما
- ❖ باب اے مضارع معروف منفی واحد مذکر غائب
- ❖ لایغنی: نہ وہ دفع کرے گا، نہ وہ مستغنی رہے غناء باب سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ ناعمة: بارونق تروتازہ (معوذہ سے اسم فاعل واحد مؤنث)
- ❖ سعی: کام، سعی و کوشش، (صدر)
- ❖ عالیہ: عالی شان، بلند، (علو سے اسم فاعل واحد مؤنث)
- ❖ لاسمع: نہ سنیے، (سمع باب س سے مضارع معروف منفی، واحد مؤنث غائب)
- ❖ لاغیہ: لغوبات، بے ہودہ بات (لغو سے اسم فاعل، واحد مؤنث)
- ❖ جاریہ: بہتے ہوئے، جاری، رواں، (جری سے اسم فاعل، واحد مؤنث)
- ❖ سر: تخت، وہ چیز جس پر سرور اور مسرت سے بیٹھا جائے م، سریو۔
- ❖ مرفوعة: اونچے، بلند، اٹھائی ہوئی، رفع سے اسم مفعول واحد مؤنث
- ❖ اکواب: آب خورے، م، کوب۔
- ❖ موضوعة: رکھی ہوئی (قرینہ سے) (وضع سے اسم مفعول، واحد مؤنث)
- ❖ نمارق: گدے، تیکے م، نمرقہ۔

- ❖ مصفوفة: برابر، صف بستہ، صف در صف (صف سے اسم مفعول، واحد مؤنث)
- ❖ زرابی: قالین، نفیس بچھونے، مسندیں، م، زربی (اسم جامد)۔
- ❖ مہنوٹہ: پھیلی ہوئی، بچھی ہوئی، (بٹ سے اسم مفعول، واحد مؤنث)
- ❖ لاینظرون: وہ نہیں دیکھتے، (نظر باب ن سے مضارع معروف منفی، جمع مذکر حاضر)
- ❖ ابل: اونٹ، جمع آبال
- ❖ کیف: کس طرح، (ظرف استفہامیہ)
- ❖ خلقت: اس کو پیدا کیا گیا، (خلق باب ن نے ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب)۔
- ❖ رفعت: بلند کیا گیا، (رفع باب ف ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب)
- ❖ نصبت: ان کو کھڑا کیا گیا، نصب کیا گیا، (نصب باب ض سے ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب)
- ❖ سطحت: وہ بچھائی گئی (سطح باب ف سے ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب)
- ❖ ذکر: آپ نصیحت کریں (تذکیر باب ۲ سے امر حاضر، واحد مذکر حاضر)
- ❖ انما: بس پختہ بات یہ ہے کہ، صرف، (کلمہ حصر)
- ❖ انت: آپ (ضمیر مرفوع منفصل واحد مذکر)
- ❖ لست: آپ نہیں ہیں، (فعل ناقص واحد مذکر حاضر)
- ❖ علیہم: (علی ہم) ان پر، (حرف جار و ضمیر مجرور، جمع مذکر غائب)
- ❖ مصیطر: مسلط، ذمہ دار، نگران، صیطرۃ باب ملحق بہ رباعی مجرور مفعولہ سے اسم فاعل، واحد مذکر، جیسے ہیمنتہ سے مہیمن)
- ❖ تسولی: روگردانی کی، منہ موڑا، پشت پھیری، (تولی باب ۲ سے ماضی معروف،

واحد مذکر غائب)

❖ کفر: اس نے کفر کیا (کفر باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❖ ف: تو، پھر (حرف عطف، غ)

❖ يعذب: سزا دے گا، وہ عذاب دے گا، (تعزيب باب ۲ سے مضارع معروف)

واحد مذکر غائب)

❖ عذاب: سزا، تکلیف، تعذيب باب ۲ سے اسم مصدر ج، اعذبته

❖ اکبر: بڑا، زیادہ بڑا، (کبر سے اسم تفضیل)

❖ الينا: (الی نا) ہمارے پاس، (حرف جار، ع و ضمیر مجرور)

❖ ايا به: آئے، لوٹے، واپس آئے، (مصدر) بابہ نصر و قیل اصلہ او اب کسر

ما قبل الواو قلبت ياء

❖ علينا: (علی نا) ہمارا کام، ہم پر، (حرف جار و ضمیر مجرور)

سُبْحَانَكَ يَا عَزِيزٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالْاَيْلِ اِذَا

يَسُرُّ ۝ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرِ ۝ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ

رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ اِرْمَدَا۟تِ الْعِمَادِ ۝ اَلَّتِي لَمْ يَخْلُقْ مِثْلَهَا

فِي الْبِلَادِ ۝ وَشَمُو۟دَ الَّذِي۟نَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝

موضوع فریقین کے باعث جزا و سزا اعمال

ترجمہ

قسم ہے فجر کی ۵ اور دس راتوں کی ۵ اور جفت اور طاق کی ۵ اور رات کی جب وہ چلنے لگے ۵ کیوں؟ اس میں عقلمند کے واسطے کافی قسم بھی ہے ۵ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے پروردگار نے قوم عاد یعنی قوم ارم کے ساتھ کیا معاملہ کیا ۵ جن کے قد و قامت ستون جیسے تھے جن کی برابر شہروں میں کوئی شخص نہیں پیدا کیا گیا ۵ اور قوم ثمود کو جو وادی القریٰ میں پتھروں کو تراشا کرتے تھے ۵

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝
فَاَكْثَرُوا فِيهَا الْفُسَادَ ۝ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ
عَذَابٍ ۝ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْأَسْرَادِ ۝ فَاَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا
ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ ۖ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۝
وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۖ فَيَقُولُ رَبِّي
أَهَانَنِ ۝ كَلَّا بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا تَحْضُونَ
عَلَىٰ طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۝ وَتَأْكُلُونَ الثَّرَاثَ أَكْلًا لَّسًا ۝

ترجمہ اور میٹھوں والے فرعون کے ساتھ ۵ جنہوں نے شہروں میں سراٹھا رکھا تھا ۵ اور ان میں بہت فساد مچا رکھا تھا ۵ سو آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا ۵ بیشک آپ کا رب گھات میں ہے ۵ سو آدمی کو جب اس کا پروردگار

آزماتا ہے یعنی اس کو اکرام انعام دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر بڑھادی ○ اور جب اس کو آزماتا ہے یعنی اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے ○ تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر گھٹادی ○ ہرگز ایسا نہیں بلکہ تم لوگ یتیم کی قدر نہیں کرتے ہو ○ اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے ○ اور میراث کا مال سارا سمیٹ کر کھا جاتے ہو ○

وَيُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِئْتُ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۝ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى ۝ يَقُولُ يَلِيَّتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ۝ وَلَا يُؤْشِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۝ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّاتٍ ۝

ترجمہ اور مال سے بہت ہی محبت رکھتے ہو ○ ہرگز ایسا نہیں جس وقت زمین کو توڑ توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائیگا ○ اور آپ کا پروردگار اور جوق در جوق فرشتے آویں گے ○ اور اس روز جہنم کو لایا جاوے گا اس روز انسان کو سمجھ آوے گی اور اب سمجھ میں آنے کا موقع کہاں رہا ○ کہے گا کاش میں اس زندگی کے لئے کوئی عمل آگے بھیج

- لیتا ○ پس اس روز نہ تو خدا کے عذاب کے برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا ○
 اور نہ اس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا نکلے گا ○ اے اطمینان والی روح
 ○ تو اپنے پروردگار کی طرف چل اس طرح کہ تو اس سے خوش ہو اور وہ تجھ سے خوش
 ○ پھر تو میرے بندوں میں شامل ہو جا ○ اور میری جنت میں داخل ہو جا ○

مختصر و جامع تفسیر

قسم ہے فجر کے وقت کی اور (ذی الحجہ کی) دس راتوں (یعنی دس تاریخوں) کی (وہ نہایت فضیلت والی ہیں) (کذا فسر فی الحدیث) اور جفت کی اور طاق کی (جفت سے مراد سوئیں تاریخ ذی الحجہ کی اور طاق سے نویں تاریخ، (کذا فسر فی الحدیث)، اور ایک حدیث میں ہے کہ اس سے نماز مراد ہے کہ کسی کی طاق رکعتیں ہیں کسی کی جفت، اور پہلی حدیث کو درایت بھی اصح کہا گیا ہے، کذا فسر فی الروح اور درایت بھی وہ ارنج ہے کیونکہ اس سورت میں جن چیزوں کی قسم کھائی گئی وہ سب زمانے اور اوقات کی قسم سے ہیں درمیان میں نفع وتر بھی اوقات ہی کی قسم ہو تو تناسب واضح رہتا ہے، اور یہ تطبیق بھی ہو سکتی ہے کہ شفع و وتر سے مراد ہر وہ جفت اور طاق ہوں جو لائق تعظیم ہیں، اوقات و ایام بھی اس میں داخل ہیں اور مدد رکعات نماز بھی)

اور قسم ہے رات کی جب وہ چلنے لگے (یعنی گزرنے لگے، کقولہ تعالیٰ واللیل اذا دبر، آگے بطور جملہ معترضہ کے تاکہ اس قسم کا عظیم ہوتا بیان فرماتے ہیں کہ) کیا اس قسم مذکور میں عقلمند کے واسطے کافی قسم بھی ہے (استفہام تقریر و تاکید کے لئے ہے یعنی "مذکورہ قسموں میں ہر قسم تا یہ قسم سے لے کافی ہے اور سب قسمیں جو قرآن میں مذکور ہیں

ایسی ہی ہیں مگر اہتمام کے لئے اس کے کافی ہونے کی تصریح فرمادی، کما مرفی، قولہ
 تعالیٰ فی سورة الواقعة واء لقسم لوتعلمون عظیم اور جواب قسم مقدر ہے کہ
 منکروں کو ضرور سزا ہوگی (کافی الجہلین) جس پر آئندہ کلام قرینہ ہے جس میں منکرین
 سابقین کی تعذیب کا ذکر ہے یعنی (یا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے پروردگار نے قوم عاد یعنی
 قوم ارم کے ساتھ کیا معاملہ کیا جن کے لئے وقامت ستون و عمود جیسے دراز تھے اور جن کی بڑا
 زور و قوت میں دنیا بھر کے شہروں میں لوئی غنیمتیں پیدا کیا گیا (اس قوم کے دولقب ہیں،
 عاد اور ارم، کیونکہ عاد بیٹا ہے عاد کے نام پر ارم کہتے ہیں اور اس ارم کا ایک بیٹا عابر ہے اور
 عابر کا بیٹا ثمود جس کے نام سے ایک قوم مشہور ہے پس عاد اور ثمود دونوں ارم میں جا ملے ہیں،
 عاد بواسطہ عاد کے اور ثمود بواسطہ عابر کے اور یہاں ارم اس لئے بڑھا دیا کہ اس قوم عاد میں
 دو طبقے ہیں، ایک متقدمین جن کو عاد اولیٰ کہتے ہیں دوسرے متاخرین جس کو عاد آخری کہتے ہیں
 پس ارم بڑھا دینے سے اشارہ ہو گیا کہ عاد اولیٰ مراد ہے کیونکہ بوجہ قرب و قلت وسائل کے
 ارم کا اطلاق عاد اولیٰ پر ہوتا ہے) کذا فی الروح و هذا التحقیق عندی قاض علی
 ماسبق فی الاعراف (والنجم واللہ اعلم)۔

اور (آگے عاد کے بعد دوسری ہلاک ہونے والی امتوں کا بیان فرماتے ہیں کہ آپ
 کو معلوم ہے کہ) قوم ثمود کے ساتھ (کیا معاملہ کیا) جو وادی القرئی میں (پہاڑ کے) پتھر
 تراشا کرتے تھے (اور مکانات بنایا کرتے تھے۔ وادی القرئی ان کے شہروں میں سے ایک
 شہر کا نام ہے جیسا ایک کا نام حجر ہے اور یہ سب حجاز اور شام کے درمیان میں ہیں اور سب میں
 ثمود رہتے تھے کذا فی بعض التفاسیر) اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (در مشور میں ابن

مسعود و سعید بن حیسر و مجاہد و حسن و سدی سے اس کی تفسیر میں منقول ہے کہ وہ جس کو سزا دیتا اس کے چاروں ہاتھ پاؤں چار میٹھوں سے باندھ کر سزا دیتا، اور ایک تفسیر اس کی سورہ ص میں گذر چکی، آگے سب کی صفت مشترکہ فرشتے ہیں کہ) جنہوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا، اور ان میں بہت فساد مچا رکھا تھا سو آپکے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا (یعنی عذاب نازل کیا پس عذاب کو کوڑے سے اور اس کے نازل کرنے کو برسانے سے تعبیر فرمایا، آگے اس عذاب کی علت اور موجودین کی عبرت کے لئے ارشاد ہے کہ) بیشک آپ کا رب (نافرمانوں کی) گھات میں ہے (جن میں سے مذکورین کو تو ہلاک کر دیا اور موجودین کو عذاب کرنے والا ہے) سو (اس کا مقتضایہ تھا کہ کفار موجودین عبرت پکڑتے اور اعمال موجبہ للعذاب سے بچتے لیکن کافر) آدمی (کا یہ حال ہے کہ اعمال موجبہ للعذاب کو اختیار کرتا ہے جن سب کی اصل حب دنیا ہے چنانچہ اس) کو جب اس کا پروردگار آزماتا ہے یعنی اس کو (ظاہراً) انعام اکرام دیتا ہے (مثل مال و جاہ وغیرہ جس سے مقصود اس کی شکرگزاری کا دیکھنا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اس کو آزمانے سے تعبیر فرمایا) تو وہ (اس کو اپنا حق لازم سمجھ کر فخر و غرور سے) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر بڑھادی (یعنی میں اس کا مقبول ہوں کہ مجھ کو ایسی ایسی نعمتیں دیں) اور جب اس کو (دوسری طرح) آزماتا ہے یعنی اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے (جس سے مقصود اس کے صبر و رضا کا دیکھنا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اس کو آزمانے سے تعبیر فرمایا) تو وہ (شکایت کرتا ہے) کہ میرے رب نے میری قدر گھٹا دی (یعنی مجھ کو باوجود استحقاق اکرام کے اپنی نظر سے آجکل گرا رکھا ہے کہ دنیوی نعمتیں کم ہو گئیں۔

مطلب یہ کہ کافر دنیا ہی کو مقصود بالذات سمجھتا ہے کہ اس کی فراخی کو دلیل مقبولیت اور اپنے کو اس کا مستحق اور تنگی کو دلیل مردودیت اور اپنے کو اس کا غیر مستحق سمجھتا ہے پس اس

میں دو غلطیاں ہیں، ایک دنیا کو مقصود بالذات سمجھنا جس سے آخرت کا انکار اور اس سے اعراض پیدا ہوتا ہے اور دوسرے دعوائے استحقاق جس سے نعمت پر فخر و غرور اور ناشکری اور مصیبت پر شکوہ اور بے صبری پیدا ہوتی ہے اور یہ سب اعمال سبب عذاب ہیں، آگے اس پر زجر و تنبیہ ہے کہ) ہرگز ایسا نہیں (یعنی نہ تو دنیا مقصود بالذات ہے اور نہ اس کا ہونا نہ ہونا دلیل مقبولیت یا مخدولیت کی ہے اور نہ کوئی کسی اکرام کا مستحق ہے اور نہ کوئی صبر و شکر کے وجوب سے مستثنیٰ ہے آگے بے حد خطاب بطور التفات کے فرماتے ہیں کہ تم لوگوں میں صرف یہی اعمال سبب عذاب نہیں) بلکہ (تم میں اور اعمال بھی مذموم و نامرضی عند اللہ و موجب عذاب ہیں۔ چنانچہ تم لوگ یتیم کی (کچھ) قدر (اور خاطر) نہیں کرتے ہو (مطلب یہ کہ یتیم کی اہانت اور اس پر ظلم کرتے ہو کہ اس کا مال کھا جاتے ہو) اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے (یعنی دوسرے کے حقوق واجبہ نہ خود ادا کرنے ہو) اور یہاں تک کہ واجبہ ادا کرنے کو کہتے ہو اور عملاً اس کے تارک اور اعتقاداً اس کے منکر ہو اور کافر کے لئے ترک واجب زیادتی عذاب کا سبب ہوتا ہے اور اعتقاد کا فساد یعنی کفر و شرک اصل عذاب کی بنیاد ہے اور (تم) میراث کا مال سارا سمیٹ کر کھا جاتے ہو (یعنی دوسروں کا حق بھی کھا جاتے ہو اور میراث تفصیل موجود گو مکہ مکرمہ میں مشروع نہ تھی مگر نفس میراث شرع ابراہیمی و اسماعیلی سے متوارث چلی آتی تھی چنانچہ جاہلیت میں بچوں اور لڑکیوں کو میراث کا مستحق نہ سمجھنا اس کی دلیل ہے کہ میراث کا حکم پہلے سے بھی تھا جس کا بیان سورہ نساء کے پہلے رکوع آیت للرجال نصیب الخ کے تحت میں گذر چکا ہے) اور (تم لوگ) مال سے بہت ہی محبت رکھتے ہو (اور اعمال مذکورہ سب اسی کی فرع ہیں کیونکہ حب دنیا سب غلطیات کی اصل ہے، غرض یہ سب اعمال قولیہ و فعلیہ و حالیہ موجب تعذیب ہیں۔

پس انسان کا یہ حال ہے کہ مضامین عبرت سن کر بجائے اس کے کہ عبرت پکڑتا ایسے اعمال اختیار کرتا ہے جو اور زیادہ موجب عذاب ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے والا ہے کمال قال تعالیٰ ان ربک لبالمِ رصاد آگے ان لوگوں پر زجر و تنبیہ ہے جو ان افعال کو سبب عذاب نہیں سمجھتے) ہرگز ایسا نہیں (جیسا تم سمجھتے ہو کہ ان اعمال پر عذاب نہ ہوگا، ضرور ہوگا، آگے جزاء و سزا کا وقت بتلاتے ہیں جس میں ان کو عذاب اور اہل طاعت کو اجر و ثواب ملے گا پس ارشاد ہے کہ جس وقت زمین (کے بلند اجزاء پہاڑ وغیرہ) توڑ توڑ کر (اور) ریزہ ریزہ (کر کے زمین کو برابر) کر دیا جاوے گا (کقبولہ تعالیٰ لا تری فیہا عوجاً ولا امتواء سورہ طہ) اور آپ کا پروردگار اور جوق جوق فرشتے (میدان محشر میں) آویں گے (یہ حساب کے وقت ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا آنا متشابہات میں سے ہے جس کی حقیقت کے اللہ کو سوا کوئی نہیں جانتا) اور اس روز جہنم کو لایا جاوے گا (جیسا سورہ مدثر میں وما یعلم جنود ربک کے متعلق بیان ہو چکا ہے) اس روز انسان کو سمجھ آوے گی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا (یعنی اب سمجھ آنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ دارالجزاء ہے دارالعمل نہیں، آگے سمجھ آنے کے بعد جو اس کا قول ہوگا اس کا بیان ہے کہ وہ) کہے گا کاش میں اس زندگی کی اخروی کے لئے کوئی نیک عمل آگے بھیج لیتا پس اس روز نہ تو خدا کے عذاب کی برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا اور نہ اس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا نکلے گا (یعنی ایسی سخت سزا اور قید کرے گا کہ دنیا میں کبھی کسی کو نہ اتنی سخت سزا دی ہوگی نہ ایسی سخت قید کی ہوگی یہ سزا تو ان لوگوں کی ہوگی جو اعمال عذاب کے مرتکب ہوئے۔

اور جو اللہ کے فرمانبردار تھے ان کو ارشاد ہوگا کہ (اے اطمینان والی روح یعنی جس کو امر حق میں یقین و اذعان تھا اور کسی طرح کا شک و انکار نہ تھا اور تعبیر روح سے باعتبار

جزا شرف کے ہے) تو اپنے پروردگار کے جوار رحمت کی طرف چل اس طرح سے کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش، پھر ادھر چل کر تو میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا (یہ بھی نعمت روحانی ہے کہ انس کے لئے احباب سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں) اور میری جنت میں داخل ہو جا (لفظ مطمئنہ میں ان لوگوں کے اعمال حسنیہ کی طرف اشارہ ہو گیا اور اعمال حسنیہ کی طرف اشارہ اور اعمال عذاب کی تفصیل بیان فرمانا شاید اس لئے ہے کہ زیادہ مقصود یہاں اہل مکہ کو سنانا ہے اور اس وقت وہاں ایسے اعمال کے مرتکب زیادہ تھے)

شانِ نزول

- ۱۔ حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ کا یہ قول یا ایہا النفس المطمئنة حضرت حمزہؓ کے بارے میں نازل ہوا ہے، (اخرج ابن ابی حاتم)
- ۲۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر رومہ (مدینہ کا مشہور کنواں) کو کون خریدتا ہے؟ تاکہ اس سے میٹھا پانی حاصل کیا جائے، اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی مغفرت فرمائے۔ پس حضرت عثمان غنیؓ نے خرید فرمایا، آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم یہ تمنا رکھتے ہو کہ اس کنویں کو لوگوں کے لئے پانی پینے کا مقام بنا دو (یعنی عامۃ المسلمین کے لئے وقف کر دو) حضرت عثمانؓ نے جواب دیا جی ہاں، سو حضرت عثمانؓ کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی یا ایہا النفس المطمئنة (اخرج ابن ابی حاتم من طریق جریر عن الضحاك)

رابطہ و مناسبت سورت سابقہ میں مجازۃ فریقین کا ذکر تھا اس سورت میں معظم مقصود فریقین کے اعمال موجب مجازۃ کا بیان ہے اور تمہید میں بعض ام مہلک کا جن کے اعمال

موجب سزا تھے اور اخیر میں بطور تنہیم کے بعض جزاء فریقین کا مضمون ہے۔

ترکیب مصطلحہ

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ۝ هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرِ ۝

و حرف جار (قسمیہ) الفجر معطوف علیہ اللیل تک تمام معطوفات مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر مقسم بہ اذا ظرفیہ یسر فعل اپنے فاعل مستتر سے مل کر مظروف، ظرف و ظروف مل کر ظرف فعل محذوف اتم کا، یہ اپنے فاعل متعلق اور مقسم بہ مل کر پھر قسم، جواب قسم محذوف ہے یعنی اَنْ رَبِّكَ لَبَّالْمُرْصَادِ (یا لہٰ جازین کل اموی بمعامل) قسم و جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

هل حرف استفہام فی ذلک متعلق سے مل کر خبر مقدم، قسم مصدر مل جار ذی حجر مرکب اضافی، مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق مصدر کے، قسم اپنے متعلق سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ اِرْمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝

وَتُمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ فَاکْثُرُوا فِيْهَا الْفَسَادِ ۝ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ اِنَّ رَبَّكَ لَبَّالْمُرْصَادِ ۝

۱ استقہامیہ لم جازمہ تری فعل با فاعل کیف حال ہے، جس کا عامل فعل مقدم ہے یا ظرف ہے فعل مقدم ہے یا مفعول مطلق ہے یعنی الم تر ان ربک فعل فعل فعل عظیمما بعد، فعل فعل ربک فاعل رب جبار عباد مہمل متعارف منقطع بیون یہ بدل دونوں مل کر موصوف ذات العمداد مرکب اضافی صفت اول الہی اسم موصول لہم یحلق اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر معطوف علیہ وعاطفہ ثمود موصوف الذین موصول جابو الصخر بالواد صلہ، دونوں مل کر صفت، موصوف و صفت مل کر معطوف اول وعاطفہ فروعون ذی الاوتاء مرکب توصیفی، معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر بتاویل مفرد موصوف الذین موصول طغوا فی البلاد صلہ دونوں مل کر معطوف علیہ ف عاطفہ اکثر و فعل با فاعل اپنے متعلق فیہا اور مفعول الفساد سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت موصوف اپنے صفت سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل، ظرف اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفعول بہ، فعل الم تر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ف، نتیجیہ صب فعل علیہم متعلق فعل کے ربک فاعل سوط عذاب مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

فَإِنَّمَا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّاهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ○
وَإِنَّمَا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ○

ف استینافہ اما مجرد تاکید کے لئے یا تفصیلیہ الانسان مبتدا اذا شرطیہ ما
 زائدہ ابتدائی فعل ہ معقول بہ ربہ مرکب اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر
 مفسر ف برائے تفسیر اکرمہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ و عائشہ رحمہ جملہ فعلیہ معطوف،
 معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تفسیر، مفسر اپنے تفسیر سے مل کر شرط جزائیہ یقول فعل
 اپنے فاعل سے مل کر قول، ربی مرکب اضافی مبتدا، اکرمنی ای اکرم من فعل اپنے
 فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر، مبتدا و خبر مل کر مقولہ، پھر قول اپنے مقولہ سے مل کر جزاء، شرط
 اپنی جزاء سے مل کر معطوف علیہ و برائے عطف اما اذا مابتلہ فقلوبہ، الخ لی ترکیب جملہ
 سابقہ کی طرح ہے، بہر حال یہ جملہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا اپنی
 خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

كَلَّا بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا تَحْضُونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۝
 وَتَكُلُونَ الْتَرَاتِ أَكْلًا لَّمًّا ۝ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝

کلا حرف رد و جز عن مفہوم السابق مل اضراب انتقالی کے لئے لا
 تکرمون فعل با فاعل الیتیم مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر
 معطوف علیہ و عاطفہ لا تحضون فعل با فاعل احدا مفعول بہ محذوف علی جار طعام
 المسکین ای بذل طعام المسکین مرکب اضافی مجرور، دونوں مل کر متعلق، فعل اپنے
 فاعل متعلق اور مفعول بہ محذوف سے مل کر معطوف اول و عاطفہ تاکلون فعل و فاعل
 الترات مفعول بہ اکلاً موصوف لما ای ذالہ مرکب اضافی صفت، موصوف و صفت مل
 کر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف ثانی و عاطفہ

تسحیون فعل و فاعل اپنے مفعول بہ المال اور مفعول مطلق حبا جما سے مل کر معطوف
ثالث، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًا ۝ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ
صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِئَآ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۝ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى
لَهُ الذِّكْرَى ۝

کلا حرف ردع (ای لردع الکافرین عن جمع المال و البخل به) اذا
ظرفیہ دکت الارض فعل و نائب فاعل دکا دکا موکد و تاکید، مفعول مطلق، فعل اپنے
نائب فاعل و مفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ جاء فعل ربک مرکب اضافی
معطوف علیہ و عاطفہ الملک ذوالحال صفا صفا موکد و تاکید، حال، دونوں مل
کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف اول
و عاطفہ جہنم یومئذ مبدل منہ ب زائد جہنم نائب فاعل یومئذ بدل، مبدل منہ اور
بدل مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ
اپنے معطوفات سے مل کر مظروف، ظرف و مظروف مل کر پھر ظرف مقدم یتذکر فعل
الانسان ذوالحال و برائے حال انی مبتدا له متعلق مقدم، الذکری اپنے متعلق سے مل کر
خبر، دونوں مل کر حال، ذوالحال و حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف مقدم سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

يَقُولُ يَلَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ۝
وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۝

یقول فعل با فاعل قول یا برائے تنبیہ لیت حرف مشبہ بالفعل ن وقایہ کا یا ضمیر

متکلم اس کا اسم قدمت فعل با فاعل ل جار حیاتی مرکب اضافی مجرور، جارو مجرور مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر مقولہ، قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر تفسیر، مفسریت مذکور، الخ مذکور کی، مفسر و تفسیر مل کر جملہ تفسیر یہ ہوا۔

ف استینافیہ یومئذ مفعول فی لا یعذب فعل (عذابہ و وثاقہ منصوبان علی نزع الخافض ای کعذابہ و وثاقہ) مفعول مطلق احد فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ لایوثق و ثاقہ احد معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝
فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝

یا حرف ندا ایٹھا مرکب اضافی، موصوف النفس المطمئنة مرکب توصیفی، صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر منادی، ندا اپنے منادی سے مل کر پھر ندا، ارجمعی فعل، اس میں ضمیر ذوالحال الی جار ربک مرکب اضافی مجرور، جارو مجرور مل کر متعلق، راضیہ حال اول مرضیہ حال ثانی، ذوالحال اپنے دونوں حالوں سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ ف عاطفہ ادخلی فعل با فاعل فی عبادی جار، مجرور متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف اول و عاطفہ، اسی طرح ادخلی جنتی معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جواب ندا، ندا و جواب ندائل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ❖ فجر: فجر، صبح صادق (مصدر)
- ❖ عشر: دس (اسم عدد)
- ❖ شفع: جفت، جوڑا، (طاق کی ضد) مصدر بمعنی اسم مفعول۔
- ❖ وتر: طاق، اکیلا (شفع کی ضد)
- ❖ یسر: (یسری) وہ چلنے لگے (سری باب ض سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب) (فواصل کی رعایت کے باعث یا حذف ہے)
- ❖ هل: کیوں، کیا، (حرف استفہام غ)
- ❖ حجر: عقل، ج، تجویر و اجار۔
- ❖ الهم تر: (تری) کیا آپ کو معلوم نہیں، کیا تو نے نہیں دیکھا (رویت باب ف سے مضارع معروف، واحد مذکر حاضر، بلم نفی، جحد، و حرف استفہام)
- ❖ فعل: کیا، (فعل باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ ب: ساتھ، (حرف جار، غ)
- ❖ عاد: حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کا نام (اسم علم)
- ❖ ارم: عاد و اولی، حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی اولاد میں ارم نامی شخص کی ایک نسل سے تھی یہ قوم اپنے اسی مورث اعلیٰ کے نام سے موسوم ہے۔
- ❖ ذات: والی، صاحب (ذو کا مؤنث) ج، ذوات۔
- ❖ عماد: ستون، بلند عمارت، بلند قصر، ج، عمد
- ❖ لم یخلق: نہیں پیدا کیا گیا، (خلق باب ن سے مضارع مجہول منفی، بلم نفی جحد)

- ❖ جابوا: انہوں نے تراشا، (جوب باب ن سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب)
- ❖ صخر: پتھر، سخت پتھر، ج، صخور۔
- ❖ الواد: (الوادی) وادی القری، وادی، دو پہاڑوں کے درمیان کا میدان ج،
- ❖ اودیۃ اس قوم کا قیام وادی القریٰ میں تھا یہ مدینہ اور شام کے درمیان ایک وادی ہے، یہ وادی اب بھی مدینہ اور شام کے درمیان ملتی ہے، ثمود کے علاقہ کا مرکز مقام حجر تھا اب اس کو مدائن صالح کہتے ہیں، قرآن کریم میں ہے، ولقد کذب اصحاب الحجر المرسلین (۸-۱۵) قوم ثمود کی طرف حضرت صالح علیہ السلام مبعوث ہوئے۔
- ❖ فرعون: قدیم مصری بادشاہوں کا لقب ج، فرعونۃ یہ فرعون جو غرق ہوا فرعون کے انیسویں خاندان کے بادشاہ رعمیس کا بیٹا مفتاح تھا۔
- ❖ اوتاد: میخیں، م، وتد۔
- ❖ طغوا: انہوں نے سراٹھایا، سرکشی اختیار کی (طغیان باب س سے فعل ماضی معروف، جمع مذکر غائب)
- ❖ اکثروا: انہوں نے بہت کیا، بکثرت کیا، اکثار باب اسے ماضی معروف، جمع مذکر غائب
- ❖ فساد: فساد، بغاوت، تباہی (مصدر)
- ❖ صب: اس نے اوپر سے برسایا، اوپر سے گرایا، (صب باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ سوط: کوڑا، ہنترج، اسواط (اسم جامد)
- ❖ عذاب: عذاب، سزا، دکھ (تعذیب سے اسم مصدر)
- ❖ مرصاد: گھات، کمین گاہ (رصد سے اسم ظرف)

- ❖ اذاما: جب (اسم ظرف)
- ❖ ابتلی: اس نے آزمایا، مبتلا کرتا ہے (ابتلاء باب ۷ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب۔)
- ❖ اکرم: اس نے اکرام کیا، عزت دیتا ہے، (اکرام باب ۱ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ نعم: اس نے نعمت دی، انعام دیتا ہے (تعمیم باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ ربی: (ربی) میرا رب (اسم صفت، مع ضمیر اضافی)
- ❖ قدر: اس نے روزی تنگ کی، روزی تنگ کرتا ہے، (قدر باب ۵ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ اھانن: (اھانن فی) اس نے میری قدر گھٹادی، میری اہانت کی (اھانت باب ۱ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب اور ضمیر منصوب واحد متکلم اور نون وقایہ، یاء کا قائم مقام ہے جو حذف ہے)
- ❖ بل: بلکہ (حرف عطف غ)
- ❖ لا: نہیں (حرف نفی غ)
- ❖ لاتکرمون: قدر نہیں کرتے ہو، تم تکریم نہیں کرتے (اکرام باب ۱ سے مضارع معروف، جمع مذکر حاضر)
- ❖ لاتحضون: تم ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے ہو (محاضہ باب ۳ سے مضارع معروف، جمع مذکر حاضر)

- ❖ تراث: میراث، ترکہ، (طعام: اسم مصدر بمعنی اطعام اور جب مایوہ کل کے معنی میں لیا جائے تو پھر اسم جامد ہوگا اور مضاف محذوف ہوگا، یعنی بذل طعام المسکین (مصدر)
- ❖ تاکلون: تم کھاتے ہو (اکل باب ن سے مضارع معروف، جمع مذکر حاضر)
- ❖ اکل: کھانا، (مصدر)
- ❖ لم: سارا سمیٹ لینا، سب کا سب تمام کا تمام (مصدر) لیکن آیت میں صیغہ صفت، مبالغہ کے طور پر استعمال ہو ہے ای الجمع الکثیر
- ❖ تحبون: تم محبت رکھتے ہو (احباب باب ا سے مضارع معروف، جمع مذکر حاضر)
- ❖ حب: محبت، (مصدر)
- ❖ جم: بہت ہی جی بھر کر، پورا بھرنا (مصدر) باب ضرب سے مبالغہ کے طور پر مستعمل ہے۔
- ❖ اذا دکت: جب وہ ریزہ ریزہ کی جائے گی (دک باب ن سے ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب مع اسم ظرف)
- ❖ دک: توڑنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا (مصدر) (تکرار برائے تاکید لفظی ہے)
- ❖ جاء: آئے گا (جمیۃ باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ ملک: فرشتہ، فرشتے اور فرشتوں کی جماعت، (اسم جنس) ج، مملکت۔
- ❖ صف: جوق جوق، صف بستہ (مصدر) (تکرار برائے تاکید لفظی ہے)
- ❖ جـایـء: (بصلہ باء) لایا جاوے گا، لائی جائے گی (جمیۃ باب ض سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب)
- ❖ یتذکر: سمجھ آئے گی، نصیحت حاصل کرے گا، (تذکر باب ۲ سے مضارع،

معروف، واحد مذکر غائب)

- ❖ انی: کہاں؟ (اسم ظرف)
- ❖ ذکر ی: سمجھ، نصیحت (مصدر)
- ❖ یلیتی: (یالیت نی) اے کاش کہ میں (حرف ندا برائے تنبیہ اور تمنا و ضمیر متکلم مع نون و قایہ)
- ❖ قدمت: میں آگے بھیجتا (تقدیم باب ۲ سے ماضی معروف، واحد متکلم)
- ❖ حیاتی: (حیاۃ ی) اپنی زندگی، (مصدر اور ضمیر اضافی واحد متکلم)
- ❖ یعذب: عذاب دے گا، (تعزیر باب ۲ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ لایوثق: نہیں جکڑے گا، نہیں باندھے گا، نہیں پکڑے گا، (ایثاق باب ۱ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ وثاق: جکڑنا، زنجیر میں باندھنا، بندش، پکڑنا، یا تو یہ اسم مصدر ہے اور ثق بمعنی ایثاق یا اسم جامد ہے بمعنی قید یا رسی (مصدر)
- ❖ یایتها: اے، یا حرف نداء۔ اتھا برائے منادی معروف باللام مؤنث زائد ہے تاکہ یا کی آواز گم نہ ہو)
- ❖ مطمئنة: اطمینان والی (اطمینان افعال (رباعی مزید فیہ) سے اسم فاعل واحد مؤنث)
- ❖ ار جعی: تو چل، تو لوٹ، واپس آ (رجع باب ۳ سے فعل امر، واحد مؤنث حاضر)
- ❖ مرضیتہ: خوش کی ہوئی، پسندیدہ، رضا سے اسم مفعول، واحد مؤنث (اصلہ مرضوی)
- ❖ عباد: بندے م، عبد
- ❖ ی: میرا، مجھ کو (ضمیر اضافی، واحد متکلم)۔

سُورَةُ الْبَلَدِ وَهُوَ مِنْ مَكِّيٍّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
 لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۝ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۝ وَالْيَوْمَآ
 وَلَدَ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۝ أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدَرَ
 عَلَيْهِ أَحَدٌ ۝ يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُبَدًا ۝ أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرِكْ
 أَحَدٌ ۝ أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنَاهُ
 النَّجْدَيْنِ ۝ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ
 رَقَبَةٍ ۝ أَوْ اطْعَمْتُ يَوْمَ ذِي مَسْغَبَةٍ ۝ تَتَّبِعُنَا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝

موضوع خیر کی ترغیب اور شر سے ترہیب

ترجمہ

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی ۝ اور آپ کو اس شہر میں لڑائی حلال ہونے
 والی ہے ۝ اور قسم ہے باپ کی اور اولاد کی ۝ کہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت
 میں پیدا کیا ہے ۝ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا ۝ کہتا
 ہے کہ میں نے اتنا وافر مال خرچ کر ڈالا ۝ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی
 نے دیکھا نہیں ۝ کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں ۝ اور زبان اور دو ہونٹ نہیں
 دئے ۝ اور ہم نے اس کو دونوں راستے بتلا دئے ۝ سو وہ شخص گھائی میں سے
 ہو کر نہ نکلا ۝ اور آپ کو معلوم ہے کہ گھائی کیا ہے ۝ وہ کسی گردن کا چھڑا دینا
 ہے ۝ یا کھانا کھانا فاقہ کے دن میں ۝ کسی رشتہ دار یتیم کو۔

وَمُسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا

بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ اُولَٰئِكَ اَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝^{۱۸}
وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ اَصْحَابُ الشُّمُولِ ۝^{۱۹} عَلَيْهِمْ نَارُ مُّؤَصَّدَةٌ ۝^{۲۰}

یا کسی خاک نشین محتاج کو۔ پھر ان لوگوں میں سے ہوا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو پابندی کی فہمائش کی اور ایک دوسرے کو ترحم کی فہمائش کی۔ یہی لوگ داہنے ہاتھ والے ہیں۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہیں وہ لوگ بائیں ہاتھ والے ہیں۔ ان پر آگ محیط ہوگی جس کو بند کر دیا جاوے گا۔

مختصر و جامع تفسیر

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی اور اور (جواب قسم سے پہلے آنحضرت ﷺ کے حق میں ایک بشارت دی گئی کہ) آپ کو اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے (چنانچہ فتح مکہ کے روز آپ کے لئے قتال جائز کر دیا گیا تھا۔ احکام حرم باقی نہیں رہے تھے) اور قسم ہے باپ کی اور اولاد کی (ساری اولاد کے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔ پس آدم اور بنی آدم سب کی قسم ہوئی آگے جواب قسم ہے) کہ ہم نے انسانوں کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے (چنانچہ عمر بھر کہیں مرض میں، کہیں رنج میں، کہیں فکر میں اکثر اوقات مبتلا رہتا ہے اور اس کا مقتضایہ تھا کہ اس میں عجز و در ماندگی پیدا ہوتی اور اپنے کو بستہ حکم تقدیر سمجھ کر مطیع امر و تاجب رضا ہوتا ہے لیکن انسان کا فرکی یہ حالت ہے کہ بالکل بھول میں پڑا ہے تو) کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا (یعنی کیا اللہ کی قدرت سے اپنے کو خارج سمجھتا ہے جو اس قدر بھول میں پڑا ہے) اور کہتا ہے کہ میں نے اتنا وافر مال خرچ کر ڈالا (یعنی ایک توشیحی بگارتا ہے پھر عداوت رسول و مخالف اسلام و معاصی میں خرچ کرنے کو ہنر سمجھتا ہے پھر جھوٹ بھی بولتا ہے کہ اس کو مال کثیر بتلاتا ہے) کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں (یعنی اللہ تعالیٰ نے تو دیکھا ہے

.....
 اور وہ جانتا ہے کہ معصیت میں خرچ کیا ہے پس اس پر سزا دے گا نیز مقدار بھی دیکھی
 ہے کہ اس قدر نہیں ہے جس قدر لوگوں کو یقین دلانا چاہتا ہے یہ حال مطلق کافر کا ہے کہ
 اس وقت آپ کے مخالفین کے یہی اقوال و احوال تھے، غرض یہ شخص نہ تو محن یعنی تکلیف و
 رنج سے متاثر ہوا اور نہ منن یعنی انعامات و احسانات سے جس کا آگے بیان ہے کہ) کیا
 ہم نے اس کو دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دئے اور پھر اس کو دونوں رستے خیر و
 شر کے بتلا دئے (تاکہ طریق مضر سے بچے اور نافع پر چلے سواں کا بھی مقتضایہ تھا کہ
 احکام الہی کا تابع ہوتا) مگر وہ شخص دین کی گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا (دین کے کاموں کو
 اس لئے گھاٹی کہا کہ نفس پر شاق ہے) اور آپ کو معلوم ہے کہ گھاٹی (سے) کیا (مراد)
 ہے وہ کسی (کی) گردن کا (غلامی سے) چھڑا دینا ہے یا کھانا کھانا فاقہ کے دن رشتہ دار
 یتیم کو یا کسی خاک نشین محتاج کو (یعنی ان احکام الہیہ کو بجالانا چاہئے تھا پھر (سب سے
 بڑھ کر یہ کہ) ان لوگوں میں سے ہوا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو (ایمان کی)
 پابندی کی فہمائش کی اور ایک دوسرے کو ترحم (علی الخلق) کی (یعنی ترک ظلم کی) فہمائش
 کی (ایمان تو سب سے مقدم ہے پھر امر بالثبات علی الایمان اوروں سے افضل ہے، پھر
 لوگوں کی ایذا سے بچنا بقیہ سے اہم ہے پھر ان اعمال کا رتبہ ہے جو فک رقبۃ سے
 مَسْرُوبہ تک مذکور ہیں پس یہ ثم تفتحیم رقبہ کے لئے ہے، مطلب یہ کہ جمیع اصول و
 فروع میں اطاعت کرنا چاہئے تھا، آگے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوا اِنْ کِی جُزَا کا بیان ہے (یعنی) یہی
 لوگ داہنے والے ہیں (جن کی تفصیل جزاء سورہ واقعہ میں ہے اور یہاں اس میں مطلق اہل
 ایمان خواص و عوام سب داخل ہیں) اور (آگے ان کے مقابلین کا بیان ہے کہ) جو لوگ
 ہماری آیتوں کے منکر ہیں (خود اصول ہی میں مخالف ہیں فروع کا تو کہنا کیا) وہ لوگ بائیں
 والے ہیں، ان پر آگ محیط ہوگی جس کو بند کر دیا جاوے گا (یعنی دوزخیوں کو دوزخ میں بھر
 کر آگے سے دروازہ بند کر دیں گے کیونکہ خلود کی وجہ سے نکلنا تو ملے گا ہی نہیں)۔

رابطہ و مناسبت سورت سابقہ میں اعمال موجب مجازۃ کا بیان تھا کہ اس سورت میں بھی ایسے ہی اعمال کا بیان ہے مگر وہاں کثرت لفظیہ اعمال شرکی تھی یہاں اعمال خیر کی ہے اور تمہید میں بعض مقتضیات اعمال خیر کے از قبیل محن و من مذکورہ ہیں اور ختم پر اعمال شروخیہ کی جزاء و سزا مذکور ہے۔

ترکیب مصطلحہ

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ○ وَأَنْتَ حِلٌّ مَبْهُدًا الْبَلَدِ ○ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ○
لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ○

لا زائدہ (یا کفار کے کلام کی نفی کے لئے) اقسام فعل اپنے فاعل سے مل کر قسم، ب حرف جار ہذا اسم اشارہ البلد مشارائیہ، دونوں مل کر ذوالحال و حالیہ انت مبتدا محل صیغہ صفت ب جار ہذا البلد مرکب اشاری مجرور، دونوں مل کر متعلق حل کے، صیغہ صفت اپنے متعلق سے مل کر بعد از شبہ جملہ خبر، مبتدا و خبر مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر معصوف علیہ و عاطفہ والد المعطوف اول و عاطفہ ما موصولہ ولد فعل و فاعل، ضمیر محذوف مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف دوم، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر مقسم بہ، قسم و مقسم بہ مل کر پھر قسم، لام برائے جواب قسم قد حرف تحقیق خلقنا فعل با فاعل الانسان مفعول بہ فی کبد مرکب جاری متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ جواب قسم، قسم و جواب قسم دونوں مل کر جملہ قسمیہ ہوا۔

أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ○ يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَا لَا لُبْدًا ○
أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ ○

ابرائے استفہام انکاری، بحسب فعل بافاعل ان (ثقیلہ سے مخففہ ہے اور اس کا اسم ضمیر شان ہے جو مقدر ہے ای انہ) ان حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر شان محذوف اس کا اسم لن ناصبہ یقدر فعل علیہ مرکب جاری متعلق، احد فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ بحسب فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، یقول فعل اپنے فاعل سے مل کر قول، اہلکت فعل و فاعل مالا لبتا مرکب توصیفی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مقولہ، قول و مقولہ مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

استفہام تحدیدی بحسب فعل ان حرف مشبہ بالفعل، ضمیر شان محذوف اس کا اسم، لم جازمہ یروی فعل، ہ مفعول بہ احد فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر مفعول بہ، فعل بحسب اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۝

ابرائے استفہام تقریری لم جازمہ نجعل فعل بافاعل لہ مرکب جاری متعلق عینین معطوف علیہ وعاطفہ لسانا معطوف اول وعاطفہ شفَتین معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر مفعول بہ، فعل نجعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر پھر معطوف علیہ وعاطفہ ہدینا فعل بافاعل، ہ ضمیر مفعول بہ اول النجدین مفعول بہ ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ انشائیہ بنا۔

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝

أَوْ اطْعَمٌ ۝ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۝ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ أَوْ مَسْكِينًا ۝

ذَا مَتْرَبَةٍ ۝

ف نتیجہ نافیہ یا بمعنی ہلا، اقتحم فعل بافاعل الحقبة مبدل منہ

فک رقبة مرکب اضافی معطوف علیہ او عاطفہ اطعام مصدر فی جار یوم موصوف ذی مسغبة مرکب اضافی صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، مرکب جاری متعلق مصدر کے، یتیم موصوف ذامقربة مرکب اضافی صفت، مرکب توصیفی معطوف علیہ او عاطفہ مسکینا ذامتربة مرکب توصیفی معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ مصدر کا، مصدر اپنے مفعول بہ اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ فک رقبة اپنے معطوف سے مل کر خبر مبتدا محذوف ہو کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔ وما ادراک ما العقبۃ کی ترکیب ما ادراک ما یوم الدین کی طرح ہے۔

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝

ثم عاطفہ، کان فعل ناقص، اس میں ضمیر مستتر اس کا اسم من جار الذین بالصبر موصول امنوا فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ تو اوصوا فعل با فاعل بالصبر مرکب جاری متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف اول و عاطفہ تو اوصوا فعل با فاعل اپنے متعلق بالرحمة سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر بعد از جملہ صلہ، موصول وصلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق صیغہ اسم فاعل ثابتا کے، صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر کان کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَايَعْنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤَصَّدَةٌ ۝

اولئک مبتدا اصحاب المیمنة مرکب اضافی خبر، دونوں مل کر بعد از جملہ اسمیہ معطوف علیہ ہوا و عاطفہ الذین اسم موصول کفروا فعل با فاعل بايئنا مرکب جاری متعلق، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر مبتدا اول هم ضمیر

فصل مبتدائی اصحاب المثنیٰ مرکب اضافی خبر، مبتدا دوم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر پھر خبر بنا مبتدا اول کے لئے، مبتدا اول اپنی خبر سے مل کر معطوف ہوا، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

علیہم مرکب جاری متعلق صیغہ اسم فاعل ثابتہ کے، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم، نار مؤصدة مرکب توصیفی، مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ❖ لا اقسام: میں قسم کھاتا ہوں (اقسام باب ا سے مضارع معروف، واحد متکلم (لا زائد برائے تاکید ہے)
- ❖ انت: آپ (ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر حاضر)
- ❖ حل: حلال ہونے والی، اترنے والی (مصدر بمعنی صفت)
- ❖ والد: باپ، والد (ولادة سے اسم فاعل، واحد مذکر)
- ❖ ولد: اس نے جنا (ولادة باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ کبد: مشقت، دشواری، سختی (مصدر یا اسم بمعنی المشقة) باب مع
- ❖ يحسب: وہ خیال کرتا ہے، وہ گمان کرتا ہے (حسب و حساب باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ❖ ان: کہ، یہ کہ (حرف مصدری ع)
- ❖ لن: ہرگز نہیں، حرف نفی تاکید للمستقبل، ع)
- ❖ لن يقدر: بس نہیں چلے گا، قادر نہ ہوگا، قدرۃ باب ض سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب
- ❖ علیہ: (علی ہ) اس پر (حرف جار، ضمیر مجرور)

✽ يقول: وہ کہتا ہے (قول باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
 ✽ اہلکت: میں نے خرچ کیا۔ ہلاک کیا (اہلاک باب ا سے ماضی
 معروف، واحد متکلم)

✽ لبد: وافر مال، بہت مال (لَبُد سے اسم صفت)
 ✽ لم نجعل: ہم نے نہیں دئے، ہم نے نہیں بنایا (جَعَلَ باب ف سے مضارع
 معروف، جمع متکلم بلم نفی جحد)

✽ عینین: دو آنکھیں، م عین
 ✽ لسان: زبان ج السنة
 ✽ شفتین: دو ہونٹ، م شفة اس کی اصل شفہیہ ہے، کیونکہ اس کی
 تصغیر شفہیہ آتی ہے، اور جمع شفاہ ہے
 ✽ ہدینا: ہم نے راستہ بتلایا، ہم نے ہدایت دی (ہدایۃ باب ض سے ماضی
 معروف، جمع متکلم)

✽ نجدین: دو راستے، دو راہیں، م نجد
 ✽ لا اقتحم: وہ نہیں داخل ہوا، وہ نہیں چڑھا، اقتحام باب ے سے ماضی
 معروف، واحد مذکر غائب مع حرف نفی، غ

✽ عقبۃ: گھائی ج عَقَبَات
 ✽ فک: چھڑانا (مصدر) باب نصر
 ✽ رقبة: گردن (باندی۔ غلام) ج رِقَاب
 ✽ اطعام: کھانا کھلانا، مصدر، باب ا
 ✽ ذو، ذا ذی: والا ج اَلْوَا
 ✽ مسغبة: فاقہ، بھوک، (مصدر میمی) باب سمع اور نصر سے آتا ہے اور

تاما لغہ کے لئے ہے۔

- ✽ مقربة: رشتہ داری، قرابت، (مصدر میمی) باب کرم
- ✽ متربة: خاک نشینی، خاکساری، محتاجی، فقر و فاقہ، (مصدر میمی) باب مع
- ✽ موحمة: رحم، مہربانی، رحم دلی (مصدر میمی) باب مع
- ✽ اولشک: یہی لوگ، وہ تمام (اسم اشارہ)
- ✽ اصحب: والے، صاحب
- ✽ میمنة: داہنا، سیدھا ہاتھ، دائیں سمت، نیک بختی (مصدر میمی)
- ✽ آیات: نشانیاں مایہ
- ✽ مشئمة: بایاں ہاتھ، بد بختی، بائیں جانب، نحوست، (مصدر میمی)
- ✽ مؤصدة: بند کی ہوئی (ایضاد باب اسے اسم مفعول، واحد مؤنث)

سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ مِّنْ ثَمَانِ عَشْرَةَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا ① وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَّهَا ② وَالنَّهَارُ إِذَا

جَلَّهَا ③ وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَاهَا ④ وَالسَّمَاءُ وَمَا بَنَدَهَا ⑤

وَالْأَرْضُ وَمَا طَحَاهَا ⑥ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ⑦ قَالَهُمَّافُجَّوْرَهَا

وَتَقَوَّيْنَهَا ⑧ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ⑨ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ⑩

موضوع: مقتضیات سعادت و شقاوت اور قصہ ثمود کے ذریعہ کفار کو تنویف

ترجمہ: قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی ○ اور چاند کی جب سورج سے پیچھے آوے ○ اور دن کی جب اس کو خوب روشن کر دے ○ اور رات کی جب

اس کو چھپالے O اور آسمان کی اور اسکی جس نے اس کو بنایا O اور زمین کی اور
اس کی جس نے اس کو بچھایا O اور جان کی اور اس کی جس نے اس کو درست
بنایا O پھر اس کی بدکرداری اور پرہیزگاری کا القا کیا O یقیناً وہ مراد کو پہنچا
جس نے اس کو پاک کر لیا، اور وہ نامراد ہوا جس نے اس کو دیا O

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوِيهَا^(۱۱) إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا^(۱۲) فَقَالَ لَهُمُ

رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا^(۱۳) فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا^(۱۴) فَذَمَّمْ

عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذُنُوبِهِمْ فَسَوَّاهَا^(۱۵) وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا^(۱۶) ع

قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب تکذیب کی O جب کہ اس قوم میں جو
سب سے زیادہ بد بخت تھا اٹھ کھڑا ہوا O تو ان لوگوں سے اللہ کے پیغمبر نے
فرمایا کہ اللہ کی اونٹنی سے اور اس کے پانی پینے سے خبردار رہنا O سوانہوں نے
پیغمبر کو جھٹلایا پھر اس اونٹنی کو مار ڈالا تو ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے
سبب ان پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس کو عام فرمایا O اور اللہ تعالیٰ کو اس
ہلاکت کے اخیر میں کسی خرابی کا اندیشہ نہیں ہوا O

مختصر و جامع تفسیر

قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی اور چاند کی جب سورج کے غروب سے
چھپے آوے (یعنی طلوع ہو مراد اس سے وسط ماہ کی بعض شبوں کا چاند ہے کہ سورج کے
چھپنے کے بعد طلوع ہوتا ہے اور یہ قید شاید اس لئے ہو کہ وہ وقت کمال نور کا ہوتا ہے جیسا
کہ ضحاکا کا اشارہ کمال نور آفتاب کی طرف اور یا اس وقت دو آیت قدرت علی سبیل
التعاقب والا اتصال ظاہر ہوتی ہیں غروب شمس و طلوع قمر) اور (قسم ہے) دن کی
جب وہ اس (سورج) کو خوب روشن کر دے اور (قسم ہے) رات کی جب وہ (اس

..... سورج) کو (اور اس کے آثار و انوار کو بالکلیہ) چھپالے (یعنی خوب رات ہو جاوے کہ دن کی روشنی کا کچھ اثر نہ رہے اور چاروں چیزیں جن کی قسم کھائی گئی ہے ان میں جو قیدیں لگائیں گئیں ہیں وہ ان کے کمال کے اعتبار سے ہیں، یعنی ہر ایک کی قسم ان کی حالت کمال سے ہے)۔

اور (قسم ہے) آسمان کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو بنایا (مراد اللہ تعالیٰ ہے اسی طرح مَاطَہَاہَا اور مَاسُوَاہَا میں بھی اور مخلوق کی قسم کو خالق کی قسم پر مقدم فرمانا اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس میں ذہن کو دلیل سے مدلوں کی طرف منتقل کرنا ہے کیونکہ مصنوع دلیل ہے صانع پر، تو اس میں استدلال علی التوحید کی طرف بھی اشارہ ہو گیا) اور (قسم ہے) زمین کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو بچھایا اور (قسم ہے انسان کی) جان کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو (ہر طرح صورت شکل اعضاء سے) درست بنایا پھر اس کی، بدکرداری اور پرہیزگاری (دونوں باتوں) کا اس کو القا کیا (یہ اسناد باعتبار تخلیق کے ہے یعنی قلب میں جو نیکی کا رجحان ہوتا ہے یا جو بدی کی طرف میلان ہوتا ہے دونوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے، گو القاء اول میں فرشتہ واسطہ ہوتا ہے اور ثانی میں شیطان، پھر وہ رجحان و میلان کبھی مرتبہ عزم تک پہنچ جاتا ہے جو کہ انسان کے قصد و اختیار سے صادر ہوتا ہے اسی قصد و اختیار پر عذاب و ثواب مرتب ہوتا ہے جس کے بعد صدور فعل تخلیق حق ہوتا ہے اور کبھی عزم تک نہیں پہنچتا وہ معاف ہے آگے مضمون کی تکمیل کے لئے اہل فجور و اہل تقویٰ کا مال بتلاتے ہیں کہ) یقیناً وہ مراد کو پہنچا جس نے اس (جان) کو پاک کر لیا (یعنی نفس کو فجور سے روکا اور تقویٰ اختیار کر لیا) اور نا مراد ہوا جس نے اس کو (فجور) میں دبا دیا اور فجور سے مغلوب کر دیا، اس کے بعد جواب قسم مقدر ہے یعنی اے کفار مکہ جب تم اہل فجور ہو تو ضرور مبتلائے غضب و ہلاک ہو گے آخرت میں تو یقیناً اور دنیا میں بعض اوقات جیسا کہ قوم شمود، اس فجور کی وجہ سے غضب الہی اور عذاب کی مورد بنی۔

(جن کا قصہ یہ ہے کہ) قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب (صالح علیہ السلام کی) تکذیب کی (اور یہ اس زمانہ کا قصہ ہے) جب کہ اس قوم میں جو سب سے زیادہ بد بخت تھا وہ (اوٹنی کے قتل کرنے کے لئے) اٹھ کھڑا ہوا (یعنی آمادہ ہو گیا اور اس کے ساتھ اور لوگ بھی شریک تھے) تو ان لوگوں سے اللہ کے پیغمبر (صالح علیہ السلام) نے (جب ان کو اس عزم قتل کی اطلاع ہوئی کذاھی الخازن) فرمایا کہ اللہ کی (اس) اوٹنی سے اور اس کے پانی پینے سے خبردار رہنا (یعنی اس کو قتل مت کرنا اور نہ اس کا پانی بند کرنا، چونکہ ارادہ قتل کا اصل سبب بھی پانی کی باری تھی اس لئے اس کی تصریح فرمائی اور اللہ کی اوٹنی اس لئے کہا کہ خدا تعالیٰ نے اس کو معجزہ کے طور پر عجیب طرح سے پیدا کر کے دلیل نبوت بنادیا اور اس کے احترام کو واجب فرمایا) سوانہوں نے پیغمبر کو (یعنی دلیل نبوت جو ناقضہ اللہ کے ذریعہ ظاہر ہوئی) جھٹلایا (کیونکہ وہ ان کو نبی نہ سمجھتے تھے) پھر اس اوٹنی کو مار ڈالا تو ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے سبب ان پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس (ہلاکت) کو (تمام قوم کے لئے) عام فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اس ہلاکت کے اخیر میں کسی خرابی (نکلنے) کا (کسی سے) اندیشہ نہیں ہوا (جیسے ملوک دنیا کو بعض اوقات کسی قوم کو سزا دینے کے بعد احتمال ہوتا ہے کہ اس پر کوئی شورش و ہنگامہ ملکی مرتب نہ ہو) مفصل قصہ ثمود کا اور اوٹنی کا سورہ اعراف میں گزر چکا ہے۔

ربطہ و مناسبت : سورت سابقہ میں اعمال ایمانیہ و کفریہ کی مجازۃ اخرویہ کا بیان تھا اس صورت میں کذب ثمود الخ سے کہ بمنزلہ جواب قسم ہے قصد اعمال کفریہ پر مجازۃ دنیویہ کے احتمال کا بیان ہے اور ضمناً بذیل قسم نفس اعمال کی تقسیم مضمون اول کا مقصود اور مضمون ثانی کا ضمناً وجہاً آنا اس لئے ہو کہ مقصود اصلی تخویف کفار مکہ کی ہے۔

ترکیب مصطلحه

وَالشَّمْسُ وَضَحُّهَا ○ وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَّهَا ○ وَالنَّهَارُ إِذَا جَلَّهَا ○
وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَاهَا ○ وَالسَّمَاءُ وَمَا بَنَاهَا ○ وَالْأَرْضُ وَمَا طَحَّهَا ○
وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ○ فَالْهَمَّهَا فَجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ○ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ رَزَّهَا ○
وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّهَا ○

و حرف جار (تسمیہ) الشمس معطوف علیہ وعاطفہ ضحہا مرکب اضافی
معطوف اول و عاطفہ القمر معطوف ثانی اذا ظرفیہ تلی فعل بافاعل ہا مفعول بہ فعل
اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ مظروف، ظرف و مظروف مل کر پھر
ظرف برائے اقسام فعل محذوف و عاطفہ النهار معطوف ثالث اذا جملہا (ترکیب
گذشت) و عاطفہ اللیل معطوف رابع اذا یغشہا ا (ترکیب گذشت) و عاطفہ
السماء معطوف علیہ و عاطفہ ما موصولہ بنی فعل بافاعل ہا ضمیر مفعول بہ فعل اپنے
فاعل و مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول و صلہ مل کر معطوف، معطوف علیہ و معطوف مل کر
معطوف خامس، و عاطفہ الارض و ما طحہا معطوف سادس و عاطفہ نفس
معطوف علیہ و عاطفہ ما سواہا معطوف علیہ ف عاطفہ الہم فعل بافاعل ہا مفعول بہ
اول فجور ہا مرکب اضافی معطوف علیہ و عاطفہ تقوہا مرکب اضافی معطوف،
معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے
مل کر معطوف، معطوف علیہ سوہا اپنے معطوف سے مل کر صلہ بنا، موصول اپنے صلہ
سے مل کر نفس کا معطوف، پھر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف سابع، اب
الشمس معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر مقسم بہ،
اقسم محذوف اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ ہونے کے بعد قسم، قسم و مقسم بہ
مل کر پھر دوبارہ قسم۔

.....
 قد حرف تحقیق افلح فعل من اسم موصول ذکی فعل با فاعل ھا مفعول بہ، فعل
 اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر متعلق فاعل، فعل اپنے فاعل
 سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ قد خباب من دسھا معطوف، دونوں مل کر جواب، قسم و
 جواب قسم مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

كَذَبْتُ ثَمُوذَ بَطْغُوها ۝ اِذَا نُبِعْتُ اَشْقِها ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
 نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقِیْها ۝

کذبت فعل ثمود فاعل ب جار طغوها مرکب اضافی مجرور، جار اور
 مجرور مل کر متعلق فعل کے، اذا ظرفیہ انبعث اشقها فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر
 مظهر و پھر دونوں مل کر ظرف، پھر فعل کذبت اپنے فاعل، متعلق اور ظرف سے مل کر
 جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ف برائے نتیجہ قال فعل لہم مرکب جاری متعلق فعل کے رسول اللہ مرکب
 اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قول ناقة اللہ (یہ فعل محذوف سے
 منصوب ہے جسے تحریر کہتے ہیں ای احذرو ناقة اللہ) مرکب اضافی معطوف علیہ و
 عاطفہ سقیها مرکب اضافی معطوف، دونوں مل کر احذرو فعل محذوف کا مفعول بہ،
 فعل محذوف اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر مقولہ، جو اپنے قول سے مل
 کر جملہ خبریہ ہوا۔

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْها ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذُنُوبِهِمْ فَسَوَّها ۝
 وَلَا يَخَافُ عُقْبَها ۝

ف استینافیہ کذبوہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ ف عاطفہ عقروہا جملہ فعلیہ
 معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔
 ف، نتیجہ دمدم فعل علیہم متعلق اول ربہم مرکب اضافی فاعل

ب جار ذنبہم مرکب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف علیہ ف عاطفہ سوہا جملہ فعلیہ معطوف ہوا، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

و عاطفہ لا یخاف فعل با فاعل عقبہا مرکب اضافی، مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

- شمس: سورج، ج، شمس
- قمر: چاند، ج اقمار
- تلی: پیچھے آئے (تَلَوْ) باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب) اس میں تعلیل بالقلب ہے۔
- جلی: خوب روشن کرے (تجلیۃ باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب) جلّھا اصل میں جلّیھا ہے اس میں بھی تعلیل بالقلب ہے۔
- سماء: آسمان (ابر، بارش، بلندی) ج سموات
- بنی: اس نے بنایا، بناء باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب۔
- طحی: اس نے بچھایا، پھیلا یا (طحو باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- نفس: جان، نفس، دل، (شخص، ذات، اصل) نَفْس وَاَنْفُسُ
- سوی: درست بنایا، برابر کر دیا (تسویۃ باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- الہم: القا کیا، دل میں ڈالنا، الہام کیا، (الہم باب اسے ماضی معروف، واحد مذکر غائب۔
- فجور: بدکاری، نافرمانی (مصدر)

- ❁ افلح: وہ مراد کو پہنچا، فلاح پائی، کامیاب ہوا (فلاح باب ۱ سے ماضی معروف، واحد مذکر۔
- ❁ زکی: اس نے پاک کیا، سنوارا (تزکیہ باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❁ قد: یقیناً (حرف تاکید، غ)
- ❁ خاب: وہ نامراد ہوا (خسبہ باب ۱ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❁ دسی: اس نے دبا، یا اس نے خاک میں ملایا، تدسیہ باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❁ کذب: تکذیب کی، جھٹلایا (تکذیب باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مؤنث غائب)
- ❁ ثمود: حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کا نام، عاوثانیہ،
- ❁ طغوی: شرارت، سرکشی، نافرمانی، (اسم مصدر) باب نصر اور فتح سے آتا ہے
- ❁ اذ: جب، (اسم ظرف)
- ❁ انبعث: اٹھا، اٹھ کھڑا ہوا (انبعث باب ۶ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❁ قال: فرمایا، کہا، (قول باب ۱ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❁ ناقة: اونٹنی ج نوق
- ❁ سقیا: پانی پینے کی باری (اسم مصدر)
- ❁ کذبوا: انہوں نے جھٹلایا (تکذیب باب ۲ سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب)
- ❁ عقروا: انہوں نے مار ڈالا، انہوں نے کوچیں کاٹیں، (عقر باب ۱۰ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب۔
- ❁ دمدم: (بصلہ علی) ہلاکت نازل فرمائی (دمدمہ باب ۱۰ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

- ✽ ب: وجہ، وجہ سے، حرفِ جازع
- ✽ ذنب: گناہ، جِ ذُنُوب
- ✽ لایخاف: کسی کی خرابی کا اندیشہ نہیں ہوا، وہ خوف نہیں کھاتا، (خوف باب ف سے مضارع معروف منفی، واحد مذکر غائب)۔
- ✽ عقبی: اخیر، انجام، عاقبت (عُقْب سے اسم تفضیل، واحد مؤنث اور مصدر
- سُورَةُ الْاِنشِاقِ مَعْنَى اَنْتَ اَعْبَدُ وَجْهَ رَبِّكَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
 وَالْیَلِ اِذَا یُعْشٰی ۝۱ وَالتَّهَارِ اِذَا تَجَلٰی ۝۲ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرِ
 وَالْاُنْثٰی ۝۳ اِنْ سَعِیْکُمْ لَشَیْءٍ ۝۴ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۝۵
 وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝۶ فَسَنِیْسِرُهُ لِلْیُسْرِی ۝۷ وََاَمَّا مَنْ
 بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ۝۸ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۝۹ فَسَنِیْسِرُهُ
 لِلْعُسْرِی ۝۱۰ وَمَا یُعْغِیْ عَنْهُ مَالُهُ اِذَا اُتْرَدٰی ۝۱۱ اِنَّ عَلَیْنَا
 لَلْهُدٰی ۝۱۲ وَاِنَّ لَنَا لَ الْاٰخِرَةَ وَالْاَوَّلٰی ۝۱۳ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا
 تَلَظٰی ۝۱۴ لَا یَصْلٰہَا اِلَّا الْاَشْقٰی ۝۱۵ الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلٰی ۝۱۶

موضوع: اختلاف اعمال اور ان کی جزا و سزا

ترجمہ: قسم ہے رات کی جب وہ چھپا لے ۝ اور دن کی جب روشنی ہو
 جاوے ۝ اور اس کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا ۝ کہ بے شک تمہاری
 کوششیں مختلف ہیں ۝ سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا ۝ اور اچھی بات کو سچا

سمجھا O تو ہم اس کو راحت کی چیز کے لئے سامان دے دیں گے O اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پروائی اختیار کی O اور اچھی بات کو جھٹلایا O تو ہم اس کو تکلیف کی چیز کے لئے سامان دے دیں گے O اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آوے گا جب وہ برباد ہونے لگے گا O واقعی ہمارے ذمہ راہ کا بتلادینا ہے O اور ہمارے ہی قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا O سو میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں O اس میں وہی بد بخت داخل ہوگا O جس نے جھٹلایا اور روگردانی کی O

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۝
وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى ۝ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ

رَبِّهِ الْأَعْلَى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضَى ۝

اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جاوے گا، جو بڑا پرہیزگار ہے O جو اپنا مال اس غرض سے دیتا ہے کہ پاک ہو جائے O اور بجز اپنے عالی شان پروردگار کی رضا جوئی کے اس کے ذمہ کسی کا احسان نہ تھا کہ اس کا بدلہ اتارنا ہو اور یہ شخص عنقریب خوش ہو جاوے گا O

مختصر و جامع تفسیر

قسم ہے رات کی جب کہ وہ (آفتاب کو اور دن کو) چھپالے، اور (قسم ہے) دن کی جب کہ وہ روشن ہو جاوے اور (قسم ہے) اس (ذات) کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا (مراد اللہ تعالیٰ ہے آگے جواب قسم ہے) کہ بیشک تمہاری کوششیں (یعنی اعمال) مختلف ہیں (اور اسی طرح ان کے ثمرات بھی مختلف ہیں) سو جس نے (اللہ کی راہ میں مال) دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات (یعنی ملتِ اسلام) کو سچا سمجھا تو ہم اس کو راحت کی چیز کے لئے سامان دیدیں گے (راحت کی چیز سے نیک عمل اور بواسطہ نیک

عمل کے جنت مراد ہے کہ یسر کا سبب اور محل ہے اسی لئے یسری کہہ دیا گیا ورنہ یسری کے معنی ہیں آسان چیز) اور جس نے (حقوق واجبہ سے) بخل کیا اور (بجائے خدا سے ڈرنے کے خدا سے) بے پروائی اختیار کی اور اچھی بات (یعنی ملتِ اسلام) کو جھٹلایا تو ہم اس کو تکلیف کی چیز کا سامان دیدیں گے (تکلیف کی چیز سے بدعمل اور بواسطہ بدعمل کے دوزخ مراد ہے کہ عمر کا سبب اور محل ہے اس لئے اس عمر کو عسری کہہ دیا گیا اور سامان دینے سے مراد دونوں جگہ یہ ہے کہ اچھے یا برے کام اس کے لیے آسان ہو جائیں گے اور بے تکلف سرزد ہونے لگیں گے اور ویسے ہی اسباب جمع ہو جائیں گے پھر نیک اعمال کا سامان جنت ہونا اور اعمالِ بد کا سامان دوزخ ہونا ظاہر ہی ہے۔

حدیث میں ہے اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُسِّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَكَذَا فِي الشَّقَاوَةِ (اور) آگے صاحبِ عسری کا حال مذکور ہے کہ) اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آوے گا جب وہ برباد ہونے لگے گا، بربادی سے مراد جہنم میں جانا ہے) واقعی ہمارے ذمہ (اپنے وعدہ کے مطابق) راہ بتلانا دینا ہے (سوم وہ ہم نے پوری طور سے بتلا دیا ہے، اور پھر کسی نے ایمان و اطاعت کی راہ اختیار کر لی جس کا ذکر مَنْ اَعْطَى الْخَی میں ہوا ہے، اور کسی نے کفر و معصیت کی راہ کو اختیار کر لیا جس کا ذکر مَنْ بَخَلَ میں ہوا ہے) اور (جیسی راہ کوئی شخص اختیار کر لے گا ویسا ہی ثمر اس کو دیں گے کیونکہ) ہمارے ہی قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا (یعنی دونوں میں ہماری ہی حکومت ہے اس لئے دنیا میں ہم نے احکام مقرر کئے اور آخرت میں مخالفت اور موافقت پر سزا و جزا دیں گے جس کا بیان دو جگہ فَسَنُيَسِّرُهُ میں ہوا ہے۔ آگے بطور تنقیح اور توضیح کے ارشاد ہے کہ میں نے جو تم کو اعمالِ مختلفہ کی مختلف جزائیں بتلا دی ہیں) تو میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں (جس پر جملہ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى دلالت کرتا ہے تاکہ ایمان و طاعت جن کا ذکر اَعْطَى الْخَی میں ہے اختیار کر کے اس آگ سے بچو اور کفر و معصیت جن کا ذکر بَخَلَ الْخَی میں ہے اختیار کر کے دوزخ میں نہ جاؤ، کیونکہ اس

میں جانے اور نہ جانے کے یہی اسباب ہیں۔

چنانچہ آگے اس کی تصریح ہے کہ (اس میں) ہمیشہ کے لئے) وہی بد بخت داخل ہوگا جس نے (دین حق کو) جھٹلایا اور (اس سے) روگردانی کی اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جاوے گا جو بڑا پرہیزگار ہے، جو اپنا مال محض اس غرض سے دیتا ہے کہ (گناہوں سے) پاک ہو جاوے گا (یعنی محض رضائے حق اس کا مطلوب ہے) اور بجز اپنے عالی شان پروردگار کی رضا جوئی کے (کہ یہی اس کا مقصود ہے) اس کے ذمہ کسی کا احسان نہ تھا کہ (اس دینے سے) اس کا بدلہ اتارنا (مقصود) ہو (اس میں نہایت ہی مبالغہ ہے اخلاص میں، کیونکہ کسی کے احسان کا بدلہ اتارنا بھی فی نفسہ مستحب اور افضل و موجب ثواب ہے مگر فضیلت میں احسان ابتدائی کی برابر نہیں، پس جب اس شخص کا اتفاق فی سبیل اللہ اس سے بھی مبرا ہے تو ریا وغیرہ معاصی کی آمیزش سے بدرجہ اولیٰ بری ہوگا اور یہ کمال اخلاص ہے) اور (ایسے شخص کے لئے) اوپر صرف جہنم سے بچنا مذکور تھا آگے حصول نعمائے آخرت کو فرماتے ہیں کہ (یہ شخص عنقریب خوش ہو جاوے گا) (یعنی آخرت میں ایسی ایسی نعمتیں ملیں گی جن سے اس کو دائمی خوشی نصیب ہوگی)

شان نزول

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص ایک ایسے کھجور کے درخت (نخلہ) کا مالک تھا، جس کی ایک شاخ ایک عیال دار محتاج آدمی کے گھر میں (جھکی ہوئی) تھی، چنانچہ جب وہ مالک نخلہ اس محتاج کے گھر میں داخل ہوتا اور درخت پر چڑھتا تاکہ وہ اس سے پھل توڑے تو بسا اوقات پھل گر پڑتا تھا، تو اس محتاج کے بچے اس پھل کو لے لیتے (یہ دیکھ کر) وہ مالک نخلہ درخت سے اترتا اور ان بچوں کے ہاتھ سے وہ پھل چھین لیتا اور اگر وہ پھل ان میں سے کسی بچہ کے منہ میں پاتا تو وہ شخص اپنی انگلی اس کے منہ میں ڈالتا یہاں تک کہ وہ اس کو منہ سے نکال لیتا، اس محتاج نے آنحضرت

ﷺ کی خدمت اقدس میں شکایت پیش کی (سب احوال سن کر) آپ نے فرمایا تم جاؤ (پھر) حضرت نبی کریم ﷺ نے اس مالکِ نخلہ سے فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم مجھے اپنا کجھور کا وہ درخت دو۔ جس کی ایک شاخ فلاں شخص کے گھر میں (جھکی ہوئی) ہے، اس کے بدلے تمہارے لئے جنت میں عمدہ نخلہ ہوگا،

اس مالکِ نخلہ نے (ذو معنی) جواب دیا کہ البتہ تحقیق میں نے ایسا عطاء کیا (لقد اعطیت کذا) اور یقیناً میرے نزدیک اس نخلہ سے (جو طلب کیا جا رہا ہے) زیادہ پسندیدہ ہوں۔

پھر ایک شخص چلا اور اس آدمی سے ملاقات کی، جو آنحضرت ﷺ اور مالکِ نخلہ کا کلام سن رہا تھا (اس سے باتیں سن کر) یہ شخص آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں وہ درخت حاصل کر لوں (جس کی شاخ محتاج کے گھر میں ہے) تو کیا آپ مجھے وہ بدلہ عطاء فرمائیں گے جو آپ نے اس (مالکِ نخلہ) کو عطاء فرمایا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں۔

چنانچہ اس شخص نے مالکِ نخلہ سے ملاقات کی دراں حالیکہ ان دونوں آدمیوں کے پاس ایک نخل تھا (اتفاقی طور پر دونوں ایک ہی نخل کے مالک تھے) سو مالکِ نخلہ نے اس شخص سے کہا کہ تمہیں معلوم بھی ہے کہ محمد ﷺ نے مجھے اس درخت کے بدلے جو فلاں شخص کے گھر میں جھکا ہوا ہے جنت میں نخلہ عطا کیا لیکن مجھے اس درخت کا پھل بہت پسند ہے، اور میرے لئے بہت سے نخل ہیں مگر ان میں کوئی ایسا نخل نہیں جس میں اس درخت سے زیادہ پسندیدہ پھل ہوں۔

یہ سن کر (آنے والے) دوسرے شخص نے کہا کیا تم اس درخت کو فروخت کرنا چاہتے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں الا یہ کہ مجھے وہ کچھ دیا جائے جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں اور مجھے گمان نہیں ہے کہ مجھ کو وہ قیمت دی جائے، اس شخص نے کہا تمہارے اس درخت کے بارے میں کتنا قصد ہے، (یعنی تم کیا قیمت چاہتے ہو؟) اس نے جواب دیا

.....
 کہ چالیس نخلہ! اس (خریدار) نے کہا کہ تم نے بڑی بات کہی، پھر کچھ وہ خریدار چپ رہا، پھر اس نے (کچھ سوچ کر) کہا کہ میں تم کو چالیس نخلہ ادا کرتا ہوں، لیکن تم اپنی صداقت پر میرے لئے گواہ بناؤ، سو اس شخص نے اپنی قوم والوں کو بلایا اور اس شخص کے لئے گواہ بنائے۔

اس بیچ کے بعد وہ شخص (خریدار) آنحضور ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کھجور کا درخت میری ملکیت میں آ گیا ہے اور وہ آپ کی نذر ہے۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اس محتاج شخص (صاحب الدار) کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت تمہارے اہل و عیال کے لئے (ہبہ) ہے، اس واقعہ پر یہ مکمل سورۃ نازل ہوئی، اخرج ابن ابی حاتم وغیرہ من طریق الحکم بن ابان عن عکرمہ (قال ابن کثیر حدیث غریب جلد ۲)۔ حضرت عنود سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سات افراد کو خرید کر آزاد کیا، یہ تمام لوگ وہ تھے جن کو اللہ تعالیٰ (پر ایمان لانے) کے سلسلہ میں سخت سزا دی جا رہی تھی، اس واقعہ کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی
 وَسَيَجْزِيهَا الْاِتْقَى..... سورت کے آخر تک (اخرج ابن حاتم)

ربطہ و مناسبت: سورت سابقہ میں اعمال اور اجزایہ کا اختلاف مذکور تھا اس سورت میں بھی یہی مضمون ہے۔

ترکیبِ مصطلحہ

وَالْيَلِ اِذَا يَغْشَى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلَّى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثَى ۝
 اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى ۝

و حرف جار قسمیہ: الیل معطوف علیہ اذا ظرفیہ یغشی فعل بافاعل، و دو نول کر مظروف، ظرف و مظروف مل کر اقسام فعل محذوف کا ظرف و عاطفہ النهار معطوف

.....
 اول اذا تجلی ظرف ثانی و عاطفہ ماموصلہ (بمعنی من) خلق فعل بافاعل الذکر
 والانتہی مرکب عطفی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ ہو کر صلہ،
 موصول صلہ مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفوں سے مل کر مجرور، جار مجرور مل
 کر مقسم بہ، فعل محذوف اقسام اپنے فاعل اور دونوں ظرفوں سے مل کر قسم، قسم و مقسم بہ
 دونوں مل کر پھر قسم، ان حرف مشبہ بالفعل سبیکم مرکب اضافی اسم، ل برائے تاکید
 شتی خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جواب قسم، دونوں مل
 کر جملہ قسمیہ ہوا۔

فَإِمَّا مِنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۖ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَسَنِيْسِرُهُ لِّلْغُسْرَىٰ ۖ
 وَأَمَّا مَنْ مَّيْخَلٍ وَاسْتَغْنَىٰ ۖ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَسَنِيْسِرُهُ لِّلْغُسْرَىٰ ۖ
 ف استینافیہ اما حرف شرط برائے تفصیل من اسم موصول، محل رفع میں ہونے
 کی وجہ سے مبتدا ہے، اعطى فعل بافاعل دونوں مل کر معطوف علیہ و عاطفہ اتقى جملہ
 فعلیہ معطوف اول و عاطفہ صدق بال حسنہ جملہ فعلیہ معطوف دوم، معطوف علیہ
 اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر شرط جزائیہ من برائے
 استقبال نیسرہ للیسری جملہ فعلیہ جزاء (محل رفع میں ہونے کی وجہ سے خبر) شرط و
 جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ و عاطفہ اما سے للیسری (تک کی ترکیب پہلے
 جملہ کی طرح ہے) معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى ۚ إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ۚ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ
 وَالْأُولَىٰ ۚ فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى ۚ

و استینافیہ ما نافیہ یعنی فعل عنه متعلق مالہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر فاعل
 اذا ظرفیہ تردی جملہ فعلیہ مظهر و دونوں مل کر پھر ظرف، فعل اپنے فاعل متعلق اور

ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ان حرف مشبہ بالفعل علینا مرکب جاری متعلق ثابت کے ہو کر خبر مقدم مل
تاکیدیہ الہمدی اسم مؤخر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ و
عاطفہ ان حرف مشبہ بالفعل لہنا اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم ل تاکیدیہ الاخرہ
والاولیٰ مرکب عطفی اسم مؤخر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف،
معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

ف، نتیجیہ اندرت فعل بافاعل کم ضمیر مفعول بہ اول نار اموصوف
تلفظی جملہ فعلیہ صفت (یا حال ہے نار اسے) موصوف و صفت مل کر مفعول بہ ثانی، فعل
اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لَا يَصْلُهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝
الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۝

لانافیہ یصلی فعل ھا مفعول بہ الابرارے حصر (ملفی) الاشقی مستثنیٰ
مفرغ موصوف الذی اسم موصول کذب فعل بافاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و عاطفہ
تولی فعل بافاعل معطوف، دونوں مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر صفت، موصوف و صفت
مل کر فاعل، فعل یصلی اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔
و عاطفہ سن برائے استقبال یجنب فعل مجہول ھا مفعول بہ الاتقی موصوف
الذی اسم موصول یوتی فعل ضمیر اس میں ذوالحال مالہ مرکب اضافی مفعول بہ
یتزکی جملہ فعلیہ حال، ذوالحال و حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل
کر صلہ، موصول وصلہ مل کر صفت، موصوف و صفت مل کر نائب فاعل، سیجنب اپنے
نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف
سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ ۖ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ۝
وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۝

و حالیہ محرف مشبہ بلیس نہ نہ مرکب جاری متعلق، عندہ مرکب اضافی
مفعول فیہ ثابتاً صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم من زائدہ
نعمة تجزی مرکب تو صفتی مشتق منہ الاحرف استثنائی ابتغاء مضاف وجہ مضاف الیہ
مضاف، ربہ مرکب اضافی موصوف الا علی صفت، موصوف و صفت مل کر مضاف
الیہ وجہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر پھر مضاف الیہ برائے ابتغاء، مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر مشتق منقطع (والتقدير لکن فعل ذلک ابتغاء وجہ
ربہ) مشتق منہ اپنے مشتق سے مل کر اسم مؤخر، ما مشبہ بلیس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ
خبریہ ہو کر یو تہی فعل مجہول کی ضمیر سے حال ہے۔

و استینافیہ ل برائے قسم (السی تا للہ) سوف برائے استقبال یرضی فعل
با فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم محذوف کے لئے جواب قسم، قسم و
جواب مل کر جملہ قسمیہ ہوا۔

لغوی تشریح

❁ یغشی: وہ چھپالے، چھاجائے، ڈھانپ لے، (غشیان باب س سے

مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

❁ نہار: دن، طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا وقت، ج، اَنْهَر

❁ تجلی: وہ روشن ہو جائے، (تجلی باب م سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❁ ذکر: نر، مذکر، ج ذُکُور

❁ انثی: مادہ، مؤنث، عورت، ج اِنَاث

❁ سعی: کوش، محنت، (مصدر)

- ❁ شتی: مختلف، جدا جدا، پراگندہ، م شتیت
- ❁ اعطی: اس نے دیا، اس نے عطا کیا، (اعطاء باب ۱ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❁ اتقی: وہ اللہ سے ڈرا، اس نے تقویٰ اختیار کیا، (اتقاء باب ۱ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❁ صدق: اس نے سچا جانا، اس نے تصدیق کی، (تصدیق باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❁ نیسو: ہم سامان کر دیں گے، ہم آسان کریں گے، (نیسیو باب ۲ سے مضارع معروف، جمع متکلم)
- ❁ یسری: راحت، آسانی، جنت، آسان طریقہ، بہت آسان (اسلام) مصدر اور اسم تفضیل۔
- ❁ بخل: اس نے بخل کیا، (بخل باب ۱ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❁ استغنی: بے پروائی کی، بے نیازی برقی، استغناء از غنی باب ۹ سے ماضی معروف، واحد مذکر
- ❁ کذب: اس نے تکذیب کی (تکذیب باب ۲ سے ماضی معروف)
- ❁ حسنی: بہت اچھی بات، بہت اچھی چیز، (حسن سے اسم تفضیل، واحد مؤنث)
- ❁ عسری: تکلیف، دشواری، سختی، بہت دشوار (کفر) اسم مصدر، واسم تفضیل واحد مؤنث)
- ❁ مایغنی: (عن) کام نہ آئے گا، فائدہ نہ دے گا، (اغناء باب ۱ سے مضارع معروف منفی، واحد مذکر غائب)
- ❁ تردی: وہ برباد ہوا، وہ ہلاک ہوا، (تردی باب ۴ ماضی معروف)

- علینا: (علی نا) ہمارے ذمہ، حرف جار، ع، ضمیر مجرور
- ل: البتہ (حرف تاکید، غ)
- ہدی: ہدایت، رہنمائی (مصدر)
- لنا: (ل، نا) ہمارے قبضہ میں، ہمارے لئے (حرف جار، ع، ضمیر مجرور)
- آخرۃ: عالم آخرت، دنیا کے بعد میں آنے والی (اسم فاعل، واحد مؤنث)
- اولی: پہلی یعنی دنیا، ج اول
- انذرت: ڈراچکا ہوں، میں نے ڈرایا، انذار باب اسے ماضی معروف، واحد متکلم
- تلطی: بھڑکتی ہے، شعلہ مارتی ہے، شعلہ زن ہے، (تلطی باب ۴ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- یصلی: وہ داخل ہوگا، صلی "باب ۱۱ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب"
- اشقی: بڑا بد بخت، شقاوۃ سے اسم تفضیل، واحد مذکر
- تولی: اس نے منہ موڑا، پیٹھ پھیری، تولی باب ۴ سے ماضی معروف
- یجنب: بچایا جائے گا، محفوظ رکھا جائے گا، تجنب باب ۴ سے مضارع مجہول، واحد مذکر غائب
- الاتقی: بڑا ڈرنے والا پرہیزگار، (وقی سے اسم تفضیل)
- یوتی: وہ دیتا ہے، وہ عطا کرے گا (ایتاء باب اسے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- یتزکی: وہ پاک ہو جائے، وہ پاکیزگی (گناہوں سے) اختیار کرے (تزکی باب ۴ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- احد: کسی، کوئی، ایک (اسم عدد، واحد مذکر)
- تجزی: اس کو بدلہ دیا جائے، اس کو جزا دی جائے، جزاء باب ض سے

مضارع معروف واحد مؤنث غائب۔

❁ ابتغاء: تلاش، چاہنا (مصدر باب ۷)

❁ وجہ: رضا، خوشنودی (چہرہ، ذات، توجہ، حقیقت) ج و جُوہ

❁ اعلیٰ: عالی شان، سب سے بڑا، بلند مرتبہ (غلو) سے اسم تفضیل (واحد مذکر)

❁ یرضی: وہ خوش ہو جائے گا (رضا باب ۱۱ سے مضارع معروف، واحد

مذکر غائب)۔
وَكَلَّمَ الصُّحُفَ بِكَلِمَاتٍ مِّنْ لَّدُنْهُ عَشْرًا أَلْفًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

وَالصُّحُفِ ۱ وَالْأَيْلِ إِذَا سَجَى ۲ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى ۳

وَلَا خِرَّةَ خَيْرُكَ مِنَ الْأُولَى ۴ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ

فَتَرْضَى ۵ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَى ۶ وَوَجَدَكَ ضَالًّا

فَهَدَى ۷ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَى ۸ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۹

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۱۰ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۱۱

موضوع: اثبات نبوت اور امر بالشکر کے لئے آنحضور ﷺ پر بعض نعم فائزہ کا بیان

ترجمہ: قسم ہے دن کی روشنی کی ○ اور رات کی جب کہ وہ قرار پڑے ○ آپ

کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے نہ دشمنی کی ○ اور آخرت آپ کے لئے دنیا

سے بدرجہا بہتر ہے ○ عنقریب اللہ آپ کو دے گا سو آپ خوش ہو جاویں

گے ○ کیا اللہ نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر ٹھکانا دیا ○ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو

بے جز پایا سورستہ بتلایا ○ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نادار پایا سو مالدار بنا دیا ○

تو آپ یتیم پر سختی نہ کیجئے ○ اور سائل کو مت جھڑکئے ○ اور اپنے رب کے

مختصر و جامع تفسیر

قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب وہ قرار پکڑے (قرار پکڑنے کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک حقیقی یعنی اس کی ظلمت کا کامل ہو جانا کیونکہ رات میں اندھیری رفتہ رفتہ بڑھتی ہے، کچھ رات گزرنے پر مکمل ہو جاتی ہے، دوسرے مجازی یعنی جانداروں کا اس میں سو جانا اور چلنے پھرنے اور بولنے چالنے کی آوازوں کا ساکن ہو جانا، آگے جواب قسم ہے) کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ آپ سے بیزار ہوا (کیونکہ اول تو آپ سے کوئی بات ایسی نہیں ہوئی، دوسرے حضرات انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس سے محفوظ و معصوم بنایا ہے)

پس آپ کفار کے خرافات و لغویات سے مخزون نہ ہوئے، جو چند روز وحی کی تاخیر کے سبب یہ کہنے لگے کہ آپ کو آپ کے خدا نے چھوڑ دیا ہے، آپ برابر نعمت وحی سے مشرف رہیں گے، اور یہ شرف و کرامت تو آپ کے لئے دنیا میں ہے (اور آخرت آپ کے لئے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے) (پس وہاں آپ کو اس سے زیادہ نعمتیں ملیں گیں) اور عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو (آخرت میں بکثرت نعمتیں) دے گا سو آپ (ان کے عطا ہونے سے) خوش ہو جاویں گے (اور جس کی قسم کھائی ہے اس کو اس بشارت سے مناسبت یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ظاہر میں اپنی قدرت و حکمت کے مختلف نشان ظاہر کرتا ہے دن کے پیچھے رات کو اور رات کے پیچھے دن کو لاتا ہے۔

یہی کیفیت باطنی حالات کی سمجھو، اگر سورج کی دھوپ کے بعد رات کی تاریکی کا آنا اللہ تعالیٰ کی خلقی اور ناراضگی کی دلیل نہیں اور نہ اس کا کوئی ثبوت ہے کہ اس کے بعد دن کا اجالہ کبھی نہ ہوگا تو چند روز وحی کے رکے رہنے سے یہ کیوں کر سمجھ لیا جائے کہ آج کل خدا اپنے منتخب کئے ہوئے پیغمبر سے خفا اور ناراض ہو گیا اور ہمیشہ کے لئے

وحی کا دروازہ بند کر دیا، ایسا کہنا تو خدا تعالیٰ کے علم محیط اور حکمت بالغہ پر اعتراض کرنا ہے گویا اس کو خبر نہ تھی کہ جس کو میں نبی بنا رہا ہوں وہ آئندہ چل کر اس کا اہل ثابت نہ ہوگا نعوذ باللہ منہ۔ آگے بعض نعمتوں سے مضمون مذکور کی تائید ہے (یعنی) کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر (آپ کو) ٹھکانا دیا (کہ شکم مادر میں ہونے کے وقت ہی آپ کی وفات ہو گئی اللہ تعالیٰ نے آپ کے دادا سے پرورش کرایا پھر جب آپ آٹھ برس کے ہوئے تو ان کی بھی وفات ہو گئی تو آپ کے چچا سے پرورش کرایا، ٹھکانہ دینے کا مطلب یہی ہے)

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا سو (آپ کو شریعت کا) رستہ بتلایا (كَفَّوْا لَهُ تَعَالٰی مَا كُنْتُمْ تَدْرُوْنَ مَا لِكُنْتُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اِيْمَانُ الْخ اور وحی سے پہلے شریعت کی تفصیل معلوم نہ ہونا کوئی عیب نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نادار پایا سو مالدار بنا دیا (اس طرح کہ حضرت خدیجہؓ کے مال میں آپ نے بطور مضاربہ کے تجارت کی، اس میں نفع ملا، پھر حضرت خدیجہؓ نے آپ سے نکاح کر لیا اور اپنا تمام مال حاضر کر دیا مطلب یہ کہ آپ ابتداء سے موردِ انعامات رہے ہیں آئندہ بھی رہیں گے ان انعامات پر ادائے شکر کا حکم ہے کہ جب ہم نے آپ کو یہ نعمتیں دی ہیں) تو آپ (اس کے شکر یہ میں) یتیم پر سختی نہ کیجئے اوساں کو مت جھڑکئے (یہ تو شکرِ فعلی ہے) اور اپنے رب کے انعامات (مذکورہ) کا تذکرہ کرتے رہا کیجئے۔

شانِ نزول

۱۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے میں دیر کی تو مشرکین کہنے لگے کہ یقیناً محمد ﷺ کو تنہا چھوڑ دیا گیا ہے سو یہ سورت نازل ہوئی۔ (اخرج سعید ابن منصور و الفریابی)

۲۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چند ایام اس

..... حال میں رہے کہ آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف نہیں لائے تو ابولہب کی بیوی ام جمیل نے کہا کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ تیرے ساتھی نے تجھ کو چھوڑ دیا ہے اور وہ تجھ سے بیزار ہو گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ والمضحیٰ نازل فرمائی۔ (الحاکم)

۳۔ حضرت عروۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس چند دن نہیں آئے، اس پر نبی اکرم ﷺ بہت گھبرائے، حضرت خدیجہؓ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ کا پروردگار آپ کی اس گھبراہٹ کے باوجود جسے وہ دیکھ رہا ہے آپ سے بیزار ہو گیا ہے، سو یہ سورت نازل ہوئی (ابن جریر) (یہ دونوں روایتیں مرسل ہیں لیکن راوی حضرات ثقہ ہیں)

حضرت حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ دونوں روایتوں کا مفہوم بظاہر ایک ہی معلوم ہوتا ہے، لیکن فرق یہ ہے کہ ام جمیل نے شماتۃ (دشمن کی مصیبت پر ہنسنا) کہا اور حضرت خدیجہؓ نے ہمدردی و غم خواری کے طور پر عرض کیا،

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے (منجانب اللہ) وہ تمام فتوحات پیش کی گئیں، جو آپ کی امت کو عطاء ہونے والے تھیں، چنانچہ نبی اکرم ﷺ اس سے خوش ہوئے سو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ نازل فرمائی (الحاکم والبیہقی والطبرانی)

۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (فرمایا) رسول اللہ ﷺ نے کہ میرے بعد میری امت پر جو فتوحات ہونے والی تھیں وہ مجھ پر پیش کی گئی، اس بات نے مجھ کو مسرور کیا سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ نازل فرمائی۔ (اسنادہ حسن الطبرانی)

ربط ومناسبت: اوپر سورہ والیسٰل کی آیت فاما من اعطٰی سے لے کر سورہ میں مہمات اصول و فروع کا عنوان کلی سے بیان اور ان کی تصدیق و اثبات یا تکذیب و اخلال پر وعدہ و وعید مذکور ہے جو کہ ماقبل کی سورتوں کی بلکہ

تمام قرآن مجید کے لئے بمنزلہ تلخیص جامع کی بھی ہے اور اس سورۃ والضحیٰ سے سورہ ناس کے لئے بمنزلہ تفصیل مختصر کے بھی ہے۔ چنانچہ مہمات مذکورہ میں سے ایک مسئلہ رسالت کا بھی ہے جس کا بیان مع دوسری بعض مضامین مناسبت کے جیسے حضور ﷺ پر بعض انعامات کا فائز فرمانا اور جیسے ان کے شکر یہ میں آپ کو بعض ادا امر و نواہی کا مخاطب فرمانا اس سورت میں آیا ہے اسی طرح بقیہ جمع سورتوں میں ان مہمات کلیہ کے خاص جزئیات اور ان کے مناسب مضامین مذکور ہیں جیسا کہ ہر سورت کے شروع سے ان جزئیات و مناسبات کی تعیین بھی معلوم ہو جاوے گی اور اس تقریر سے آئندہ تمام سورتوں کا ارتباط ماہمی اور ماقبل کے ساتھ واضح ہو گیا اب جدا جدا ہر سورت کے لئے مستقل تقریر ربط کی ضرورت نہ ہوگی صرف اسی تقریر کی طرف اشارہ کر دینا کافی ہوگا گویا باہم سب سورتوں میں مستقل ربط بھی ادنیٰ تاہل سے معلوم ہو سکتا ہے چونکہ آگے چھوٹی چھوٹی پاس سورتیں رہ گئی ہیں اس لئے سب کا تقرر واحد میں منسلک کر دینا زیادہ مناسب معلوم ہوا جیسا امام رازیؒ نے بھی تفسیر سورہ کوثر میں والضحیٰ سے آخر تک کا ربط ایک ہی تقریر میں لکھا ہے لیکن وہ تقریر عالی اور غامض اور اطول ہے اور یہ تقریر اقرب و احقر و اسہل ہے۔ وللناس فیما یعشقون مذہب وقالوا وقلت الفضل للمتقدم

ترکیب مصطلحہ

وَالضَّحٰی ۝ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ۝
وَلَلْآخِرَةُ خَیْرٌ ۝ لَّکَ مِنَ الْاَوَّلٰی ۝

و حرف جار قسمیہ الضحیٰ معطوف علیہ و عاطفہ اللیل معطوف، دونوں مل کر مقسم بہ اذا ظرفیہ سببی فعل بافاعل دونوں مل کر مظهر و مظهر و مظروف مل کر پھر ظرف برائے اقسام فعل محذوف، فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر قسم، قسم و مقسم بہ مل کر پھر قسم، مسانفہ و دفع فعل ک مفعول بہ ربک فاعل، تینوں مل کر معطوف علیہ

عاطفہ مانافہ قلی (قلی ک) جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جواب قسم، قسم و جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

و عاطفہ ل تاکید یہ الاخرۃ مبتدا خیر صیغہ اسم تفضیل لک متعلق اول من الاولی متعلق ثانی، خیر اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر قسم، جواب قسم محذوف ہے، دونوں مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا، (یا یہ جملہ گذشتہ جواب قسم پر معطوف ہے)

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝

و عاطفہ ابتدائیہ برائے تاکید سوف حرف استقبال يعطی فعل ک مفعول بہ ربک مرکب اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ف عاطفہ قرضی جملہ فعلیہ معطوف، دونوں مل کر جملہ معطوفہ ہوا، (یہ جملہ بھی اسی سابقہ جواب قسم پر معطوف ہو سکتا ہے)

الَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ عَانِلًا فَأَغْنَىٰ ۝

ا برائے استفہام تقریری یجد فعل با فاعل ک ڈوالحال (یا مفعول بہ اول) یتیم حال (یا مفعول بہ ثانی) دونوں مل کر مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر معطوف علیہ ف عاطفہ اوئی جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر پھر معطوف علیہ و عاطفہ وجدک ضالا فہدی معطوف اول و عاطفہ وجدک عانلا فاعنی معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ انشائیہ ہوا۔

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

ف جزائیہ اما الیتیم فلا تقهر الخ تقریری عبارت یوں ہے مہما یکن

.....
 من شئى فلا تقهر اليتيم ولا تنهر السائل وحدث بنعمة ربك - مهما
 شرطية يكن فعل من زائد شئى فاعل، فعل وفاعل مل کر شرط جزائیہ لا برائے نہیں تقهر
 فعل با فاعل اليتيم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ
 لا تنهر السائل معطوف اول و عاطفہ حدث بنعمة ربك معطوف ثانی، معطوف
 علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ
 جزائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ☆ ضحیٰ: دن کی روشنی، چاشت کا وقت، دھوپ چڑھے (اسم ظرف)
- ☆ سجدی: اس نے قرار پکڑا، وہ چھایا، سکون پذیر ہوا (سُجُو بَاب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ☆ ودع: چھوڑا، جدا کیا (تودیع باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ☆ قلی: اس نے دشمنی کی، وہ بیزار ہوا (قلی باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ☆ اخرة: آخرت، انجام، دنیا کے بعد آنے والی، دارالبقاء (اسم فاعل، واحد مؤنث)
- ☆ اولی: پہلی یعنی دنیا جمع اَوَّل
- ☆ لسوف: (ل سوف) البتہ عنقریب، حرف تاکید و استقبال، (غ)
- ☆ يعطی: عطا کرے گا (اعطاء باب ا سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ☆ ترضی: آپ خوش ہو جاویں گے، آپ راضی ہو جائیں گے (رضوان باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر حاضر)
- ☆ ءلنم یجد: کیا اس نے نہیں پایا (وجدان باب ض سے مضارع منفی بلم نفی جحد، اور حرف استفہام)

- ☆ اوی: اس نے ٹھکانا دیا، پناہ دی، غائب (ایواء باب اسے ماضی معروف واحد مذکر)
- ☆ ضال: بے خبر، حیران (ضلال سے اسم فاعل واحد مذکر)
- ☆ ہدی: اس نے راستہ بتلایا، راہ دکھائی، ہدایت کی، ہدایۃ باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب
- ☆ ک: آپ کو (ضمیر منصوب) واحد مذکر حاضر
- ☆ وجد: اس نے پایا (وجدان باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ☆ عائل: نادار (عائلة سے اسم فاعل) باب ضرب ای عال یعیل
- ☆ اغنی: اس نے مال دار بنا دیا، (اغناء باب اسے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ☆ لا تقهر: سختی نہ کیجئے۔ نہ جھڑکئے (قهر باب ف سے فعل نہی، واحد مذکر غائب)
- ☆ لا تنهر: نہ جھڑکئے، نہر باب ن سے فعل نہی)
- ☆ نعمة: نعمت، فضل و احسان ج نِعَم (مصدر)
- ☆ حدث: آپ تذکرہ کریں، آپ بیان کریں (تحديث باب ۲ سے فعل امر واحد مذکر غائب)

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَتَىكَ أَمْرٌ عَظِيمٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

الْمُشْرَحُ لَكَ صَدْرُكَ ① وَوَضَعْنَا عَنكَ وَتَرَكُ ②

الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرُكَ ③ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرُكَ ④ فَإِنَّ مَعَ

الْعُسْرِ يُسْرًا ⑤ إِنْ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ⑥ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ⑦

وَالِی رَبِّكَ فَارْغَبْ ⑧

موضوع : نعمتوں کا تتمہ اور اس پر شکر و سپاس کا حکم

ترجمہ کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا ○ اور ہم نے آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا ○ جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی ○ اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا آوازہ بلند کیا ○ سو بے شک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی ہے ○ بے شک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی ہے ○ تو جب آپ فارغ ہو جایا کریں تو محنت کیا کیجئے ○ اور اپنے رب ہی کی طرف توجہ رکھئے ○

مختصر و جامع تفسیر

کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (علم و حلم سے) کشادہ نہیں کر دیا (یعنی علم بھی وسیع عطا فرمایا اور تبلیغ میں جو مخالفین کی مزاحمت سے ایذا پیش آتی ہے اس میں تحمل اور حلم بھی دیا) (کذا قال الحسن کما فی الدر المنثور) اور ہم نے آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی (وزر سے مراد وہ مباح اور جائز امور ہیں جو کبھی کبھی کسی حکمت و مصلحت کے پیش نظر آپ سے صادر ہو جاتے تھے اور بعد میں ان کا خلاف حکمت و خلاف اولیٰ ہونا ثابت ہوتا تھا اور آپ بوجہ علو شان و غایت قرب کے اس

.....
 سے ایسے مغموم ہوتے تھے جس طرح گناہ سے کوئی مغموم ہوتا ہے، اس میں بشارت ہے
 ایسے امور پر مواخذہ نہ ہونے کی کذا فی الدر المنثور عن مجاہد و شریح بن عبید الحضرمی
 پس اس بناء پر یہ بشارت آپ کو دوبار ہوئی، اول مکہ میں اس سورت کے ذریعہ، دوسری
 مدینہ میں سورہ فتح میں اس کی تاکید و تکمیل اور تجدید و تفصیل کے لئے) اور ہم نے آپ کی
 خاطر آپ کا آوازہ بلند کیا (یعنی اکثر جگہ شریعت میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ کا
 نام مبارک مقرون کیا گیا، کذا فی الدر المنثور مرفوعاً قال اللہ تعالیٰ اِذَا ذُکِرْتُ مَعِيَ یعنی
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جہاں میرا ذکر ہوگا آپ کا ذکر بھی میری ساتھ ہوگا) رواہ ابن جریر و
 ابن ابی حاتم) جیسے خطبہ میں، تشہد میں، نماز میں، اذان میں، اقامت میں، اور اللہ کے نام
 کی رفعت اور شہرت ظاہر ہے پس جو اس کے قرین ہوگا رفعت و شہرت میں وہ بھی تابع
 رہے گا اور چونکہ مکہ میں آپ اور مومنین طرح طرح کی تکالیف و شدائد میں گرفتار تھے اس
 لئے ان کے ازالہ کا بطریق تفریع علی السابق کے وعدہ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے آپ کو
 روحانی راحت دی اور روحانی کلفت رفع کر دی جیسا اَلَمْ نَشْرَحْ الْخ سے معلوم ہوگا۔

سو اس سے دنیوی راحت و محنت میں بھی ہمارے فضل و کرم کا امیدوار رہنا
 چاہئے چنانچہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) بے شک موجودہ مشکلات کے ساتھ (یعنی
 عنقریب ہی جو حکماً ساتھ ہونے کے معنی میں ہیں) آسانی (ہونے والی) ہے
 (اور چونکہ ان مشکلات کے انواع و اعداد کثیر تھے اس لئے اس وعدہ کو مکرر تاکید کے لئے
 فرماتے ہیں کہ) بے شک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی (ہونے والی) ہے (چنانچہ
 وہ مشکلات ایک ایک کر کے سب رفع ہو گئیں، جیسا روایات احادیث و سیر و تاریخ اس
 پر متفق ہیں، آگے ان نعمتوں پر شکر کا حکم ہے کہ جب ہم نے آپ کو ایسی ایسی نعمتیں دی
 ہیں) تو آپ جب (تبلیغ احکام سے جو دوسروں کی نفع رسانی کی وجہ سے عبادت ہے)
 فارغ ہو جایا کریں تو (دوسری عبادات متعلقہ بذات خاص میں) محنت کیا کیجئے (مراد

کثرت عبادت و ریاضت ہے کہ آپ کی شان کے یہی مناسب ہے) اور (جو کچھ مانگنا ہو اس میں) اپنے رب ہی کی طرف توجہ رکھئے (یعنی اسی سے مانگئے اور اس میں بھی ایک حیثیت سے بشارت ہے زوالِ عمر کی کہ خود درخواست کرنے کا حکم گویا درخواست پورا کرنے کا وعدہ ہے)

شانِ نزول

کہتے ہیں کہ یہ سورت اس وقت نازل ہوئی جب مشرکین نے اہل اسلام کو تنگدستی کی عار دلائی۔

۲۔ حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ان مع العسر یسراً نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بشارت حاصل کرو تمہارے پاس ایسی آسانی (یسر) آگئی کہ ایک دشواری و تنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی (ابن جریر) ربط و مناسبت : والضحیٰ میں جو مضمون تھا یہ سورت بالکل اس کا تتمہ ہے۔

ترکیبِ مصطلحہ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝ اَلَّذِي
اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝

اُبرائے استفہام تقریری لم جازم نشرح فعل بافاعل لک متعلق فعل، صدرک مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ وضعنا فعل بافاعل عنک متعلق وزرک مرکب اضافی موصوف الذی اسم موصول انقص فعل بافاعل ظہرک مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف و صفت مل کر مفعول بہ، فعل وضعنا اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ معطوف اول ہوا و عاطفہ رفعنا فعل بافاعل لک مرکب جاری متعلق ذکرک

مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف ثانی بنا، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ انشائیہ ہوا۔

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۝
وَالِی رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

ف استینافیہ ان حرف مشبہ بالفعل مع العسر خبر مقدم لیسرا اسم موخر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مؤکدان مع العسر لیسرا کی ترکیب بھی گذشتہ جملہ کی طرح ہے) تاکید، دونوں مل کر جملہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ

ف عاطفہ اذا شرطیہ فرغت فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط جزائیہ انصب فعل با فاعل دونوں مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف علیہ و عاطفہ الی ربک مرکب جاری متعلق، فعل ارغب کے، ف جزائیہ، ارغب فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزاء، شرط مقدر کی یعنی ان دعوتک الحاجة الی مسئلة (فارغب الی ربک فیہا) شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر پھر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔

لغوی تشریح

- ❁ الم نشرح: کیا ہم نے کشادہ نہیں کیا، کیا ہم نے نہیں کھولا (شرح باب ف سے مضارع منفی بلم اور ہمزہ استفہام)
- ❁ لک: آپ کا، آپ کے لئے (حرف جار و ضمیر مجرور، واحد مذکر حاضر)
- ❁ وضعنا: (بصلہ عن) ہم نے اتارا (وضع باب ف سے ماضی معروف، جمع متکلم)
- ❁ وُزِّر: بوجھ، ج اوزار

✽ انقض: اس نے توڑا، توڑوی، جھکا دی، (انقراض باب اسے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✽ ظہر: کمر، پیٹھ، ج، ظہور)

✽ رفعا: ہم نے بلند کیا (رَفَعَ باب ف سے ماضی معروف، جمع متکلم)

✽ ذکر: آوازہ، ذکر، یاد، ج اذکار

✽ مع: ساتھ (اسم ظرف)

✽ عسر: مشکل، تنگی، سختی (مصدر)

✽ یسر: آسانی (مصدر)

✽ فرغت: آپ فارغ ہوں (فَرَعَ باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✽ انصب: آپ محنت کریں (نَصَب باب س سے امر، حاضر واحد مذکر حاضر۔

✽ الی: طرف، تک (حرف جار، ع)

✽ ارغب: آپ متوجہ ہوں، آپ راغب ہوں، (رَغِبَ باب س سے امر

حاضر، واحد مذکر) سُبْحَانَ الَّذِي يَكْنِىٰ عَنْهُ الْقُرْآنُ ۚ يُخَرِّجُهُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِنْ تَرَكَ خَرَّ ۚ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَالَّذِیْنَ وَالِیُّوْنَ ۙ وَطُورِ سِیْنِیْنَ ۙ وَهَذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۙ

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۙ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ

سَافِلِیْنِ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۙ

فَمَا یَكْدِبُكَ بَعْدُ بِالْاِیْمٰنِ ۙ اَلِیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۙ

موضوع: انسان کا مبداء و معاد

ترجمہ

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی ○ اور طور سینین کی ○ اور اس امن والے شہر کی ○ کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچہ میں ڈھالا ہے ○ پھر ہم اس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پست تر کر دیتے ہیں ○ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو ان کے لئے اس قدر ثواب ہے جو کبھی منقطع نہ ہو گا ○ پھر کون چیز تجھ کو قیامت کے بارہ میں منکر بنارہی ہے ○ کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہیں ○

مختصر و جامع تفسیر

قسم ہے انجیر (کے درخت) کی اور زیتون (کے درخت) کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر (یعنی مکہ معظمہ) کی کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچہ میں ڈھالا ہے پھر (ان میں جو بوڑھا ہو جاتا ہے) ہم اس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پست تر کر دیتے ہیں (یعنی وہ خوبصورتی بد صورتی سے اور قوت ضعف سے بدل جاتی ہے اور برے سے برا ہو جاتا ہے مقصود اس سے بیان کرنا کمال فتح کا ہے جس سے ان کے دوبارہ پیدا کرنے پر حق تعالیٰ کی قدرت ہونا واضح ہوتا ہے کَقُولِهِ تَعَالَىٰ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ الْخ اور مقصود اس سورت کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت دوبارہ پیدا کرنے اور زندہ کرنے پر ثابت کرنا ہے جیسا کہ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالذِّينِ کے جملہ سے اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے اور اس آیت کے عموم سے چونکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بوڑھے سب کے سب قبیح اور برے ہو جاتے ہیں اس ایہام کو دور کرنے کے لئے آگے آیت میں ایک استثناء بیان کیا جاتا ہے کہ)

لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو ان کے لئے اس قدر ثواب ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا (جس میں بتلادیا کہ مومن صالح بوڑھے ضعیف ہو جانے کے باوجود انجام کار کے اعتبار سے اچھے ہی رہتے ہیں بلکہ پہلے سے زیادہ ان کی عزت بڑھ جاتی

ہے، آگے خلقنا اور رد دنا پر تفریع ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تخلیق و تھلیب احوال پر قادر ہیں (تو اے انسان پھر کون چیز تجھ کو قیامت کے بارے میں منکر بنا رہی ہے (یعنی وہ کون سی دلیل ہے جس کی بناء پر تو ان دلائل کے ہوتے ہوئے قیامت کا منکر ہو رہا ہے) کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے (تصرفات دنیویہ میں بھی جن میں سے تخلیق انسانی اور پھر بڑھاپے میں اس میں تغیرات کا ذکر اوپر آیا ہے اور تصرفات اخرویہ میں بھی جن میں سے قیامت و مجازاة بھی ہے)

شان نزول

حضرت ابن عباسؓ کے اس ارشاد ثم رد نہ اسفل سافلین کے متعلق فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں کچھ لوگ تھے جن کو عمر کے رزیل حصہ کی طرف لوٹا دیا گیا تھا (یعنی وہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے) جس وقت ان کی عقلیں ماؤف ہو گئیں تو ان کے بارے میں سوال کیا گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے عذر کے سلسلہ میں نازل فرمایا کہ جو عمل ان کی عقلیں جانے سے پہلے انہوں نے کئے بلاشبہ ان کے لئے ان اعمال کا اجر ہے (اخرج ابن جریر من طریق العوفی) ربط و مناسبت : والمضحی کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے مجملہ ان کے انسان کا مبداء اور معاد ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

ترکیب مصطلحہ

وَالْتَيْنِ وَالزَّيْتُونِ ۝ وَطُورِ سَيْنِينَ ۝ وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝

و حرف جار قمیۃ التین معطوف علیہ وعاطفہ السزیتون معطوف علیہ وعاطفہ طور سینین مرکب اضافی معطوف علیہ وعاطفہ هذا اسم اشارہ مبدل منہ البلد الامین مرکب توصیفی بدل یا عطف بیان، دونوں مل کر معطوف ہوا طور سینین کا

معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر پھر معطوف بنا الزیتون کا، یہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف ہوا التین کا، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر مقسم بہ، اقسام فعل محذوف، اپنے فاعل سے مل کر قسم، اقسام بہ اور قسم مل کر پھر دوبارہ قسم۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۝
إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝

ل جواب قسم کے لئے قد حرف تحقیق خلقنا فعل بافاعل الانسان ذوالحال فی حرف جار احسن تقویم مرکب اضافی مجرور، جار مجرور مل کر متعلق صیغہ اسم فاعل کا نانا کے ہو کر حال، ذوالحال و حال مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ثم عاطفہ رد دنا فعل بافاعل، ذوالحال اسفل سافیلین مرکب اضافی حال، دونوں مل کر متشبی منہ الاحرف استثنا الذین اسم موصول امنوا جملہ فعلیہ، معطوف علیہ وعاطفہ عملوا فعل بافاعل الصلحت مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا متضمن معنی الشرط

ف جزائیہ لہم مرکب جاری خبر مقدم اجر موصوف غیر ممنون مرکب اضافی صفت، موصوف و صفت مل کر مبتداء مؤخر، دونوں مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر متضمن معنی الجزاء پھر مبتدا متضمن معنی شرط اپنی خبر متضمن معنی الجزاء سے مل کر متشبی متشبی منہ اپنے متشبی سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جواب قسم، قسم اور جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ ہوا۔

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالذِّينِ ۝ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ ۝

ف تفریعیہ ماستفہام انکاری (محل رفع میں واقع ہونے کی وجہ سے) مبتدا

یكذب فعل اپنے فاعل مشترك ضمیر منصوب مفعول بہ بعد مفعول فیہ بالذین متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔ استفہام تقریری کے لئے، لیس فعل ناقص۔ لفظ اللہ اس کا اسم احکم الحکمین لفظاً مجرور، محلاً منصوب لیس کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ✽ تین: انجیر، اسم علم یعنی شام کے ایک خاص پہاڑ کا نام یا اسم جنس ہے، بمعنی انجیر
- ✽ زیتون: اسم علم، زیتون (ایک درخت کا نام جس سے روغن زیتون نکلتا ہے) یا شام کے ایک خاص پہاڑ کا نام ہے۔
- ✽ طور: کوہ طور، (ایک پہاڑ کا نام جو مصر کے قریب واقع ہے جہاں حق تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہوئے)
- ✽ سینین: اسم علم، کوہ سینا، (سیناء کو سینین بھی کہتے ہیں)
- ✽ بلد: شہر، ج بلاد و بلدان (مکہ معظمہ مراد ہے)
- ✽ امین: امن والا (امانة سے اسم صفت)
- ✽ لقد: (ل قد) البتہ تحقیق (حروف تاکید۔ غ)
- ✽ خلقنا: ہم نے ڈھالا، ہم نے پیدا کیا، (خلق باب ن سے ماضی معروف، جمع متکلم)
- ✽ احسن: بہت خوبصورت، زیادہ اچھا، (حسن سے اسم تفضیل، واحد مذکر)
- ✽ تقویم: سانچہ، درستی، اندازہ کے ساتھ بنانا (مصدر باب ۲)
- ✽ رد دنا: ہم نے لوٹا دیا، (رد، باب ن سے ماضی معروف، جمع متکلم)
- ✽ اسفل: پست تر، بہت نیچے، (سفل سے اسم تفضیل، واحد مذکر)

- سافلین: پست لوگ، پستی والے، م سافل (سُفُوْل سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم)
- اجر: ثواب، جزاء، بدلہ، ج، اُجور (مصدر)
- ممنون: منقطع، کاٹا ہوا، (من سے اسم مفعول) غیر ممنون بے حساب، غیر منقطع
- ما: کون چیز، کیا چیز (ما استفہامیہ)
- بعد: بعد هذه الدلائل، بعد (اسم ظرف)
- لیس: نہیں ہے (فعل ناقص، رافع اسم و ناصب خبر)
- احکم: بڑا حاکم، (حکم سے اسم تفضیل، واحد مذکر)
- حاکمین: حکم دینے والے، م حاکم، حکم سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم

سُوْرَةُ الْعَلَقَةِ بِكَوْنِهَا تَسْمُوْنَ الْاٰیَةُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝۱ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝۲
اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝۳ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا
لَمْ یَعْلَمْ ۝۵ کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِۦ لَکَظِیْمٌ ۝۶ اَنْ رَّاهُ اسْتَغْنٰی ۝۷ اِنَّ
اِلٰی رَبِّكَ الرَّجْعٰی ۝۸ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۝۹ عَبْدًا اِذَا صَلٰی ۝۱۰

موضوع: آنحضرت ﷺ کو عطائے نبوت و تعلیم وحی اور آپ کے مخالف کی سرزنش و مذمت

ترجمہ: اے پیغمبر آپ قرآن اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجئے جس نے پیدا کیا ۝ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ۝ آپ قرآن پڑھا کیجئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے ۝ جس نے قلم سے تعلیم دی ۝ انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا ۝ سچ مچ بے شک آدمی حد سے نکل جاتا

ہے ۰ اس وجہ سے کہ اپنے کو مستغنیٰ دیکھتا ہے ۰ اے مخاطب تیرے رب ہی کی طرف سب کو لوٹنا ہے ۰ اے مخاطب بھلا اس شخص کا حال تو بتلا جو ایک بندہ کو منع کرتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے ۰

أَرَعَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ۖ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ۖ ۝١٣ أَرَعَيْتَ إِنْ

كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۖ ۝١٤ أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ۖ ۝١٥ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ ۖ

لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۖ ۝١٦ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۖ ۝١٧ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۖ ۝١٨

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۖ ۝١٩ كَلَّا لَا تَطِعُهُ ۖ ۝٢٠ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۖ ۝٢١

اے مخاطب بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ بندہ ہدایت پر ہو ۰ یا وہ تقویٰ کی تعلیم دیتا ہو ۰ اے مخاطب بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ شخص جھٹلاتا ہو اور روگردانی کرتا ہو ۰ کیا اس شخص کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے ۰ ہرگز نہیں اگر یہ شخص باز نہ آوے گا تو ہم پٹھے پکڑ کر ۰ جو کہ دروغ اور خطا میں آلودہ پٹھے ہیں ۰ سو یہ اپنے ہم جلسہ لوگوں کو بلا لے ۰ ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلا لیں گے ۰ ہرگز نہیں آپ اس کا کہنا نہ مانئے اور آپ نماز پڑھتے رہئے اور قرب حاصل

کرتے رہئے ۰ مختصر و جامع تفسیر

اِقْرَأْ اِسے مَا لَمْ يَعْلَمْ تک سب سے پہلی وحی ہے جس کے نزول سے نبوت کی ابتداء ہوئی جس کا قصہ حدیث شریفین میں یہ ہے کہ عطاء نبوت کے قریب زمانے میں آپ کو از خود خلوت پسند ہو گئی، آپ غار حرا میں تشریف لے جا کر کئی کئی شب رہتے، ایک روز دفعۃً جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ سے کہا اِقْرَأْ یعنی پڑھئے، آپ نے فرمایا ما انا بقاری، یعنی میں کچھ پڑھا ہوا نہیں، انھوں نے خوب آپ کو زور سے دبایا پھر چھوڑ دیا اور پھر کہا اِقْرَأْ، آپ نے پھر وہی جواب دیا، اسی طرح تین بار کیا پھر آخر میں دبانے کے بعد چھوڑ کر کہا اِقْرَأْ (الی) مَا لَمْ يَعْلَمْ

اے پیغمبر (ﷺ) آپ (پر جو) قرآن (نازل) ہوا کرے گا جس میں اس وقت کی نازل ہونے والی آیتیں بھی داخل ہیں اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجئے (یعنی جب پڑھیں تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر پڑھا کیجئے جیسا کہ اس آیت میں اِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ الخ میں قرآن کے ساتھ اعوذ باللہ پڑھنے کا حکم ہوا ہے اور دونوں امر سے جو اصل مقصود ہے یعنی توکل واستعانت وہ تو واجب ہے اور زبان سے کہہ لینا مستنون و مندوب ہے اور گواصل مقصود کے اعتبار سے اس آیت کے نزول کے وقت بسم اللہ کا آپ کو معلوم ہونا ضروری نہیں لیکن بعض روایات میں اس صورت کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا نازل ہونا بھی آیا ہے۔

اخرجه الواحدی عن عكرمة والحسن انهما قالوا اول ما نزل بسم الله الرحمن الرحيم و اول سورة اقرء واخرجه ابن جرير وغيره عن ابن عباس انه قال اول ما نزل جبريل عليه سلام على النبي صلى الله عليه وسلم قال يا محمد استعذ ثم قل بسم الله الرحمن الرحيم كذا في روح المعاني، اور ان آیتوں میں جو قراۃ کو اسم الہی کے ساتھ افتتاح کرنے کا حکم ہوا ہے اس حکم میں خود ان آیتوں کا داخل ہونا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ اسمع ما اقول لک یعنی میں جو کچھ تجھ سے کہوں تو اس کو سن، تو خود اس جملہ کے سننے کا حکم کرنا بھی اس کو مقصود ہے۔

پس حاصل یہ ہوگا کہ خواہ ان آیتوں کو پڑھو یا جو آیات بعد میں نازل ہوں گی ان کو پڑھو سب کی قرات اسم الہی سے ہونا چاہئے اور آپ کو بعلم ضروری معلوم ہو گیا کہ یہ قرآن اور وحی ہے، اور حدیثوں میں جو آپ کا ذکر جانا اور ورقہ ابن نوفل سے بیان کرنا آیا ہے، وہ بوجہ شبہ کے نہ تھا بلکہ خوف و ہیبت وحی سے اضطرابی تھا اور ورقہ سے بیان کرنا مزید اطمینان و زیادت ايقان کے لئے تھا نہ کہ عدم ايقان کے سبب، اور معلم محترم

.....
 سے ابجد شروع کرانے کے وقت کہتا ہے کہ ہاں پڑھ پس اس سے تکلیف مالا یطاق لازم نہیں آتی اور آپ کا عذر فرمانا یا تو اس وجہ سے ہے کہ آپ کو اس جملے کے معنی متعین نہ ہوئے ہوں کہ مجھ سے کیا پڑھوانا چاہتے ہیں اور یہ امر کوئی خلاف شان نہیں ہے یا باوجود تعین مراد کے اس سبب سے ہے کہ قرأت کے استعمال اکثر لکھی ہوئی چیز کو پڑھنے کے معنی میں آتا ہے تو آپ نے بوجہ صرف شناس نہ ہونے کے یہ عذر فرمایا ہو اور حضرت جبریل علیہ السلام کا دباننا، بظن غالب واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اس لئے ہوگا کہ کہا آپ کے اندر باروحی کے تحمل کی استعداد پیدا کر دیں اور لفظ رب سے اشارہ اس طرف ہے کہ ہم آپ کی مکمل تربیت کریں گے اور نبوت کے درجات اعلیٰ پر پہنچا دیں گے۔

(آگے رب کی صفت ہے یعنی وہ ایسا رب ہے) جس نے (مخلوقات کو) پیدا کیا (اس وصف کی تخصیص میں یہ نکتہ ہے کہ حق اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں اول ظہور اس نعمت کا ہوتا ہے تو تذکیر میں اس کا مقدم ہونا مناسب ہے اور نیز خلقی دلیل ہے خالق پر اور سب سے اہم اور اقدم معرفتِ خالق ہے، آگے بطور تخصیص بعد تعیم کے ارشاد ہے کہ) جس نے (سب مخلوقات میں سے بالخصوص) انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا (اس تخصیص بعد تعیم میں اشارہ ہے کہ نعمتِ خلق میں بھی عام مخلوقات سے زیادہ انسان پر انعام ہے کہ اس کو کس درجہ تک ترقی دی کہ صورت کیسی بنائی، عقل و علم سے مشرف بنایا، پس انسان کو زیادہ شکر اور ذکر کرنا چاہئے، اور تخصیص علق کی شاید اس لئے ہے کہ یہ ایک برزخی حالت ہے کہ اس کے قبل نطفہ اور غذا و عنصر ہے اور اس کے بعد مضغہ اور ترکیبِ عظام و فح روح ہے پس گویا وہ جمیع احوال متقدمہ و متاخرہ کے درمیان ہے، آگے قرأت کو مقصود اہم قرار دینے کے لئے ارشاد ہے کہ) آپ قرآن پڑھا کیجئے (حاصل یہ کہ پہلے امر یعنی اقراء بِسْمِ رَبِّک سے یہ شبہ نہ کیا جاوے کہ یہاں اصل مقصود ذکر اسم اللہ ہے کہ بلکہ قرأت خود بھی فی نفسہا مقصود ہے کیونکہ تبلیغ کا ذریعہ یہی

قرات ہے اور تبلیغ ہی اصل کام صاحبِ وحی کا ہے پس اس تکرار میں آپ کی نبوت اور مامور بالتبلیغ ہونے کا اظہار بھی ہو گیا اور آگے اس عذر کو رفع کر دینے کی طرف اشارہ ہے جو آپ نے اول جبریل علیہ السلام سے پیش کیا تھا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، اس کے لئے ارشاد فرمایا کہ (آپ کا رب بڑا کریم ہے) جو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور وہ ایسا ہے جس نے (لکھے پڑھوں کو نوشتہ) قلم سے تعلیم دی (اور عموماً و مطلقاً) انسان کو) دوسرے ذرائع سے) ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا۔

(مطلب یہ کہ اول تو تعلیم کچھ کتابت میں منحصر نہیں کیونکہ دوسرے طریقوں سے بھی تعلیم کا مشاہدہ کیا جاتا ہے، ثانیاً اسباب موثر بالذات نہیں، مسبب حقیقی اور علم دینے والے ہم ہیں، پس گویا آپ لکھنا نہیں جانتے مگر ہم نے جب آپ کو قرات کا امر کیا ہے تو ہم دوسرے ذریعہ سے آپ کو قرات اور حفظِ علوم وحی پر قدرت دیں دے گے چنانچہ ایسا ہی ہوا، پس ان آیات میں آپ کی نبوت اور اس کے مقدمات و متمات کا پورا بیان ہو گیا اور چونکہ صاحبِ نبوت کی مخالفت غایت درجہ کا گناہ او شنیع امر ہے، اس لئے آئندہ آیات میں جن کا نزول آیاتِ اولیٰ سے ایک مدت کے بعد ہوا ہے آپ کے ایک خاص مخالف یعنی ابو جہل کی مذمت عام الفاظ سے ہے جس میں دوسرے مخالفین بھی شامل ہو جاویں، جس کا سبب نزول یہ ہے کہ ایک بار ابو جہل نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھا کہنے لگا کہ میں آپ کو اس سے باز رہا منع کر چکا ہوں، آپ نے اس کو جھڑک دیا تو کہنے لگا کہ مکہ میں سب سے بڑا مجمع میرے ساتھ ہے اور یہ بھی کہا تھا کہ اگر اب کی بار نماز پڑھتے دیکھوں گا تو نعوذ باللہ آپ کی گردن پر پاؤں رکھ دوں گا چنانچہ ایک بار قصد سے چلا مگر قریب جا کر برک گیا اور پیچھے ہٹنے لگا، لوگوں نے وجہ پوچھی کہنے لگا مجھ کو ایک خندق آگ کی حامل معلوم ہوئی اور اس میں پر دار چیزیں نظر آئیں آپ نے فرمایا وہ فرشتے تھے اگر اور آگے جاتا تو فرشتے اس کو بوٹی بوٹی کر کے نوح ڈالتے اس پر یہ آیتیں

نازل ہوئیں کذا فی الدر المنثور عن الصحاح وغیرہ بامن کتب الحدیث

ارشاد ہے کہ) سچ بے شک (کافر) آدمی حد (آدمیت) سے نکل جاتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے آپ کو (بنائے جنس سے) مستغنی دیکھتا ہے (کقولہ تعالیٰ وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا إِلَيْهِ حَالًا لَكِنَّهُ اسْتَغْنَاءُ پر سرکشی حماقت ہے کیونکہ کسی کو مخلوق سے من وجہ استغناء ہو بھی جاوے لیکن حق تعالیٰ سے استغناء تو کسی حال میں نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ آخر میں) اے مخاطب (عام) تیرے رب ہی کی طرف سب کو لوٹنا ہوگا (اور اس وقت بھی مثل حالت حیات کے اس کی قدرت کے احاطہ میں گھرا ہوگا اور اس حالت میں جو اس کو طغیان کی سزا ہوگی اس سے بھی کہیں نہ بھاگ سکے گا پس ایسا عاجز ایسے قادر سے کب مستغنی ہو سکتا ہے تو اپنے کو مستغنی سمجھنا اور اس کی بنا پر سرکشی کرنا بڑی بیوقوفی ہے، آگے بصورت استفہام تعجب ہے اس کی سرکشی پر یعنی) اے مخاطب (عام) بھلا اس شخص کا حال تو بتلا جو (ہمارے) ایک خاص بندے کو منع کرتا ہے جب وہ (بندہ) نماز پڑھتا ہے (مطلب یہ کہ اس شخص کا حال دیکھ کر تو بتلا کہ اس سے زیادہ عجیب بات بھی کوئی ہے، حاصل یہ کہ نمازی کو نماز سے روکنا نہایت ہی بری اور عجیب بات ہے۔

آگے اسی تعجب کی تاکید و تقویت کے لئے مکرر فرماتے ہیں کہ) اے مخاطب (عام) بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ بندہ (جس کو نماز سے روکا گیا ہے) ہدایت پر ہو (کہ جو کمال لازمی ہے) یا وہ دوسروں کو بھی تقویٰ کی تعلیم دیتا ہو (جو کمال متعدی یعنی دوسروں کی نفع رسانی ہے اور شاید کلمہ تردید لانے سے شمارہ اس طرف ہو کہ اگر ان میں سے ایک صفت بھی ہوتی تب بھی منع کرنے والے کی مذمت کے لئے کافی تھی چہ جائیکہ دونوں ہوں۔

(اور) اے مخاطب (عام) بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ شخص (منع کرنے والا دین حق کو) جھٹلاتا ہو اور (دین حق سے) رد گردانی کرتا ہو (یعنی نہ عقیدہ رکھتا ہو اور نہ عمل، یعنی

اول تو دیکھو کہ نماز سے منع کرنا کتنا برا ہے پھر بالخصوص یہ دیکھو کہ جب منع کرنے والا ایک گمراہ اور جس کو منع کر رہا ہے وہ ہدایت کا اعلیٰ نمونہ ہے تو یہ کتنی عجیب بات ہے کہ آگے اس منع کرنے پر اس کو وعید ہے (یعنی) کیا اس شخص کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ (اس کی سرکشی اور اس سے پیدا ہونے والے اعمال کو) دیکھ رہا ہے (اور اس پر سزا دے گا، آگے اس پر زجر ہے یعنی اس کو) ہرگز (ایسا) نہیں (کونا چاہئے اور) اگر یہ شخص (اپنی اس حرکت سے) باز نہ آوے گا تو ہم (اس کو) پٹھے پکڑ کر جو کہ دروغ اور خطا میں آلودہ پٹھے ہیں (جہنم کی طرف) گھسیٹیں گے (نَاصِیۃً سر کے اگلے بالوں کو کہا جاتا ہے جن کو اردو میں پٹھے بولتے ہیں اس کی صفت میں کَاذِبۃً خَسَاطِیۃً مجازاً فرمایا اور اس کو جو اپنے مجمع پر گھمنڈ ہے اور ہمارے پیغمبر کو دھمکاتا ہے) سو یہ اپنی مجلس والوں کو بلا لے (اگر اس نے ایسا کیا تو) ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلا لیں گے (چونکہ اس نے نہیں بلایا اس لئے اللہ نے ان فرشتوں کو بھی نہیں بلایا کما روى الطبرى عن قتاده مرسلًا قال النبى صلى الله عليه وسلم لو فعل ابو جهل لا خذته الملائكة الزبانية عيانا آگے پھر زیارت زجر کے لئے اس کو تنبیہ ہے کہ اس کو) ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا چاہئے مگر) آپ (اس نابالغ کی ان حرکتوں کی کچھ پرواہ نہ کیجئے اور) اس کا کہنا نہ مانئے (جیسا اب تک بھی نہیں مانا) اور بدستور نماز پڑھتے رہئے اور خدا کا قرب حاصل کرتے رہئے (اس میں ایک لطیف وعدہ ہے کہ حق تعالیٰ آپ کو ان لوگوں کے ضرر سے محفوظ رکھے گا کیونکہ نماز سے قرب ہوتا ہے اور قرب موجب عظمت ہے الا لحکمته خاصہ، پس ایسے امور کی طرف ذرا التفات نہ کیجئے اپنے کام میں لگے رہئے)۔

شانِ نزول

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ابو جہل نے کہا کہ کیا محمد ﷺ تمہارے درمیان چہرہ کو گرد آلودہ کرتے رہیں گے (یعنی سجدہ کرتے رہیں گے) جواب دیا گیا کہ

ہاں! ابو جہل نے کہالات و غزبی کی قسم اگر اب میں نے اس کو ایسا کرتے دیکھا تو اس کی گردن کو روند ڈالوں گا اور اس کے چہرہ کو مٹی میں دھسا دوں گا، (معاذ اللہ) سوال اللہ نے کلا ان الانسان ليطغى (الایات) نازل فرمائیں (اخرج ابن المنر)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ابو جہل آیا اور آپ ﷺ کو (نعوذ باللہ) نماز سے روکا سوال اللہ تعالیٰ نے اراء یت الذی ینہی، عبد اذا صلی تا کاذبة نازل فرمائی (اخرج ابن الجری) ۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، اسی دوران ابو جہل ادھر آ نکلا اور کہا کیا میں نے تجھ کو اس سے منع نہیں کیا تھا اس پر نبی اکرم ﷺ نے اس کو ڈانٹا، تو ابو جہل نے کہا اے محمد ﷺ تو جانتا ہے کہ مکہ میں مجھ سے زیادہ کسی کے ہم مجلس (یار و مددگار) نہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت فلیدع نادیه سندع الزبانية نازل فرمائی۔

(اخرج الترمذی و قال حدیث حسن صحیح)

ربطہ و مناسبت : والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے غطاء نبوت و تعلیم وحی ہے، جو بعد تو حید کے مبنی ہے جمیع مہمات کا اور اس کے مناسب مذمت اور زور و مخالف صاحب وحی کا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

ترکیب مصطلحہ

اِقْرَأِ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَأْ ۝ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

اقرأ فعل، ضمیر اس میں ذوالحال، اس کا مفعول بہ محذوف ہے یعنی ما یو حی

الیک، ب جار اسم مضاف ربک مرکب اضافی موصوف الذی اسم موصول، خلق فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف کمل شئی سے مل کر مفسر خلق فعل بافاعل

.....
 الا نسان مفعول بہ من علق مرکب جاری متعلق، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر از جملہ فعلیہ تفسیر، مفسر و تفسیر مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف و صفت مل کر اسم کا مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیل کر مجرور، جار و مجرور مل کر مبتدا صیغہ اسم فاعل کا متعلق، صیغہ اس فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر تاکید، مؤکدا اپنی تاکید سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

اقرا فعل اس میں ضمیر متنثر ذوالحال و حالیہ ربک مرکب اضافی موصوف
 الا کرم صفت اول الذی اسم موصول علم فعل با فاعل بالقلم متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول و صلہ مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبتدا، علم فعل با فاعل الانسان مفعول بہ اول ما موصولہ لم یعلم فعل با فاعل ہ ضمیر محذوف مفعول بہ سب مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول و صلہ مل کر مفعول بہ ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر خبر، پھر مبتدا اپنی خبر سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر تاکید، مؤکدا اپنی تاکید سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

كَأَنَّ الْإِنْسَانَ لِيَطْغَى ۝ أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى ۝ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ أَرْجُعِي ۝

کلا حرف زجر، ان حرف مشبہ بالفعل الانسان اسم ل تاکید یہ بطغی فعل و فاعل ان مصدر یہ رای فعل و فاعل، مفعول بہ اول استغنی فعل اپنے فاعل سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ بتاویل مفعول بہ ثانی، فعل رای اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر بتاویل مصدر مفعول لہ، فعل بطغی اپنے فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر ان کی خبر، پھر حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

ان حرف مشبہ بالفعل الی ربک اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم الرجعی

اسم، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى ○ عَبْدًا إِذَا صَلَّى ○ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى
الْهُدَى ○ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَى ○

ابرائے استفہام درایت فعل با فاعل الذی اسم موصول ینہی فعل با فعل
عبد مفعول بہ اول اذا ظرفیہ صلتی جملہ فعلیہ مظروف، ظرف و مظروف مل کر پھر
ظرف جو کہ ینہی فعل سے متعلق ہے ارایت تاکید کے لئے زائد مکرر ہے، ان حرف شرط
کان فعل ناقص اس میں ضمیر اس کا اسم علی الہدی مرکب جاری خبر، فعل ناقص اپنے
اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ او عاطفہ امر بالتقوی جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ
اپنے معطوف سے مل کر شرط، جزاء محذوف جس پر کہ سابقہ معنی تعجب یا معنی استفہام جو اللہ
تعالیٰ کے اس قول الم یعلم بان اللہ یری میں دلالت کر رہا ہے، شرط و جزاء مل
کر مفعول بہ ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى ○ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى ○

استفہامیہ رایست فعل با فاعل ضمیر مفعول بہ اول محذوف، ان شرطیہ
کذب و تولى مرکب عطفی شرط، استفہام لم جازمہ یعلم فعل با فاعل ب جار ان
اللہ یری جملہ اسمیہ بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق
سے مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر مفعول بہ ثانی رایست کا، فعل اپنے
فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ○ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ○

کلا حرف زجر مل برائے قسم (ای واللہ لتن) ان حرف شرط لم ينته جملہ
فعلیہ شرط ل لام تاکید بانون خفیفہ نسفعن فعل با فاعل ب حرف جار الناصیہ مبدل
منہ ناصیہ موصوف کاذبہ صفت اول خاطئہ صفت ثانی، موصوف اپنے دونوں

صفتوں سے مل کر بدل (معروف سے نکرہ کا بدل اس وجہ سے جائز ہے کہ موصوف ہے
فصارت کا المعروف) مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل
نسفعن کے، پھر فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جزاء، پھر شرط اپنی جزاء سے مل کر
جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۝ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝ كَلَّا لَا تَطْلُعُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝

ف جزائیہ لام امر يدع فعل بافاعل ننادیہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور
مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط مخذوف کی یعنی ان کا قادر اعلیٰ دفع
العذاب (فلیدع نادیہ)، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

س حرف استقبال ندع فعل بافاعل (جواب امر) الزبانیۃ مفعول بہ، فعل
اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر فعلیہ ہوا۔

کلا حرف زجر لانا فیہ تطعه جملہ فعلیہ معطوف علیہ وعاطفہ اسجد و
اقترب دونوں معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

لغوی تشریح

❁ اقراء: آپ پڑھئے، آپ پڑھا کیجئے (قراۃ باب ف سے فعل امر معروف،
واحد مذکر حاضر)

❁ خلق: اس نے پیدا کیا۔ خَلَقَ باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر

غائب

❁ انسان: آدمی ج، اَنَاسِیُّ

❁ علق: جھے ہوئے خون کا لوتھڑا، خون منجمد، (اسم جنس)

❁ اکرم: بڑا کریم، کرم سے اسم تفضیل، واحد مذکر، لیکن معنی مبالغہ کے معنی

دیتا ہے

- علم: اس نے تعلیم دی، تعلیم باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب
- قلم: قلم، ج اقلام
- یطغی: حد سے نکل جاتا ہے، وہ سرکشی کرتا ہے (طغیان باب ۳ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- رای: اس نے دیکھا (رؤیۃ باب ۴ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- استغنی: وہ مستغنی ہے، بے پروا ہے، بے نیاز ہے (استغناء) باب ۹ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب
- رجعی: لوٹنا، (مصدر)
- ینہی: وہ منع کرتا ہے وہ روکتا ہے (نہی باب ۴ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- عبد: بندہ، ج، عباد
- اذا: جب (اسم ظرف)
- صلی: نماز پڑھتا ہے (صلوة باب ۲ ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ان: اگر (حرف شرط، ع)
- هدی: ہدایت، راہ دکھانا، (مصدر)
- او: یا، (حرف عطف، غ)
- امر: تعلیم دی، اس نے حکم کیا، (امر باب ۱ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- تقویٰ: تقویٰ، پرہیزگاری، بچنا (مصدر)
- کذب: اس نے جھٹلایا (تکذیب باب ۲ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- تولیٰ: روگردانی کی، تولیٰ باب ۴ سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب

- ✽ ان: کہ، (حرف مصدری و تاکید، ع)
- ✽ لن: (ل ان) البتہ اگر (حرف تاکید، غ و شرط، ع)
- ✽ لم ینتہ: (بنتھی) کہہ پا نہ آیا، انتہاء باب ے سے مضارع معروف، واحد
مذکر غائب مع حرف نفی جحد)
- ✽ لنسفعاً: (ل، نسفع، ن) البتہ ہم ضرور گھسیٹیں گے (سفع باب ف سے
مضارع معروف باللام تاکید و نون تاکید خفیفہ، جمع متکلم)
- ✽ ناصیۃ: پٹھے، پیشانی کے بال ج، نواصی
- ✽ کاذبۃ: دروغ میں آلودہ، جھوٹی (کذب سے اسم فاعل، واحد مؤنث)
- ✽ خاطئۃ: خطا کار، (خطا سے اسم فاعل، واحد مؤنث)
- ✽ لیدع: (ل یدعو) چاہئے کہ وہ بلائے، چاہئے کہ وہ دعوت دے،
(دعوة باب ن، سے امر غائب)
- ✽ سندع: ہم بلائیں گے، عنقریب ہم بلائیں گے، مضارع جمع متکلم، مجزوم،
بوجہ جواب امر، حرف استقبال
- ✽ نادى: ہم جلسہ، مجلس، ج اُنْدِیۃ
- ✽ زبانیۃ: دوزخ کے پیادے، دوزخ کے فرشتے، زِبْنِیۃ زبسن (دھکیلنا)
سے ماخوذ ہے۔
- ✽ لا تطع: آپ کہنا نہ مانیں، آپ اطاعت نہ کریں، (اطاعة باب ا سے فعل
نہی، واحد مذکر حاضر)
- ✽ اسجد: آپ نماز پڑھتے رہئے (سجدة باب ن سے فعل امر، واحد مذکر حاضر)
- ✽ اقترب: آپ قرب خداوندی حاصل کریں، (اقترب باب ا سے فعل
امر، واحد مذکر حاضر)

سُورَةُ الْقَدْرِ وَهُوَ مَسْرُوعٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○
 إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَيْلَةُ
 الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ○ تَنْزِيلُ الْمَلَكِ وَالرُّوحُ فِيهَا
 بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ○ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○

موضوع : حقیقت و عظمت قرآن

ترجمہ بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے ○ اور آپ کو کچھ معلوم
 ہے شب قدر کیسی چیز ہے ○ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے ○ اس رات
 میں فرشتے اور روح القدس اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے اترتے
 ہیں ○ سراپا سلام ہے وہ شب طلوع فجر تک رہتی ہے ○

مختصر و جامع تفسیر

بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے (تحقیق شب قدر میں نازل
 ہونے کی سورہ دخان میں گزری ہے) اور (زیادت تشویق کے لئے فرماتے ہیں کہ)
 آپ کو معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے (آگے جواب ہے کہ) شب قدر ہزار مہینوں
 سے بہتر ہے (یعنی ہزار مہینہ تک عبادت کرنے کا جس قدر ثواب ہے اس سے زیادہ
 شب قدر میں عبادت کرنے کا ثواب ہے، کذا فی الحازن اور وہ رات ایسی ہے کہ)
 اس رات میں فرشتے اور روح القدس (یعنی جبرائیل علیہ السلام) اپنے پروردگار کے حکم
 سے ہر امر خیر کو لے کر (زمین کی طرف) اترتے ہیں (اور وہ شب) سراپا سلام ہے)
 جیسا حدیث بیہقی میں حضرت انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ شب قدر میں حضرت جبرائیل

.....
 علیہ السلام فرشتوں کے ایک گروہ میں آتے ہیں اور جس شخص کو قیامت و قعود و ذکر میں مشغول دیکھتے ہیں تو اس پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں یعنی اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور خازن نے ابن الجوزی سے اس روایت میں یسلمون بھی بڑھایا ہے یعنی سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ اور یصلون کا حاصل بھی یہی ہے کیونکہ رحمت و سلامتی میں تلازم ہے اسی کو قرآن میں سلام فرمایا ہے اور امر خیر سے مراد یہی ہے، اور نیز روایات میں اس میں توبہ کا قبول ہونا ابواب سماء کا مفتوح ہونا اور ہر مومن پر ملائکہ کا سلام کرنا آیا ہے، کذا فی الدر المنثور، اور ان امور کا بواسطہ ملائکہ کے ہونا اور موجب سلامت ہونا ظاہر ہے یا امر سے مراد وہ امور ہوں جن کا عنوان سورہ دخان میں امر حکیم اور اس شب میں ان کا طے ہونا ذکر فرمایا ہے اور (وہ شب قدر) اسی صفت و برکت کے ساتھ (طلوع فجر تک رہتی ہے) یہ نہیں کہ اس شب کے کسی حصہ خاص میں یہ برکت ہو اور کسی میں نہ ہو

شان نزول

۱۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ

نبی اکرم ﷺ نے بنی اسرائیل میں سے ایک شخص کا تذکرہ فرمایا، جس نے اللہ کے راستہ میں ایک ہزار مہینہ تک ہتھیار پہنے، اس پر مسلمانوں نے تعجب کیا سو اللہ تعالیٰ نے سورہ نبا انزلہ فی لیلة القدر (آخر تک) نازل فرمائی کہ یہ لیلة القدر ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن میں اس مذکورہ شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہتھیار باندھے۔ (اخرج ابن ابی حاتم)

۲۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ

بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو رات کو صبح تک (یعنی رات بھر) نفلیں پڑھا کرتا تھا، پھر دن کو شام تک دشمن اسلام سے جہاد کرتا تھا، اور اس نے یہ کام ایک ہزار مہینہ تک انجام دیا سو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے لیلة القدر خیر من الف

شہر نازل فرمائی، یہاں مراد وہ ہزار مہینے ہیں جن میں اس شخص نے (مندرجہ بالا) عمل کیا۔ (ابن جریر)

رابطہ و مناسبت : والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے، منجملہ ان کے حقانیت اور عظمت قرآن کی ہے، اس صورت میں اس کا بیان ہے۔

ترکیب مصطلحہ

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَآذْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ○

ان حرف مشبہ بالفعل نامیر اس کا اسم انزل نہ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر ان کی خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

واعتراضیہ ما استفہامیہ مبتداء، (لو قوعہ فی محل رفع) ادری فعل با فاعل ک مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر اول ما استفہامیہ مبتداء لیلۃ القدر مرکب اضافی خبر، مبتداء و خبر مل کر پھر خبر ثانی، مبتداء اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ متانفہ ہوا۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ ○ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ○

تَنْزَلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ○

سَلَامٌ ○ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○

لیلۃ القدر مرکب اضافی مبتداء خیر صیغہ اسم تفضیل من الف شہر مرکب جاری متعلق، اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، متبدا و خبر مل کر جملہ

اسمیہ ہوا۔ تنزل فعل (بحذف احدى التائین) الملائكة معطوف علیہ وعاطفہ

الروح معطوف، دونوں مل کر فاعل فیہا متعلق اول باذن ربہم متعلق ثانی من کل امر متعلق ثالث، فعل اپنے فاعل اور تینوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلام مصدر ہی مبتدائی حرف جار مطلع الفجر مرکب اضافی مجرور جار
مجرور مل کر متعلق سلام کے (یا تنزل کے) مصدر اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم، مبتدا
اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا، (اور بقول انفس سلام سے پہلے ہی مبتدا محذوف ہے)

لغوی تشریح

انزلنا: ہم نے اتارا ہم نے نازل کیا، (انزال باب اسے ماضی معروف،
جمع متکلم)

لیلة: شب، رات، لیالی

قدر: قدر، حرمت و وقار، عزت (مصدر) یا اسم علم اس خاص رات کا جو
رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔

الف: ایک ہزار (اسم عدد) الاف والوف

شہر: مہینہ، اشہر و شہور

تنزل: اترتے ہیں، نازل ہوتے ہیں، تنزل باب ۴ سے مضارع

معروف، واحد مؤنث غائب (جہاں دو تاء جمع ہو جاتی ہیں ان میں سے باب ۴ اور باب
۵ کے اس صیغہ سے ایک تاء کا حذف جائز ہے اصل میں تنزل تھا)

ملئكة: م، ملک، فرشتے

روح: حضرت روح الامین علیہ الصلوٰۃ والسلام

اذن: حکم، اجازت، (مصدر)

امر: امر خیر، کام، معاملہ، ج امور

سلام: ہی سلام، سراپا سلام، سلامتی، امان، (اسم مصدر) مبتدا ہی

محذوف ہے۔

ہی: وہ (ضمیر مرفوع منفصل) واحد مؤنث غائب

مطلع: طلوع ہونا (مصدر میسی)

سُورَةُ الْبَقَرَةِ مكية ۲۸۶ آیت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفِلِينَ

حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ① رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُطَهَّرَةً ②

فِيهَا كُتِبَ قِيمَةٌ ③ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ

بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَةُ ④ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ⑤ هَٰ حُنَفَاءُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ

وَذَٰلِكَ دِينُ الْقِيمَةِ ⑥ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَ

الْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ⑦

موضوع : اثبات رسالت اور مصدق و مکتب کی جزا و سزا

ترجمہ

جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے کافر تھے وہ باز نہ آنے والے تھے جب

تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آتی ○ ایک اللہ کا رسول جو پاک صحیفے پڑھ کر

سنا دے ○ جن میں درست مضامین لکھے ہوں ○ اور جو لوگ اہل کتاب تھے وہ

اس واضح دلیل کے آنے ہی کے بعد مختلف ہو گئے ○ حالانکہ ان لوگوں کو یہی حکم

ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت اسی کیلئے خالص رکھیں یکسو ہو

کر اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ہے ان درست

مضامین کا ○ بے شک جو اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوئے وہ آتش

دورخ میں جاویں گے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ لوگ بدترین خلائق ہیں ۵
 إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۖ
 جَزَاءُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
 فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝ ۸

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہ لوگ بہترین
 خلائق ہیں ۵ ان کا صلہ ان کے پروردگار کے نزدیک ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں
 جن کے نیچے نہریں جاری ہوگی، جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے خوش
 رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے یہ اس شخص کیلئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا

۵ ہے

مختصر و جامع تفسیر

جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے (قبل بعثت نبویہ) کافر تھے وہ (اپنے
 کفر سے ہرگز) باز نہ آنے والے تھے جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آئی
 (یعنی) ایک اللہ کا رسول جو (ان کو) پاک صحیفے پڑھ کر سناوے جن میں درست مضامین
 لکھے ہوں (مراد قرآن ہے مطلب یہ ہے کہ ان کفار کا کفر ایسا شدید تھا اور ایسے جہل میں
 مبتلا تھے کہ بدون کسی عظیم رسول کے ان کی راہ پر آنے کی کوئی توقع نہ تھی اس لئے اللہ
 تعالیٰ نے ان پر اپنی حجت تمام کرنے کے لئے آپ کو قرآن دے کر مبعوث فرمایا) اور
 ان کو چاہئے تھا کہ اس کو غنیمت سمجھتے اور اس پر ایمان لے آتے مگر (جو لوگ اہل کتاب
 تھے) اور غیر اہل کتاب تو بدرجہ اولیٰ) وہ اس واضح دلیل کے آنے ہی کے بعد (دین میں
 مختلف ہو گئے) (یعنی دین حق سے بھی اختلاف کیا اور باہمی اختلاف جو پہلے سے تھے
 ان کو بھی دین حق کا اتباع کر کے دور نہ کیا اور مشرکین کو بدرجہ اولیٰ اس لئے کہا کہ ان

کے پاس تو پہلے سے بھی کوئی علم سماوی نہ تھا) حالانکہ ان لوگوں کو (کتب سابق میں) یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت کو اسی کے لئے خالص رکھیں یکسو ہو کر (ادیان باطلہ کی طرح کسی کو اللہ کا شریک نہ بنادیں) اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں، اور یہی طریقہ ہے ان درست مضامین (مذکورہ) کا (بتلایا ہوا)

حاصل تقریر کا یہ ہوا کہ ان اہل کتاب کو ان کی کتابوں میں یہ حکم ہوا تھا کہ قرآن اور رسول کریم ﷺ پر ایمان لائیں، اور یہی تعلیم تھی قرآن کی جس کو اوپر کتب قیمہ سے تعبیر فرمایا ہے اس لئے اس قرآن کے نہ ماننے سے خود اپنی کتب کی مخالفت بھی لازم آتی ہے۔ یہ تو الزام اہل کتاب کو ہوا اور مشرکین اگرچہ پہلی کتب کو نہیں مانتے مگر ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کا حق ہونا یہ بھی تسلیم کرتے تھے اور یہ بات یقینی طور پر ثابت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام شرک سے بالکل بری تھے، اور کتب قیمہ یعنی قرآن کا اس طریقے کے ساتھ متوافق ہونا بھی ظاہر ہے اس لئے ان پر بھی حجت تمام ہوگئی اور مراد متفرقین و مخالفین سے بعض وہ کفار ہیں جو ایمان نہ لائے تھے اور قرینہ مقابلہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جن لوگوں نے تفرق اور خلاف نہیں کیا وہ اہل ایمان ہیں، آگے بیان عمل کے بعد تصریحاً کفار کی دونوں قسموں یعنی اہل کتاب و مشرکین کی اور مومنین کی سزا و جزاء کا مضمون ارشاد فرماتے ہیں یعنی) بے شک جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوئے وہ آتش دوزخ میں جاویں گے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ لوگ بدترین خلاق ہیں (اور بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہ لوگ بہترین خلاق ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے نزدیک ہمیشہ رہنے کی بیشیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے) اور (اللہ تعالیٰ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے) (یعنی نہ ان سے کوئی معصیت ہوگی اور نہ ان کو کوئی امر مکروہ پیش آوے گا جس سے احتمال عدم رضا کا جانیں سے ہو اور) یہ

.....
 (جنت اور رضا) اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے (اور اللہ سے ڈرنے ہی پر ایمان و عمل صالح مرتب ہوتا ہے جس کو دخول جنت و حصول رضا کا مدار فرمایا ہے) ربط و مناسبت: والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے مجملہ اس کے مسئلہ رسالت اور اس کے مصدقین و مکتبین کی مجازا ہے اس صورت میں اس کا بیان ہے۔

ترکیب مصطلحہ

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيهَا كُتِبَ "قِيَمَةٌ" ۝

لم یکن فعل ناقص الذین اسم موصول کفروا فعل، ضمیر ذوالحال من جارہ اهل الكتاب معطوف علیہ و عاطفہ المشرکین معطوف، دونوں مل کر مجرور، جارو مجرور مل کر حال، ذوالحال و حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر فعل ناقص کا اسم، منفکین صیغہ اسم فاعل حتی حرف جار ان محذوف تا یتیم فعل ضمیر اس میں مفعول بہ البینۃ مبدل منہ رسول موصوف من اللہ مرکب جاری متعلق کائن کے، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت اول یتلوا فعل با فاعل صحفا موصوف مطہرۃ صفت اول فیہا متعلق کائنۃ کے ہو کر خبر مقدم کتب قیمۃ مرکب توصیفی مبتدا مؤخر، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صحف کا صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت ثانی رسول کی وہ اپنی دونوں صفتوں سے مل کر بدل، مبدل منہ البینۃ اپنے بدل سے مل کر فاعل تاسی کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق منفکین کے، یہ اپنے متعلق سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ م بَعْدَ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَةُ ۝

و عاطفہ ما نافیہ تفرق فعل الذین اسم موصول او تو افعِل مجہول ضمیر اس میں نائب فاعل الکتب مفعول ثانی الا برائے حصر من جار بعد مضاف ما مصدر یہ جاءت فعل ہم مفعول بہ البینۃ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بتاویل مصدر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل او تو ا کے، فعل اپنے نائب فاعل، مفعول ثانی اور متعلق سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل، تفرق فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

وَمَا أَمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۝ ۵

حُنَفَاءَ وَيَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ ۝

و استینافیہ ما نافیہ امر و افعِل و نائب فاعل الا برائے حصر تعلیلہ جو کہ حرف جار کی قوت میں ہے، یعبد و افعِل، اس میں ضمیر ذوالحال، لفظ اللہ مفعول بہ مخلصین صیغہ اسم فاعل، اس میں ضمیر ذوالحال لہ مرکب جاری متعلق الذین مفعول بہ حنفاء حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر حال، یعبد و ا کی ضمیر ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ یقیمو الصلوۃ جملہ فعلیہ معطوف اول و عاطفہ یوتو الزکوۃ جملہ فعلیہ معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر بعد از جملہ معطوفہ بتاویل مصدر (کیونکہ لام کے بعد ان محذوف ہے ای لان یعبد و ا) ہو کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق فعل امر و ا کے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جملہ حال بنامن اہل الکتاب (ای والحال انہم ما امر و ا بشنی یخالف اصول دینہم بل بشنی یطابقہا)

.....
 واستینافیه ذلک مبتدا دین القيمة (ای دین الملة القيمة) مرکب
 اضافی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ
 خَالِدِينَ فِيهَا أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ○

ان حرف مشبہ بالفعل الذین اسم موصول کفروا فعل بافاعل من جارہ اهل
 الکتاب مرکب اضافی معطوف علیہ وعاطفہ المشرکین معطوف، دونوں مل کر مجرور،
 جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، کفروا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول و
 صلہ مل کر ان کا اسم فی حرف جار نار جہنم مرکب اضافی مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق
 صیغہ اسم فاعل کائنون کے، صیغہ اسم فاعل میں ضمیر ذوالحال خال الدین صیغہ اسم فاعل
 فیہا متعلق، خال الدین اپنے متعلق سے مل کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل،
 کائنون اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر ان کی خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل
 کر جملہ اسمیہ ہوا۔

اولئک مبتدا هم ضمیر فصل مبتدا شر البریة مرکب اضافی خبر، مبتدا اپنی
 خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر پھر خبر، اولئک اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔
 إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ

هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ○ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّتٌ عَدْنٌ تَجْرِي مِنْ
 تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ○

ان حرف مشبہ بالفعل الذین اسم موصول امنوا جملہ فعلیہ معطوف علیہ و
 عاطفہ عملوا الصلحت جملہ فعلیہ معطوف، دونوں مل کر صلہ، موصول و صلہ مل کر ان
 کا اسم اولئک هم خیر البریة جملہ اسمیہ ان کی خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر
 سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

جزاء هم مرکب اضافی مبتدا عند ربهم ظرف جنت عدن مرکب

اضافی مرصوف تجری من تحتها الانهار جملہ فعلیہ صفت، موصوف وصفت مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

خلدین صیغہ اسم فاعل فیہا متعلق، صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر مؤکد ابتدا تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر حال، فعل محذوف ادخلوہا کی ضمیر ذوالحال سے ذوالحال و حال مل کر فاعل، فعل محذوف اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝

رضی فعل، لفظ اللہ فاعل عنهم متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ رضوا عنه جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جزاء ہم کی خبر ثانی (یا حال ہے باخمار قد) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ذلک مبتدا ل جار من موصولہ خشی فعل با فاعل ربہ مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق صیغہ اسم فاعل کائن کے، صیغہ اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

لغوی تشریح

کفروا: انہوں نے کفر کیا، انکار کیا (کفر باب ن سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب)

من: سے، طرف سے (حرف جار، ع)

اہل: والے ج اهلون

الکتاب: کتاب یعنی توراۃ وانجیل ج کُتِب

مشرکین: شرک کرنے والے، م، مشرک (اشراک باب ا سے اسم

فَاعِل، جمع مذکر سالم)

✽ منفکین: باز آنے والے، جدا ہونے والے، چھوڑنے والے۔

انفکاک باب ۶ سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم، م منفک۔

✽ حتی تاسی: یہاں تک کہ آتی (ایمان باب غش سے مضارع معروف،

واحد مؤنث غائب بان مضمرہ بعد حتی) (نرف جار معنی یہاں تک)

✽ بینة: واضح دلیل، روشن نشانی (بیان سے اسم صفت)

✽ رسول: رسول، پیغمبر، بھیجا ہوا، ج رُسُل، رسالۃ سے فَعُول بمعنی مفعول

اسم صفت

✽ یتلوا: وہ پڑھ کر سنا رہے، وہ تلاوت کرتا ہے، (تلاوة باب ان سے مضارع

معروف، واحد مذکر غائب)

✽ صحف: صحیفے، ورق، م صحیفۃ

✽ کُتِب: مضامین لکھے ہوئے احکام، م، کتاب

✽ قیمۃ: درست، سیدھی مضبوط و محکم (قیام سے اسم صفت، واحد مؤنث)

✽ ماتفرق: مختلف نہیں ہوئے، وہ متفرق نہیں ہوئے (تفرق باب ۴ سے

ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

✽ او توا: وہ عطاء کئے گئے، ان کو دی گئی (ایتنا، باب اسے ماضی مجہول، جمع

مذکر غائب)

✽ جاءت: آگئی (مجبنة باب ض سے ماضی معروف، واحد مؤنث غائب)

✽ امروا: وہ حکم دے گئے، ان کو حکم دیا گیا (امر باب ان سے ماضی مجہول، جمع

مذکر غائب)

✽ لیعبدا: تاکہ وہ عبادت کریں، (عبادة باب ان سے فعل امر، جمع مذکر غائب،

منصوب بار، مضمرۃ لام تعلیل)

❖ منخلصین: خالص رکھنے والے، مخلص، (اخلاص) باب اسے اسم فاعل، جمع مذکر سالم، تم مخلص

❖ حنفاء: تم، حنیف یکسو ہونے والے، (حنف) سے اسم صفت، (معبودان و ادیان) بطل سے کٹ کر راہِ راست پر چلنے والے)

❖ یقیموا: وہ پابندی کریں، وہ قائم کریں (اقامة) باب اسے مضارع معروف، جمع مذکر غائب، الام تعلیل عطف کی بنا پر ساقط ہو گیا)

❖ یوقوا: وہ دیا کریں، عطا کریں (ایتا) باب اسے مضارع معروف، جمع مذکر غائب

❖ الزکوۃ: زکوٰۃ، پاکیزگی (اسم مصدر)

❖ جہنم: دوزخ (اسم غیر منصرف بوجہ علمیت و تانیث)

❖ خللین: ہمیشہ رہنے والے، خالدا، خلود سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم (بحالت نصب و جر)

❖ اولئک: یہ لوگ۔ وہ سب، (اسم اشارہ)

❖ ہم: ہی، وہ (ضمیر فاصل، جمع مذکر غائب)

❖ بریۃ: خلاق مخلوق، برّایا

❖ جزاء: صلہ، بدلہ (مصدر)

❖ عند: نزدیک، پاس (اسم ظرف)

❖ جنت: گھنا سبز باغ، بہشتیں، جنة

❖ عدن: ہمیشگی، مراد ہے ہمیشہ رہنے والے، (مصدر)

❖ تجوی: جاری ہوتی ہیں، بہتی ہیں (جَوّی باب ض سے مضارع معروف واحد مؤنث غائب)

- ✽ تحت: نیچے، (اسم ظرف)
 ✽ انہار: نہریں م، نہر
 ✽ ابد: ہمیشہ، (ظرف زمان) ج آباد
 ✽ رضى: خوش رہے، راضی ہو گیا، (رضاً باب س سے ماضی معروف، واحد
 مذکر غائب)

- ✽ رضوا: وہ خوش رہیں گے، وہ راضی ہو گئے، ماضی معروف، جمع مذکر غائب
 ✽ خشى: ڈرا، (خشية باب س سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○
 إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ① وَأُخْرِجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ②
 وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ③ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ④ بِأَنَّ
 رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ⑤ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا
 أَعْمَالَهُمْ ⑥ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ⑦ وَمَنْ
 يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ⑧

موضوع واقعات قیامت

ترجمہ جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جاوے گی ○ اور زمین اپنے بوجھ
 باہر نکال پھیلے گی ○ اور آدمی کہے گا اس کو کیا ہوا ○ اس روز زمین اپنی تمام سب
 خبریں بیان کرنے لگے گی ○ اس سبب سے کہ آپ کے رب کا اس کو یہی حکم
 ہوا ○ اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر واپس ہوں گے تاکہ اپنے اعمال کو

دیکھ لیں O سو جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا O اور جو شخص

ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا O

مختصر و جامع تفسیر

جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جائے گی اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی (مراد بوجھ سے دھینے اور مردے ہیں، اور اگرچہ بعض روایات سے پہلے بھی دھینوں کا باہر آجانا معلوم ہوتا ہے لیکن ممکن ہے کہ قیامت سے پہلے جو دھینے باہر آ گئے تھے مرور ایام سے پھر ان پر مٹی آ گئی ہو اور مستور ہو گئے ہوں اور قیامت کے روز پھر نکلیں اور دفائن کے ظاہر ہو جانے کی شاید یہ حکمت ہو کہ مال کی بہت محبت کرنے والے اپنی آنکھوں اموال کا بیکار ہونا دیکھ لیں) اور (اس حالت کو دیکھ کر کافر) آدمی کہے گا کہ اس کو کیا ہوا (کہ زمین اس طرح ہل رہی ہے اور سب دھینے باہر آرہے ہیں) اس روز زمین اپنی سب (اچھی بری) خبریں بیان کرنے لگے گی اس سبب سے کہ آپ کے رب کا اس کو یہی حکم ہوگا (ترمدی وغیرہ میں اس کی تفسیر میں حدیث مرفوع آئی ہے کہ جس شخص نے روئے زمین پر جیسا عمل کیا ہوگا اچھا یا برا زمین سب کہہ دے گی یہ اس کی شہادت ہوگی)۔

اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (موقف حساب سے) واپس ہوں گے (یعنی جو لوگ حساب محشر سے فارغ ہو کر لوٹیں گے تو کچھ جماعتیں جنتی کچھ دوزخی قرار پا کر جنت و دوزخ کی طرف چلی جاویں گی) تاکہ اعمال (کے ثمرات) کو دیکھ لیں سو جو شخص (دنیا میں) ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا (بشرطیہ کہ اس وقت تک وہ خیر و شر باقی رہی ہو، ورنہ اگر کفر کے سبب وہ چیز فنا ہو چکی ہو یا ایمان و توبہ کے ذریعہ بدی معاف ہو چکی ہو تو وہ اس میں داخل ہی نہیں کیونکہ نہ وہ خیر خیر رہی اور نہ وہ شر شر رہا۔ جب مدایہ حکم نہ رہا حکم بھی ثابت نہ ہوگا)۔

شان نزول

حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں جب ويطعمون الطعام علیٰ حبه مسکینا ویتیمًا واسیرًا (۸۰۷۶) اور وہ لوگ خدا کی محبت میں غریب اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (پوری نازل ہوئی تو اہل ایمان) اپنی قلیل سی خیرات کے متعلق سوچنے لگے کہ ان کو تھوڑی سے چیز خیرات کرنے پر اجر نہیں ملے گا، جب کہ وہ اللہ کے راستہ میں خرچ کریں، اور لوگ سوچنے لگے کہ ان کو چھوٹے گناہ پر ملامت نہیں کی جائے گی جیسے جھوٹ، بد نظری، غیبت، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی، فمن يعمل مثقال ذرة الخ ترجمہ: جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا، وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا (ابن ابی حاتم)

ربط و مناسبت : والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے اعتقاد وقوع و مجازات قیامت کا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

ترکیب مصطلحہ

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ
الْإِنْسَانُ مَالَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝

اذا شرطیہ زلزلت فعل مجہول الارض نائب فاعل زلزالها مرکب اضافی مفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ وعاطفہ اخراجت فعل الارض فاعل اثقالها مرکب اضافی مفعول بہ سے مل کر معطوف اول وعاطفہ قال الانسان جملہ فعلیہ قول مالها جملہ اسمیہ مقولہ دونوں مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفوں سے مل کر شرط، یوم، اذا سے بدل ہے (جس کا عامل تحدث ہے) تحدث فعل بافاعل الناس مفعول بہ اول محذوف اخبارها مفعول بہ ثانی ب حرف جارسیبہ ان حرف مشبہ بالفعل ربک مرکب اضافی اس کا اسم اوحی لها جملہ فعلیہ خبر حرف مشبہ بالفعل اپنے

اسم و خبر سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق، فعل تہ حدث اپنے فاعل، متعلق اور دونوں مفعولوں سے مل کر جواب شرط، شرط و جواب شرط سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا ۖ لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۚ

یومئذ یہ بدل ہے کہ پہلے یومئذ سے یا منصوب ہے فعل اذکر محذوف سے یا تاکید ہے پہلے یومئذ کی یا ظرف متعلق ہے یصدر کے، یصدر فعل الناس ذوالحال اشتاتاً حال دونوں مل کر فاعل ل حرف جار ان مضمرہ یروا فعل بافاعل اعمالہم مرکب اضافی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر فعل یصدر کے متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۖ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۖ

ف عاطفہ، تفریعیہ من شرطیہ يعمل فعل بافاعل مِثْقَالَ مُمِيز ذرۃ تمیز دونوں مل کر مبدل منہ خیر ابدل، دونوں مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط، یسرہ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف علیہ و عاطفہ من يعمل الخ پورا جملہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ❁ اذا: جب (اسم ظرف)
- ❁ زلزلت: ہلائی جائے گی، (زلزلۃ باب ۱۰ سے ماضی مجہول، واحد مؤنث غائب)
- ❁ ارض: زمین (ج ارضون و اراضی)
- ❁ زلزال: ہلانا، (مصدر باب ۱۰)
- ❁ اخرجت: وہ نکالے گی، نکال پھینکے گی، اخراج باب ۱۰ سے ماضی معروف

واحد مؤنث غائب

❁ انقال: بوجہ، م ثقل

❁ قال: کہے گا (قول باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❁ مالها: مال، ها) اس کو کیا ہوا ہے (ماسوألہ، لام جارہ اور ضمیر مجرور (یہ

عربی زبان کا محاورہ ہے)

❁ تحدث: وہ بیان کرے گی، (تحدیث باب ۲ سے مضارع معروف،

واحد مؤنث غائب)

❁ اخبار: خبریں، م خبر

❁ اوحی: حکم ہوگا، الہام ہوگا، (ایحاء باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❁ یصدر: واپس ہونگے، نکلیں گے، (صدر باب ن سے مضارع معروف،

واحد مذکر غائب)

❁ اشتات: م، شت، منتشر، مختلف جماعتیں، بکھرے ہوئے،

❁ لیروا: تاکہ دیکھ لیں، تاکہ ان کو دکھائے جائیں (رؤیۃ باب ف سے

مضارع مجہول ومنصوب بان مضمرہ بالام تعلیل (جمع مذکر غائب)

❁ اعمال: م، عمل، کام، کارگردی، (مصدر)

❁ يعمل: وہ نیکی کرے گا، وہ عمل کرے گا (عمل باب س سے مضارع

معروف واحد مذکر غائب)

❁ مثقال: برابر، ہم وزن، (اسم آلہ)

❁ ذرة: ریت کا ذرہ، ج، ذرات

❁ یر: یری: وہ دیکھ لے گا، (رویۃ باب ف سے مضارع معروف، واحد

مذکر غائب)

سُورَةُ الْبَنَاتِ مَكِّيَّةٌ مِائَتُ عَشْرٌ آيَةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَالْعَدِيَّتِ ضُبْعًا^① وَالْمُورِيَّتِ قَدْحًا^② فَالْمُغِيرَتِ ضُبْعًا^③
 فَأَثَرُنَ بِهِ نَقْعًا^④ فَوْسَطُنَ بِهِ جَمْعًا^⑤ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ
 لَكَنُودٌ^⑥ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ^⑦ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ^⑧
 أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعِثَ رَمَا فِي الْقُبُورِ^⑨ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ^⑩
 إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَبِيرٌ^⑪

موضوع : بعض راس القباخ کی مذمت

ترجمہ : قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں ۰ پھر ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں ۰ پھر صبح کے وقت تاخت و تاراج کرتے ہیں ۰ پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں ۰ پھر اس وقت جماعت میں جا گھٹتے ہیں ۰ بے شک آدمی اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے ۰ اور اس کو خود بھی اس کی خبر ہے ۰ اور وہ مال کی محبت میں بڑا مضبوط ہے ۰ کیا اس کو معلوم نہیں جب زندہ کئے جاویں گے جتنے مردے قبروں میں ہیں ۰ اور آشکار ہو جاوے گا جو دلوں میں ہے، بے شک ان کا پروردگار ان کے حال سے اس روز پورا آگاہ ہے ۰

مختصر و جامع تفسیر

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ پھر (پتھر پر) ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں پھر صبح کے وقت تاخت و تاراج کرتے ہیں پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر اس وقت دشمنوں کی جماعتوں میں جا گھٹتے ہیں (مراد اس سے لڑائی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کو (کسی جگہ) بھیجا اور ایک مہینہ تک ٹھہرے (اس عرصہ میں) آپ کے پاس ان گھوڑوں کے متعلق کوئی خبر نہیں آئی، پس سورہ والعادیات ضبحاً آخر تک نازل ہوئی (الہر اور ابن حاتم) ربط ومناسبت: والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے اعمال قبیحہ سے بچنا ہے اس سورت میں اس کی ندامت اور اس پر جزاء کا ترتیب مذکور ہے۔

وَالْعِدِيثِ ضُبْحًا ۝ فَالْمُورِيتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ۝ فَأَثَرْنَ
بِهِ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ۝

و حرف جار قسمیہ ال موصولہ (ای الاتی عدون ضبحا) غدیت
ذوالحال ضبحا ای ضابحة حال، ذوالحال و حال مل کر معطوف علیہ ف عاطفہ
الموریت ذوالحال اینے حال قد حا ای قادات سے مل کر معطوف اول ف عاطفہ

.....
 السمعیرات صیغہ اسم فاعل اپنے مفعول فیہ صبحا سے مل کر معطوف ثانی ف عاطفہ
 اثرن فعل با فاعل اپنے متعلق بہ اور مفعول بہ نقعاً سے مل کر معطوف ثالث ف عاطفہ
 وسطن فعل با فاعل، اپنے متعلق بہ اور مفعول بہ جنمعا سے مل کر معطوف رابع، پھر
 معطوف علیہ اپنے تمام معطوفوں سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول وصلہ مل کر مجرور،
 جار مجرور مل کر متعلق اقسام فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قسم

إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ○ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ○
 وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ○

ان حرف مشبہ بالفعل الانسان اسم لربہ متعلق مقدم مل تاکید کنود صیغہ
 صفت، اپنے متعلق سے مل کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
 خبریہ ہو کر معطوف علیہ وعاطفہ انہ علی ذلک لشہید معطوف اول وعاطفہ انہ
 لحب الخیر لشدید معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ
 معطوف ہو کر جواب قسم، قسم وجواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ○ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ○
 إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ○

۱ استفہام انکاری ف عاطفہ لا يعلم فعل با فاعل اذا شرطیہ بعثر فعل مجہول ما
 موصولہ ثبت فعل با فاعل مقدر فی القبور متعلق، فعل مقدر اپنے فاعل اور متعلق سے مل
 کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر
 معطوف علیہ وعاطفہ حصل ما فی الصدور معطوف، دونوں مل کر شرط ان حرف
 مشبہ بالفعل ربہم مرکب اضافی اسم بہم متعلق مقدم یومئذ ظرف مقدم ل تاکید یہ خبر
 صیغہ صفت، صیغہ صفت اپنے متعلق مقدم در ظرف سے مل کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے
 اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جواب شرط، شرط وجواب شرط مل کر بتاویل مفرد يعلم کا

مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، معطوف محذوف ہے یعنی ایفعل القبائح فلا يعلم اذا نجازیہ یوم القیامة معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

لغوی تشریح

✽ عادیث: تیز دوڑنے والے، م عادیۃ (عَدُو سے اسم فاعل جمع مَوْنِثِ سالم) (مراد مجاہدین کے گھوڑے ہیں)

✽ ضبح: گھوڑے کا ہانپنا (مصدر) باب فتح

✽ موریت: پتھر پر ناپ مار کر آگ جھاڑنے والے گھوڑے (ایراء باب اسے اسم فاعل، جمع مَوْنِثِ)

✽ قدح: آگ جھاڑنا، چقماق سے آگ نکالنا (مصدر) باب فتح

✽ مغیرات: تاخت و تاراج کرنے والے، غارت کرنے والے (اغارة سے اسم فاعل، جمع مَوْنِثِ سالم، م مغیرۃ)

✽ اثرون: انہوں نے اڑایا، اڑاتے ہیں (اثارة باب اسے ماضی، جمع مَوْنِثِ غائب)

✽ نفع: گرد و غبار (مصدر)

✽ وسطن: وہ بیچ میں جا گتے ہیں، (وسط باب ض سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب)

✽ کنود: بڑا ناشکرا، بڑا ناپاس، (کنود سے اسم مبالغہ) باب نصر

✽ شہید: خبر رکھنے والا، گواہ، جاننے والا، (شهادة سے فعل بمعنی فاعل

✽ ہب: محبت (مصدر)

✽ خیر: بھلائی (مجاز اُمال)

- ✽ شدید: مضبوط، سخت (شدّة سے اسم صفت)
- ✽ افلا: (ء، ف، لا،) کیا، پس، نہیں، غ
- ✽ يعلم: وہ جانتا ہے، معلوم ہے (علم باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ✽ اذا: جب، (اسم ظرف)
- ✽ بعث: زندہ کئے جائیں گے، اٹھایا جائے گا، (بعثرة باب ۱۰ سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب)
- ✽ قبور: قبریں، م، قبر
- ✽ حصل: آشکارا ہو جائے گا، (تحصیل باب ۲ سے ماضی مجہول، واحد مذکر غائب)

✽ صدور: (م صدر) دل، سینہ

✽ خبیر: باخبر دانا، پوری طرح آگاہ (اسم صفت)

سُورَةُ الْقٰحٰتِ مَكِّيَّةٌ مِّنْ اٰیٰتِ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْثِ ۝۵ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ ۝۶ فَهُوَ

فِيْ عِشَّةٍ رَّاٰخِيَةٍ ۝۷ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ ۝۸ فَاُمُّهُ

هٰوِيَةٌ ۝۹ وَمَا اَدْرٰكَ مَا هِيَةٌ ۝۱۰ نَارُ حَامِيَةٍ ۝۱۱

..... موضوع : مجازات (جزاء و سزا) کا بیان

ترجمہ

وہ کھڑکھڑانے والی چیز ○ کیسی ہے وہ کھڑکھڑانیوالی چیز ○ اور آپ کو کچھ معلوم ہے کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز ○ جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہو جاویں گے ○ اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جاویں گے ○ پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا ○ وہ خاطر خواہ آرام میں ہوگا ○ اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا ○ اس کا ٹھکانہ ہادیہ ہوگا ○ اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ کیا چیز ہے ○ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے ○

مختصر و جامع تفسیر

وہ کھڑکھڑانے والی چیز کیسی ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز اور آپ کو کچھ معلوم ہے کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز (مراد قیامت ہے جو دلوں کو گھبراہٹ سے اور کانوں کو سخت آوازوں سے کھڑکھڑائے گی اور یہ اس روز ہوگا) جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہو جاویں گے (پروانوں سے تشبیہ چند چیزوں کی وجہ سے دی گئی، ایک کثرت سے ہونا کہ سارے اولین و آخرین انسان ایک میدان میں جمع ہو جاویں گے، دوسرے کمزور ہونا کہ سب انسان اس وقت کمزوری میں پروانے جیسے ضعیف و عاجز ہوں گے یہ دونوں وصف تو تمام اہل محشر انسانوں میں عام ہوں گے۔

تیسرے بیتاب اور بے چین ادھر ادھر پھرنا جو پروانوں میں مشاہدہ کیا جاتا ہے یہ صورت خاص مومنین میں نہیں ہوگی وہ اپنی قبروں سے مطمئن انھیں گے) اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جاویں گے (عہن رنگین اون کو کہا جاتا ہے، پہاڑوں کے رنگ چونکہ مختلف ہیں وہ سب اڑتے پھریں گے جن کی مثال اس اون کی ہوگی جس میں مختلف رنگ کے بال ملے ہوئے ہوں اس روز اعمال انسانی تو لے جائیں گے) پھر جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا (یعنی جو مومن ہوگا) وہ تو خاطر خواہ آرام میں

ہوگا (یعنی نجات پا کر جنت میں جائے گا) اور جس شخص کا پلہ (ایمان کا) ہلکا ہوگا (یعنی کافر) اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا اور آپ کو کچھ معلوم ہے وہ (ہاویہ) کیا چیز ہے (وہ) ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔

رابطہ و مناسبت : والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے ایک ان میں سے اعتقاد مجازہ کا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

ترکیب مصطلحہ

الْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ۝

القارعة مبتدا اول ما القارعة جملہ اسمیہ خبریہ، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔
و استینافیہ ما مبتدا ادری فعل با فاعل ک مفعول بہ اول ما مبتدا القارعة خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مفعول ثانی (ای شئی امامک ما شان القارعة) فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

یوم مضاف یکون فعل ناقص الناس اسم ک جارہ الفرائش المبعثوث مرکب توصیفی مجرور، جار و مجرور مل کر کائنات کے متعلق ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ تکنون الجبال کالعین المنفوش معطوف، دونوں مل کر بتاویل مفرد مضاف الیہ یوم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ جس کا ناصب القارعة ہے (ای تفرعہم یوم یکون.....)

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَةُ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝

ف استینافیہ ام حرف شرط و تفضیل من موصولہ ثقلت فعل موازینہ مرکب اضافی فاعل، فعل و فاعل مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول وصلہ مل کر مبتدا متضمن معنی

الشرط جزائیہ ہو مبتدائی حرف جار عیشتہ راضیہ مرکب توصیفی مجرور، جار مجرور کائن کے متعلق ہو کر خبر، مبتدائی خبر سے مل کر خبر متضمن معنی جزاء، پھر یہ دونوں مل کر معطوف علیہ و عاطفہ، اسی طرح اسامیٰ من خفت الخ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

وما ادرک ماہیۃ اس جملہ کی ترکیب گذر گئی، نارحامیۃ مرکب توصیفی خبر ہے، مبتدائی محذوف ہی کی، مبتدائی خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

لغوی تشریح

❁ قارعة: کھڑکھڑا دینے والی، سخت مصیبت (قیامت مراد ہے) قُرْع سے اسم فاعل، واحد مؤنث)

❁ یوم: جس روز، جس دن (اسم ظرف) ج، ایام
❁ یکون: ہو جاوے گا (کون باب ن سے فعل ناقص، مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

❁ فراش: پروانے، م، فراشۃ، اسم جمع
❁ مبثوث: پریشان، بکھرا ہوا (بث سے اسم مفعول)
❁ جبال: پہاڑ، م جبل
❁ عہن: رنگین اول، ج عہون
❁ منفوش: دھنکی ہوئی، دھنی ہوئی (نفش سے اسم مفعول)
❁ اما: بہر حال (حرف تفضیل غ)
❁ من: جس شخص، وہ شخص کہ، جو (اسم موصول)
❁ ثقلت: بھاری ہوئے (ثقل باب ک سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
❁ موازن: پہلے، میزان، ترازو، (وزن سے اسم آلہ، م میزان)

- ❁ راضیہ: خوش ہونے والی پسندیدہ، (رَضُوْا ن سے اسم فاعل، واحد مونث)
- ❁ خفت: ہلکے ہوئے (خَفَہُ باب ض سے ماضی معروف، واحد مونث غائب)
- ❁ ام: ٹھکانا، مرکز
- ❁ ماویۃ: گڑھا، نشیبی زمین (ہَوِیَ سے اسم فاعل، واحد مونث باب ض)
- (مراد ہے جہنم کا تاریک درجہ)
- ❁ ماہیۃ: یہ ما استغفہا میہ اور ہی سے مرکب ہے، کیا چیز ہے وہ؟ کیا ہے وہ؟
- (ہ زائدہ برائے سکتہ ہے)

❁ حامیۃ: دہکتی ہوئی (حَمِیَ سے اسم فاعل)

سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ اَنْ تَعْلَمَ لَوْ تَعْلَمُونَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
 اَلْهٰکُمْ التَّکَاثُرُ ۝۱ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲ کَلَّا سَوْفَ
 تَعْلَمُوْنَ ۝۳ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ
 الْیَقِیْنِ ۝۵ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ۝۶ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عِیْنِ الْیَقِیْنِ ۝۷
 ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ یَوْمَئِذٍ النَّعِیْمَ ۝۸

موضوع: غفلت عن الآخرة کی مذمت

ترجمہ فخر کرنا تم کو غافل کئے رکھتا ہے ۝ یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو ۝ ہرگز نہیں تم کو بہت جلد معلوم ہو جاوے گا ۝ پھر ہرگز نہیں تم کو بہت جلد معلوم ہو جاوے گا ۝ ہرگز نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لیتے ۝ واللہ تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے ۝ پھر واللہ تم لوگ اس کو ایسا دیکھنا دیکھو گے جو

کہ خود یقین ہے ۰ پھر اس روز تم سب سے نعمتوں کی پوچھ ہوگی ۰

مختصر و جامع تفسیر

(دنیوی سامان پر) فخر کرنا تم کو (آخرت سے) غافل کئے رکھتا ہے یہاں تک کہ تم قبرستان میں پہنچ جاتے ہو (یعنی مرجاتے ہو کذا فی تفسیر ابن کثیر مرفوعاً) ہرگز نہیں (یعنی نہ دنیوی سامان قابل فخر ہے نہ آخرت قابل غفلت) تم کو بہت جلد (قبر میں جاتے ہی یعنی مرتے ہی) معلوم ہو جاوے گا پھر (دوبارہ تم کو متنبہ کی جاتا ہے کہ) ہرگز (یہ چیزیں قابل فخر اور توجہ کے اور آخرت قابل غفلت اور انکار کے) نہیں تم کو بہت جلد (قبر سے نکلتے ہی یعنی حشر میں) معلوم ہو جاوے گا (کذا فی فتح البیان مرفوعاً اور سہ بارہ پھر تم کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ) ہرگز (یہ چیزیں قابل فخر و توجہ کے اور آخرت قابل غفلت اور انکار کے) نہیں (اور) اگر تم یقینی طور پر جان لیتے (یعنی دلائل صحیحہ میں غور و توجہ سے کام لیتے اور اس کا یقین آجاتا تو کبھی اس سامان پر فخر اور آخرت سے غفلت میں نہ پڑتے) واللہ تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے پھر (مکرر تاکید کے لئے کہا جاتا ہے) واللہ تم لوگ ضرور اس کو ایسا دیکھنا دیکھو گے جو خود یقین ہے (کیونکہ یہ دیکھنا استدلال اور دلائل کی راہ سے نہیں ہوگا جس سے یقین حاصل ہونے میں کبھی دیر بھی لگتی ہے بلکہ یہ آنکھوں کا مشاہدہ ہوگا، خلاصہ یہ ہے کہ اپنی آنکھوں دیکھ لینے کو عین الیقین سے تعبیر فرمایا ہے) پھر (اور بات سنو کہ) اس روز تم سے سب نعمتوں کی پوچھ ہوگی (کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا حق ایمان و اطاعت کے ساتھ بجالائے یا نہیں)۔

شان نزول

تفسیر کشاف میں ہے کہ بنو عبد مناف اور بنو سہم نے آپس میں اس بات پر تفاخر کیا کہ ہم سے کون خاندانی افراد کے اعتبار سے زیادہ ہے، اس میں بنو عبد مناف بڑھ گئے تو بنو سہم کہنے لگے کہ زمانہ جاہلیت میں بغاوت و سرکشی نے ہم میں سے بہت

سوں کو ہلاک کر دیا، لہذا زندوں اور مردوں کی تعداد میں ہم سے مقابلہ کرو (جب مقابلہ کیا تو) بنوہم تعداد میں بڑھ گئے۔

اور معنی (الہکم التکائر) کے یہ ہیں کہ تم نے اپنے زندوں میں کثرت کا انحصار کیا، یہاں تک کہ جب تم نے ان کی مقدار کا احاطہ کر لیا تو مقابر کی جانب لوٹے اور تم نے مردوں کے ساتھ ٹکاڑ دکھلایا، تو گویا مردوں کے ذکر ان تک پہنچنے کو زیارۃ المقابر سے تھکما تعبیر فرمایا،

یا الہکم التکائر سے حق تعالیٰ کی منشا یہ ہے کہ اموال و اولاد کے ٹکاڑ نے تم کو غفلت میں مبتلا کر دیا یہاں تک کہ تم مر گئے، اور قبروں میں جا پہنچے،
 ربطہ ومناسبت : والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہے ایک ان میں سے غفلت عن الآخرة کا ترک کرنا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

ترکیب مصطلحہ

الْهَكْمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتَّى زُرْتُمُ الْمُقَابِرَ ○ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ○
 ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ○

الہی فعل کم مفعول بہ التکائر فاعل حتی جارہ زرتم فعل بافاعل المقابر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر بتاویل مفرد مجرور ہوا، جارو مجرور مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، (باقی دونوں آیات کی ترکیب گزر چکی ہے)

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ○

کلا حرف ردع لو حرف شرط تعلمون فعل بافاعل علم الیقین مرکب اضافی مفعول مطلق تعلمون کا، مفعول بہ محذوف ہے یعنی الا مری الذی انتم صائرون الیہ علما یقینا) فعل اپنے فاعل مفعول مطلق اور مفعول بہ سے مل کر شرط

اور لو کا جواب محذوف ہے یعنی ما اشتغلتُم یا لتفاخر او لرجعتم عن الکفر، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

لَتَرَوْنَ الْجَحِيمَ ۝ ثُمَّ أَتَوْهُنَّ عَيْنَ الْيَقِينِ ۝ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ
عَنِ النَّعِيمِ ۝

لترون فعل و فاعل الجحیم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ثم حرف عطف لقمیہ، قسم مقدر کے لئے لترون فعل و فاعل ہا ضمیر مفعول بہ اول عین الیقین مرکب اضافی مفعول ثانی، یہ جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اول ثم عاطفہ لتسئلن فعل مجہول، ضمیر نائب فاعل یومئذ مفعول فیہ عن النعیم مرکب جاری متعلق فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر قسم محذوف واللہ لترون کا جواب ہے، قسم و جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- الہی: غافل کئے رکھا، غفلت میں ڈالا، (الہاء باب اسے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- کم: تم کو، (ضمیر منصوب متصل)
- تکاثر: کثرت پر فخر کرنا، زیادہ طلبی، (مصدر باب ۵)
- حتی: یہاں تک کہ (ابتدائیہ، جس کے بعد جملوں کی ابتداء ہوتی ہے)
- زرتم: تم پہنچے، تم نے زیارت کی، جا ملے (زیارۃ باب ف سے ماضی معروف، جمع مذکر حاضر)
- مقابر: قبرستانوں میں، م مقبرة (مفعلة برائے کثرت)
- سوف: بہت جلد۔ عنقریب، (حرف استقبال، غ)

تعلّمون: تم کو معلوم ہو جائے گا، تم جان لو گے، (عِلْم باب س سے مضارع

معروف، جمع مذکر حاضر)

ثم: پھر (حرف عطف، غ)

لو: اگر (حرف شرط، غ)

علم اليقين: یقینی طور پر جاننا، علم یقین، (دونوں مصدر ہیں)

لترون: البتہ تم ضرور دیکھو گے، (رُؤیة باب ف سے مضارع بالام تاکید

ونون تاکید ثقیلہ، جمع مذکر حاضر)

جحیم: دوزخ، بھڑکتی ہوئی آگ (جُحوم سے فاعیل بمعنی مفعول)

عین: آنکھ، ج اَعین

تسئلن: تم سب سے ضرور پوچھ ہوگی، تم ضرور سوال کئے جاؤ گے (سؤال باب

ف سے، مضارع مجہول، بالام تاکید ونون تاکید ثقیلہ، جمع مذکر حاضر)

یومئذ: اس روز، اس وقت، یوم اذ کان کذا کا مخفف

عن: متعلق، (جار، ع)

نعیم: نعمت، عیش، آرام و راحت (نعمۃ سے اسم صفت)

وَرَكْعَةُ الْعَصْرِ مَكْتُوبَةٌ وَهِيَ الْاِتِّعَافُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

وَالْعَصْرِ ① إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ② إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَ

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّصَوْا بِالْحَقِّ ③ وَتَوَّصَوْا بِالصَّبْرِ ④

موضوع: تفسیر عمر کی مذمت

ترجمہ: قسم ہے زمانہ کی ○ کہ انسان بڑے خسارے میں ہے ○ مگر جو لوگ

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق کی فہمائش کرتے رہے اور ایک دوسرے کو پابندی کی فہمائش کرتے رہے ۵

مختصر و جامع تفسیر

قسم ہے زمانہ کی (جس میں رنج و خسران واقع ہوتا ہے کہ) انسان (اپنی عمر ضائع کرنے کی وجہ سے) بڑے خسارے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے (جو اپنے نفس کا کمال ہے) اور ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی فہمائش کرتے رہے اور ایک دوسرے کو (اعمال کی) پابندی کی فہمائش کرتے رہے (جو دوسروں کی تکمیل ہے تو جو لوگ خود بھی یہ کمال حاصل کریں اور دوسروں کی بھی تکمیل کریں یہ لوگ البتہ خسارے میں نہیں بلکہ نفع میں ہیں)۔

رابطہ و مناسبت : والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے اپنی عمر کو تصبیح سے بچانا اور اس کو اعمال و طاعت میں صرف کرنا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

تراکیب مصطلحہ

وَالْعَصْرِ ۵ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِفِيْ خُسْرٍ ۵ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۵ وَتَوَّاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَّاصَوْا بِالصَّبْرِ ۵

و حرف جار قسمیہ العصر مجرور، دونوں مل کر مقسم بہ اقسام فعل محذوف قسم، قسم و مقسم بدل کر پھر قسم ان حرف مشبہ بالفعل الانسان متشبی منہ لفسی خسران کی خبر الاحرف استثناء الذین اسم موصول امنوا معطوف علیہ و عاطفہ عملوا الصلحت ای عملوا الاعمال الصلحت جملہ فعلیہ معطوف اول و عاطفہ تواسوا بالحق معطوف ثانی و عاطفہ تواسوا بالصبر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر صلہ، موصول و صلہ مل کر متشبی، متشبی متشبی منہ مل کر ان کا اسم، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جواب قسم، قسم و جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ✽ و: قسم ہے (حرف جار، ع)
- ✽ عصر: مطلق زمانہ، یا بعد زوال سے غروب آفتاب تک کا وقت یا بمعنی نماز عصر، ج غُصُورُ ✽ ل: البتہ، حرف تاکید، غ
- ✽ خسرو: خسارہ (مصدر) ✽ الا: مگر، سوئی، حرف استثناء، ع
- ✽ امنوا: وہ ایمان لائے، (ایمان باب اسے ماضی معروف، جمع مذکر غائب)
- ✽ عملوا: انہوں نے کام کیا، انہوں نے عمل کیا (عَمَل باب س سے ماضی معروف، جمع مذکر غائب)
- ✽ صلحت: اچھے کام، بھلے کام، نیک کام، م صالحۃ (صَلَح سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم)

- ✽ توأصوا: انہوں نے ایک دوسرے کو فہمائش کی، انہوں نے باہم دیگر وصیت کی، ایک دوسرے کو ہدایت کی، توأصی باب ۵ ماضی معروف، جمع مذکر غائب)
- ✽ حق: حق بات، سچائی (اسم صفت)

سُورَةُ الْبَقَرَةِ شِعْرٌ اِيْتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝۱ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝۲

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝۳ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝۴ وَمَا

أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝۵ نَارُ اللَّهِ الَّتِي بُقِدَتْ ۝۶ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى

الْأَفْدَةِ ۝۷ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّوَصَّدَةٌ ۝۸ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹

ترجمہ

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کیلئے جو پس پشت عیب نکالنے والا ہو جو رور و روطعہ دینے والا ہو ○ جو مال جمع کرتا ہو اور اس کو بار بار گنتا ہو ○ وہ خیال کر رہا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا ○ ہر گز نہیں واللہ وہ شخص ایسی آگ میں ڈالا جاوے گا جس میں جو کچھ پڑے گا وہ اس کو توڑ پھوڑ دے ○ اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ توڑنے پھوڑنے والی آگ کیسی ہے ○ وہ اللہ کی آگ ہے جو سلاگنی گئی ہے ○ جو دلوں تک جا پہنچے گی، وہ ان پر بند کر دی جاوے گی ○ بڑے لمبے لمبے ستونوں میں ○

مختصر و جامع تفسیر

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کے لئے جو پس پشت عیب نکالنے والا ہو (اور) رور و روطعہ دینے والا ہو جو (بہت حرص کی وجہ سے) مال جمع کرتا ہو اور (اس کی محبت اور اس پر فخر کے سبب) اس کو بار بار گنتا ہو (اس کے برتاؤ سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا) وہ خیال کر رہا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا (یعنی مال کی محبت میں ایسا انتہاک رکھتا ہو جیسے وہ اس کا معتقد ہے کہ وہ خود بھی ہمیشہ زندہ رہے گا اور اس کا مال بھی ہمیشہ یوں ہی رہے گا حالانکہ یہ مال اس کے پاس) ہر گز نہیں (رہے گا، آگے اس ویل یعنی خرابی کی تفصیل ہے) واللہ وہ شخص ایسی آگ میں ڈالا جائے گا جس میں جو کچھ پڑے وہ توڑ پھوڑ دے، اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ توڑنے پھوڑنے والی آگ کیسی ہے وہ اللہ کی آگ ہے جو (اللہ کے حکم سے) سلاگنی گئی ہے (آگ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنے میں آگ کے سخت اور ہولناک ہونے کی طرف اشارہ ہے، اور وہ ایسی ہے) جو (بدن کو لگتے ہی) دلوں تک جا پہنچے گی وہ آگ ان پر بند کر دی جاوے گی (اس طرح سے کہ وہ لوگ آگ کے) بڑے لمبے لمبے ستونوں میں (گھرے ہوئے ہوں

گے جیسے کسی کو آگ کے صندوقوں میں بند کر دیا جائے)

شان نزول

حضرت ابن اسحق فرماتے ہیں کہ امیہ بن خلف، جب رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تو وہ آپ کے عیب نکالتا اور طعنے دیتا، پس اللہ نے ویل لکل حمزة لمزة آخر سورت تک نازل فرمائی (ابن المنذر)

رابطہ و مناسبت: و الضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے مجملہ ان کے اپنے کو خصال عذاب سے بچانا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

ترکیب مصطلحہ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هَمْزَةٍ لَّمْزَةٍ ۝ الَّذِي جَمَعَ مَا لَا وَعَدَّدَهُ ۝ يُحْسَبُ أَنَّ مَا لَا

أَخْلَدَهُ ۝ ویل مبتدال جار مضاف حمزة موصوف لمزة صفت، موصوف وصفت مل کر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر صیغہ اسم فاعل ثابت کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الذی اسم موصول جمع فعل با فاعل ما لا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ وعاطفہ عددہ جملہ فعلیہ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر خبر، مبتدا محذوف ہو کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (یا یہ کل سے بدل ہے)

بحسب فعل و فاعل ان حرف مشبہ بالفعل ما لا اسم اخلده جملہ فعلیہ خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر بتاویل مصدر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر متانفہ (یا عددہ کی ضمیر فاعل سے حال ہے)

كَأَلَيْبَدَنٍّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللَّهِ

الْمُوقَدَةُ ۝ النَّبِيُّ تَطْلُعُ عَلَى الْأَفْنَدَةِ ۝

کلا حرف زجر ل لام قسم یسبذن فعل و نائب فاعل فی الحطمة مرکب جاری متعلق، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جواب قسم اقسام فعل محذوف اپنے فاعل سے مل کر قسم، قسم و جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔
و ما ادرك الخ اس کی ترکیب گذر گئی ہے۔

نار الله مرکب اضافی موصوف الموقدة صفت اول التی اسم موصول تطلع فعل با قاعل علی الافئدة متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر خبر مبتدا محذوف ہی کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

إِنَّهَا لَئِيْلِهِمْ مُّوَصَّدَةٌ ۝ فِي سَمِدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

ان حرف مشبہ بالفعل ہا اس کا اسم علی جار ہم ذوالحال فی حرف جار عمد ممددة مرکب توصیفی مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق کائنات کے، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال، ذوالحال و حال مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر متعلق موصدة مؤخر کے، صیغہ اسم مفعول اپنے متعلق سے مل کر ان کی خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا (یا فی عمد ممددة مبتدا محذوف ہم کی خبر ہے)

لغوی تشریح

- ل: لئے، حرف جار، ع) ❁
- کل: ہر ایک، تمام، ❁
- همزة: پس پشت عیب نکالنے والا، غیبت گو، (همزة سے اسم مبالغہ) ❁
- لمزة: رودر و طعنہ دینے والا، طعنہ باز، (کمز سے اسم مبالغہ) باب ضرب و نصر ❁
- الذی: جو، (اسم موصول، واحد مذکر) ❁

❁ جمع: اس نے جمع کیا (جمع باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❁ مال: مال، ج اموال

❁ عدد ۵: اس نے بار بار گنا، اس نے شمار کیا، (تعدد باب ب سے ماضی

معروف، واحد مذکر غائب)

❁ ۵: اس کو، (ضمیر منصوب متصل)

❁ يحسب: وہ خیال کرتا ہے، وہ گمان کرتا ہے (حسب ان باب س سے

مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

❁ اخلد: سدا رہے گا، ہمیشہ رہے گا، (اخلد باب ا سے ماضی معروف،

واحد مذکر غائب)

❁ كلا: ہرگز نہیں۔

❁ لينبذن: البتہ وہ ضرور ڈالا جائے گا، البتہ وہ ضرور پھینکا جائے گا (نبذ باب

ض سے مضارع مجہول، بالام تاکید و نون تاکید ثقیلہ)

❁ حطمة: جس میں جو کچھ پڑے وہ اس کو توڑ پھوڑ دے، روندنے اور ریزہ

ریزہ کرنے والی (حطم سے اسم مبالغہ) باب ضرب

❁ ما: کیا ہے۔ کلمہ استفہام، (غ)

❁ ادري: اس نے خبر دی (ادراء باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

❁ ما ادرك: کیا معلوم ہے آپ کو۔

❁ موقدة: سلگائی ہوئی، بھڑکائی، دہی، (ایقاد باب ا سے اسم مفعول، واحد مؤنث)

❁ التی: جو (اسم موصول، واحد مؤنث)

❁ تطلع: (علی) وہ پہنچے گی، خبر لے گی، (اطلاع باب ے سے مضارع

معروف، واحد مؤنث غائب)

❁ افتدة: م، فؤاد، دل

❁ مؤصلة: بند کی ہوئی، مسلط کی ہوئی (ایضاً باب ۱ سے اسم مفعول، واحد مؤنث)

❁ عمد: ستون، عماد

❁ ممددة: لمبے لمبے، دراز، دراز کی ہوئی (تمدید باب ۲ سے اسم مفعول

واحد مؤنث)

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

أَلَمْ تَرَكَيْتَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَبِ الْفِيلِ ① أَلَمْ يَجْعَلْ

كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ② وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ③

تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ④ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ⑤

موضوع: حرمت الہیہ کی جگہ سے تحذیر پر استدلال

ترجمہ

کیا آپ کو معلوم نہیں آپ کے رب نے ہاتھی والوں سے کیا معاملہ کیا ○ کیا

ان کی تدبیر کو سرتاپا غلط کر دیا ○ اور ان پر غول کے غول پرندے نہیں بھیجے جو ان

لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے ○ سو اللہ تعالیٰ نے انکو کھائے ہوئے بھوسہ

کی طرح کر دیا ○

مختصر و جامع تفسیر

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں سے کیا معاملہ کیا (اس

استفہام و سوال سے مقصود اس واقعہ کی عظمت اور ہولناکی ہونے پر تنبیہ کرنا ہے، آگے

اس معاملہ کا بیان ہے) کیا ان کی تدبیر کو (جو کعبہ ویران کرنے کے لئے تھی) سرتاپا غلط نہیں کر دیا (یہ استفہام و سوال تقریری ہے یعنی واقعہ کی صحت ثابت کرنے کے لئے) اور ان پر غول کے غول پرندے بھیجے جو اس لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے سو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح (پامال) کر دیا (حاصل یہ کہ احکام الہیہ کی بے حرمتی کرنے والوں کو ایسے عذاب و عقاب سے بے فکر نہ رہنا چاہئے ہو سکتا ہے کہ دنیا ہی میں عذاب آجائے جیسے اصحاب فیل پر آیا ورنہ آخرت کا عذاب تو یقینی ہی ہے)

شان نزول

اس کا قصہ ابن کثیر روح المعانی میں ملخصاً اس طرح ہے کہ بادشاہ حبشہ کی طرف سے یمن میں ایک حاکم تھا ابرہہ، اس نے کنیسہ بنایا تھا کیونکہ یہ سب لوگ نصرانی تھے اور اس نے یہ چاہا کہ کعبہ کا حج کرنے والے لوگ یہاں آیا کریں اور اس کا اعلان کر دیا عرب کو خصوصاً قریش کو بہت ناگوار ہوا اور کسی شخص نے رات کو اس میں جا کر پانچا نہ کر دیا اور مقاتل نے کہا کہ بغض عرب نے وہاں آگ جلائی تھی ہوا سے اس میں آگ جا لگی اور وہ سب جل گیا ابرہہ کو غصہ آیا اور لشکر عظیم لے کر جس میں ہاتھی بھی تھے خانہ کعبہ کو منہدم کرنے چلا جب خمس میں جو کہ طریق طائف میں ہے پہنچا، عبدالمطلب کے پاس جو کہ اس وقت رئیس مکہ تھے آدمی بھیجا کہ میں لڑنے نہیں آیا ہوں صرف کعبہ کو منہدم کرنے آیا ہوں اگر کوئی اس کی حمایت کرے گا اس سے البدتہ لڑونگا۔

عبدالمطلب نے جواب دیا کہ جس کا گھر ہے وہ آپ حفاظت کر لے گا پھر عبدالمطلب اس کے بلائے بغیر خود اس کے پاس بھی گئے اور یہی گفتگو زبانی بھی ہوئی وہاں سے واپس آکر سب قریش کو لے کر پہاڑوں میں جا چھپے تاکہ لشکر کے شر سے محفوظ رہیں اور ابرہہ وہاں سے مکہ کی طرف چلا اور جب وادی حمرین جو مزدلفہ کے قریب ہے پہنچا، سمندر کی طرف سے کچھ سبز اور زرد رنگ کے پرندے کبوتر سے کچھ چھوٹے آئے

اور ان کے بچوں اور چونچوں میں مسور اور چنے کی برابر کنکریاں تھیں اور لشکر پر چھوڑنا شروع کیا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ گولی کی طرح لگتی تھیں اور ہلاک کر دیتی تھی بعض تو اس عذاب سے ہلاک ہوئے اور بعض بھاگ گئے اور دوسری بڑی بڑی تکلیفیں اٹھا کر مرے اور یہ واقعہ حضور ﷺ کی ولادت شریفہ سے چار سو روز پہلے ہوا آپ ربیع الاول کے اول میں پیدا ہوئے اور یہ واقعہ محرم کے آخر میں ہوا اور حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے بڑے ہاتھی کے قائد اور فیلبان کو اندھے بھیک مانگتے دیکھا ہے اور نوفل بن ابی معاویہؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے وہ کنکریاں دیکھی ہیں اور درمنثور میں ہے کہ بعض کو ان کنکریوں کے لگنے سے خارش اور بعض کے چپک نکل آئے اور زیادتی ہو کر ہلاک ہو گئے۔

رابطہ و مناسبت : والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے مجملہ ان کے عقاب الہی سے ڈرنا ہے اس کے احکام کے ترک احترام پر اس سورت میں ترک احترام بیت کے وہاں سے اس پر استدال ہے۔

ترکیب مصطلحہ

أَلَمْ تَكَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ○

استفہام لم تر فعل با فاعل کیف مبتدا فعل ربک مرکب اضافی فاعل با صاحب الفیل مرکب جاری متعلق فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضَلُّلٍ ○ وَ أَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ○ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ○ فَجَعَلْنَاهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ○

استفہامیہ لم يجعل فعل با فاعل کیدہم مرکب اضافی مفعول بہ فی

تضلیل مرکب جاری متعلق، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ وعاطفہ ارسال فعل با فاعل علیہم متعلق طبراً موصوف ابابیل صفت اول ترمی فعل با فاعل ہم ضمیر مفعول بہ ب جار حجارة موصوف من سجیل مرکب جاری کائنۃ صیغہ اسم فاعل کے متعلق ہو کر صفت، موصوف و صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ترمی کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مفعول بہ ارسال فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ انشائیہ ہوا۔

ف تفریحیہ جعل فعل با فاعل ہم ضمیر مفعول بہ ک حرف جار عصف موصوف ماکول صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ❁ ء لم تر: (ء لم تر) حرف استفہام، لم حرف نفی (حجد) کیا آپ کو معلوم نہیں، کیا آپ نے نہیں دیکھا (رویۃ سے مضارع معروف، واحد مذکر حاضر)
- ❁ کیف: کیا (اسم ظرف)
- ❁ فعل: کیا (فعل باب ف ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- ❁ ک: آپ کا، (اسم ضمیر اضافی)
- ❁ اصحاب: والے، صاحب، م صاحب
- ❁ فیل: ہاتھی ج اخیال
- ❁ ء لم یجعل: کیا ہم نے نہیں کیا، کیا ہم نے نہیں بنایا، (جعل باب ف سے مضارع، واحد مذکر غائب)

گئے ہیں ○ تو ان کو چاہئے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں، جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے امن دیا ○

مختصر و جامع تفسیر

چونکہ قریش خوگر ہو گئے ہیں یعنی جاڑے اور گرمی کے سفر کے خوگر ہو گئے ہیں تو (اس نعمت کے شکر میں) ان کو چاہئے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے ان کو امن دیا۔

شانِ نزول

۲۔ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قبیلہ قریش کو سات خوبیوں کے ساتھ فضیلت بخشی ہے (الحدیث) اسی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قریش کے بارے میں ایک سورت نازل ہوئی ہے، جس میں قریش کے علاوہ کسی اور شخص کا تذکرہ نہیں کیا گیا وہ لایلاف قریش۔ (الحاکم) **ربطہ و مناسبت :** والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے شکر نعمت الہیہ میں عبادت کرنا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

تراکیبِ مصطلحہ

لَا يَلْفُ قُرَيْشٍ ○ الْفَهْمُ رَحْلَةً الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ○ فَالْيَعْبُدُ رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ ○
الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ ○ وَأَمْنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ ○

ل جار ایلف مضاف قریش مضاف الیہ، دونوں مل کر مؤکد الفہم مرکب اضافی تاکید، مؤکد و تاکید مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق یعبدوا کے، رحلۃ مضاف، الشتاء والصیف مرکب عطفی، مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول بہ الفہم مصدر کا، ف جزائیہ یعبدوا فعل بافاعل رب مضاف هذا البیت مرکب اشاری

مضاف الیہ دونوں مل کر موصوف، الذی موصول اطعمہم من جوع جملہ معطوف علیہ
 وعاطفہ امنہم من خوف معطوف، دونوں مل کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت،
 موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ، فعل یعبدوا اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق مقدم
 سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب، شرط مقدر کا یعنی ان لم یعبدوہ لایۃ نعمتہ فلیعبدوہ
 لا یلا فہم فانہا اظہر نعمۃ، شرط وجواب شرط مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ل: واسطے (حرف جار، ع)
- ایلاف: خوگر ہونا، الفت کرنا، مانوس کرنا (مصدر باب ا)
- قریش: قریش (عرب کی ایک مشہور و معزز قوم کا نام جس کی ایک ممتاز
 شاخ بنو ہاشم ہیں، رسالت مآب آنحضرت ﷺ پیدا ہوئے یہ قارش کی تصغیر ہے اور اس
 کی جمع قریش (بضم تین) ہے۔
- رحلۃ: سفر، کوچ، (مصدر) یا اسم جنس ہے اس وجہ سے اس کو منفرد لایا گیا
 ہے یا اسم مصدر ہے بمعنی الارتحال
- شتاء: موسم سرما، شتر باب ان شتا، یشتو،
- صیف: موسم گرما، صاف یصیف باب ضرب۔
- لیعبدوا: چاہئے کہ وہ عبادت کریں (عبادۃ سے فعل امر، جمع مذکر غائب)
- رب: مالک جمع ارباب
- هذا: اس، یہ (اسم اشارہ للقرب)
- بیت: خانہ کعبہ، گھر، (گھر سے بیت اللہ مراد ہے)
- الذی: جس نے (اسم موصول) واعد مذکر
- اطعم: اس نے کھانے کو دیا اس نے کھانا کھلایا (اطعم باب ا سے ماضی)

معروف، واحد مذکر غائب)

◉ ہم: ان کو (ضمیر منصوب)

◉ من: میں، سے (حرف جار، ع)

◉ جوع: بھوک، (مصدر)

◉ امن: اس نے امن دیا، اس نے امن عطا کیا (ایمان باب اسے ماضی

معروف، واحد مذکر غائب)

◉ خوف: خوف، (مصدر)

سُوِّفُ الْمَلِكِ لَوْ مَكِّيٍّ هِيَ سَمْعُ آيَةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْإِيمَانِ ۚ فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ ۚ وَ

لَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۚ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۚ الَّذِينَ هُمْ عَنْ

صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۚ الَّذِينَ هُمْ يُرَآؤُونَ ۚ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۚ

موضوع: کفار و منافقین کی خصلتوں کی مذمت۔

ترجمہ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو روزِ جزا کو جھٹلاتا ہے ○ سو وہ وہ

شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ○ اور محتاج کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں

دیتا ○ سوائے نمازیوں کیلئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھتے ہیں ○ جو

ایسے ہیں کہ ریاکاری کرتے ہیں ○ اور زکوٰۃ بالکل نہیں دیتے ہیں ○

مختصر و جامع تفسیر

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو روزِ جزا کو جھٹلاتا ہے سو (آپ اس کا

.....
 حال سننا چاہیں تو سنئے کہ) وہ شخص وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاج کو کھانا دینے کی
 (دوسروں کو بھی) ترغیب نہیں دیتا (یعنی وہ ایسا سنگدل ہے کہ خود تو وہ کسی غریب کو کیا دیتا
 دوسروں کو بھی اس پر آمادہ نہیں کرتا۔ اور جب بندوں کا حق ضائع کرنا ایسا برا ہے تو خالق
 کا حق ضائع کرنا تو اور زیادہ برا ہے) سو (اس سے ثابت ہوا کہ) ایسے نمازیوں کے
 لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھتے ہیں (یعنی ترک کر دیتے ہیں) جو ایسے ہیں کہ
 (جب نماز پڑھتے ہیں تو) ریا کاری کرتے ہیں اور زکوٰۃ بالکل نہیں دیتے (کیونکہ زکوٰۃ
 کے لئے شرعی ضروری نہیں کہ سب کے سامنے ظاہر کر کے دے اس کو بالکل نہ دینے
 سے بھی کوئی اعتراض نہیں کر سکتا بخلاف نماز کے وہ جماعت کے ساتھ اعلانیہ ادا کی جاتی
 ہے اس کو بالکل چھوڑ دے تو سب پر نفاق ظاہر ہو جاوے اس لئے نماز کو محض دکھلاوے
 کے لئے پڑھ لیتا ہے)۔

شانِ نزول

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں فویل للمصلین (الایۃ) منافقین کے
 سلسلہ میں نازل ہوئی جب اہل ایمان ان کے پاس حاضر ہوتے تو وہ اپنی نماز مومنین کو
 دکھلانے کے لئے پڑھتے تھے۔

اور جب اہل ایمان چلے جاتے تو وہ اپنی نمازوں کو ترک کر دیتے تھے، اور
 عاریت پر چیز دینے سے ان کو روکتے تھے (ابن المذکر)

ربطہ ومناسبہ: والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے مجملہ ان کے
 کفر و نفاق سے بچنا ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

ترکیبِ مصطلحہ

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْإِيمَانِ ۚ فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ ۖ وَلَا يَحْضُرُ
 عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۚ

۱۱ استفہامیہ رایت فعل بافاعل الذی اسم موصول یکذب بالبدین جملہ فعلیہ

صلہ، موصول وصلہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، ف جزائیہ ذلک اسم اشارہ مبتدا الذی اسم موصول یدع الیتیم جملہ فعلیہ معطوف علیہ، و عاطفہ لا یحض علی طعام المسکین جملہ فعلیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزاء، شرط محذوف ہے یعنی ان سئلت عنه فذلک الذی..... شرط وجزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

قَوْلٌ "لِلْمُصَلِّينَ" الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ○ الَّذِينَ هُمْ يُرْأَوْنَ ○
وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ○

ف استینافیہ ویل مبتدا جار مصلین موصوف الذین اسم موصول ہم مبتدا عن صلو تہم متعلق ساهون اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر صفت اول الذین اسم موصول ہم مبتدا یرأون جملہ فعلیہ معطوف علیہ و عاطفہ یمنعون الماعون جملہ فعلیہ مطوف، دونوں مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر صفت ثانی مصلین اپنی دونوں صفتوں سے مل کر کائن صیغہ اسم فاعل سے متعلق ہو کر خبر، ویل مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ❁ ۱: کیا (حرف استفہام، غ)
- ❁ رایت: آپ نے دیکھا (رؤیۃ باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر حاضر)
- ❁ الذی: اس شخص کو جو، (اسم موصول)
- ❁ یکذب: وہ جھٹلاتا ہے، وہ تکذیب کرتا ہے (تکذیب باب ۲ سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ❁ ب: کو، (حرف جار، ع)

- ♦ دین: روزِ جزاء (مصدر)
- ♦ ذالک: وہ، (اسم اشارہ، واحد مذکر)
- ♦ یدغ: وہ دھکے دیتا ہے (دغ باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ♦ یتیم: یتیم، نابالغ بچہ جس کا باپ وفات پا جائے، ن یتیمی (رُئِم سے اسم صفت)
- ♦ یحض: وہ ترغیب دیتا ہے، وہ ابھارتا ہے، (حض باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)
- ♦ طعام: کھانا، اطعمۃ
- ♦ مسکین: محتاج، نہایت حاجت مند (مُسکِن سے اسم مبالغہ) ج، مساکین
- ♦ ویل: بڑی خرابی، تباہی عذاب، دوزخ کی ایک وادی کا نام (مصدر)
- ♦ مصلین: م مصلی، نماز ادا کرنے والے (صلوۃ باب ۲ سے اسم فعل، جمع مذکر سالم)
- ♦ ہم: وہ تمام، (ضمیر مرفوع منفصل)
- ♦ صلوة: نماز، دعا، رحمت، جمع صلوات
- ♦ ساهون: بھلا بیٹھے والے، م ساه (سہو سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم)
- ♦ یراؤن: وہ ریا کاری کرتے ہیں، مراءۃ وریاء باب ۲ سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)
- ♦ یمنعون: وہ منع کرتے ہیں، روکتے ہیں (منع باب ف سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)
- ♦ ماعون: زکوٰۃ (اس کے اصل معنی ہیں وہ چیز جو کسی مانگنے والے کی مدد کے لئے دیدی دی جائے یا مدد سے روک لی جائے، اور مراد ہے زکوٰۃ کہ ویل کا اطلاق کوئی معمولی چیز نہ دینے پر نہیں ہوتا)

سُورَةُ الْكَوثرِ فَكِیْہِ تِلْکَ اَیَّاتِہِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِنَّا اَعْطٰیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ② اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ③

موضوع : آنحضرت ﷺ کو اعطائے کوثر، اور آپ کے دشمنوں کی اتریت

ترجمہ بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے ○ سو آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے ○ بالیقین آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے ○

مختصر و جامع تفسیر

بے شک ہم نے آپ کو کوثر (جنت کی ایک حوض کا نام بھی ہے اور ہر خیر کثیر بھی اس میں شامل ہے) عطا فرمائی ہے (جس میں دنیا و آخرت کی ہر خیر و بھلائی شامل ہے دنیا میں دین اسلام کی بقاء و ترقی اور آخرت میں جنت کے درجات عالیہ سب داخل ہیں) سو (ان نعمتوں کے شکر میں) آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے (کیونکہ سب سے بڑی نعمت کے شکر میں سب سے بڑی عبادت چاہئے اور وہ نماز ہے) اور (تکمیل شکر کے لئے جسمانی عبادت کے ساتھ مالی عبادت یعنی اسی کے نام کی) قربانی کیجئے (جیسا دوسری آیتوں میں عموماً نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا حکم ہے اس میں زکوٰۃ کے بجائے قربانی کا ذکر شاید اس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ قربانی میں مالی عبادت ہونے کے علاوہ مشرکین اور مشرکانہ رسوم کی عملی مخالفت بھی ہے کیونکہ مشرکین بتوں کے نام کی قربانی کیا کرتے تھے۔

آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے قاسم کی بچپن میں وفات پر بعض مشرکین نے جو یہ طعنہ دیا تھا کہ ان کی نسل نہ چلے گی اور ان کے دین کا سلسلہ جلد ختم ہو جائے گا، اس کا جواب ہے کہ آپ بفضلہ تعالیٰ بے نام و نشان نہیں ہیں بلکہ بالیقین آپ کا دشمن

ہی بے نام و نشان ہے (خواہ ظاہری نسل اس دشمن کی چلے یا نہ چلے لیکن دنیا میں اس کا ذکر خیر باقی نہیں رہے گا، بخلاف آپ کے آپ کی امت اور آپ کی یاد نیک نامی، محبت و اعتقاد کے ساتھ باقی رہے گی، اور یہ سب نعمتیں لفظ کوثر کے مفہوم میں داخل ہیں۔ اگر پسری اولاد کی نسل نہ ہو نہ سہی، جو نسل سے مقصود ہے وہ آپ کو حاصل ہے یہاں تک کہ دنیا سے گذر کر آخرت تک بھی، اور دشمن اس سے محروم ہے)

شان نزول

حضرت سدیؒ نے فرمایا کہ جب کسی شخص کی زریہ اولاد فوت ہو جاتی تو قریش اس کو ابتر (بے اولاد بے نام و نشان) کہتے تھے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے کا انتقال ہوا، تو عاص بن وائل نے کہا ابتر محمد (محمد ﷺ بے نام و نشان ہو گئے) اس وقت سورۃ الکوثر نازل ہوئی (ابن ابی حاتم)

۲۔ حضرت مجاہدؒ نے فرمایا یہ سورہ کوثر عاص بن وائل کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس وجہ سے کہ اس نے کہا تھا کہ انا شائنی محمد (میں محمد کا دشمن ہوں)

۳۔ حضرت ابو ایوبؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو بعض مشرک لوگ بعض کی طرف چلے اور کہنے لگے کہ یہ صابی (بے دین) گذشتہ رات ابتر (یعنی بے اولاد اور بے نام و نشان ہو گیا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے انا اعطینک الکوثر آخر سورۃ تک نازل فرمائی (الطبرانی)

رابطہ و مناسبت : والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے حضور پر نور ﷺ کے ساتھ عقیدت اور محبت اور آپ کے مخالف کے ساتھ بغض و عداوت ہے اس صورت کے اول اور آخر کی آیتوں میں اس کے موجبات کا بیان ہے اور درمیان کی آیت میں تبعاً للآیۃ الاولیٰ حضور ﷺ کو ادائے شکر عطاۓ نعم کا حکم ہوا ہے۔

ترکیب مصطلحہ

اَنَا اَعْطَيْتُكَ ۱ ۰ كَوْثَرَ ۰ فَصَلَ لِرَبِّكَ ۰ وَانْحَرُ ۰ اِنَّ شَانِكَ هُوَ ۱

ان حرف مشبہ بالفعل نا اس کا اسم اعطینا فعل با فاعل ، ک ضمیر مفعول بہ
اول الکوثر مفعول بہ ثانی ، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر
خبر ، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ف عاطفہ یا جزائیہ یا نتیجیہ ، صل فعل با فاعل لربک مرکب جاری
متعلق فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ انحر جملہ فعلیہ
معطوف ، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معلل ، ان حرف مشبہ بالفعل شانک
مرکب اضافی اسم ہو الا بتو جملہ اسمیہ خبر ، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر تعلیل ، معلل اپنی
تعلیل سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر معطوف ، معطوف علیہ مقدر یعنی انتبہ لہذا سے مل کر
جملہ معطوفہ ہوا یا معلل و تعلیل مل کر جواب ہے شرط مقدر کے لئے ، شرط و جواب شرط مل
کر جملہ شرطیہ انشائیہ ہوا یا مستقل جملہ متانفہ ہے۔

لغوی تشریح

- انا: (ان نا) بے شک ہم ، یقیناً ہم ، (حرف تاکید اور ضمیر منصوب متصل)
- اعطینا: ہم نے عطا کی ، (اعطاء باب ا سے ماضی معروف ، جمع متکلم)
- کوثر: کوثر ، خیر کثیر ، بڑی بھلائی (کثرة سے اسم مبالغہ) یا یہ اسم علم ہے یعنی
جنت کی ایک خاص نہر کا نام۔
- صل: آپ نماز ادا کریں (صلوة باب ا سے امر حاضر ، واحد مذکر)
- رب: رب ، پروردگار ، مالک جمع ارباب
- انحر: آپ قربانی کریں ، (نحر باب ف سے امر حاضر ، واحد مذکر)

شانی: دشمن (شہنشاہ سے اسم فاعل، واحد مذکر)

ابتدا: بے نام و نشان، بے اولاد، بے نسل (بشر سے اسم صفت، بروزن
احمر باب نصر سے متعدی اور باب مع سے لازم مستعمل ہے۔

وَرَدَةُ الْكَافِرُونَ يَكْفُرُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ① لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ②
وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ③ وَلَا أَنَا عَابِدُ مَا عَبَدْتُمْ ④
لَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ⑤ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ⑥

موضوع: مشرکین سے مخالفت اور توحید کا اظہار

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو ○ نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا
ہوں ○ اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو ○ اور نہ میں تمہارے
معبودوں کی پرستش کروں گا ○ اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرو گے ○ تم کو
تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا ○

مختصر و جامع تفسیر

آپ (ان کافروں سے) کہہ دیجئے کہ اے کافرو (میرا تمہارا طریقہ ایک نہیں
ہو سکتا) اور نہ (تو فی الحال) میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں اور نہ تم میرے معبود
کی پرستش کرتے ہو اور نہ (آئندہ استقبال میں) میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا
اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرو گے (مطلب احقر کے نزدیک یہ ہے کہ میں مؤحد ہو کر
شرک نہیں کر سکتا نہ اب نہ آئندہ اور تم مشرک ہو کر مؤحد نہیں قرار دئے جاسکتے نہ اب نہ
آئندہ، یعنی توحید و شرک جمع نہیں ہو سکتے) تم کو تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا)

اس میں ان کے شرک پر وعید بھی سادی گئی۔

شانِ نزول

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ قریش نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی کہ وہ آپ کو اس قدر مال دیں گے کہ آپ مکہ معظمہ کے سب سے زیادہ دولت مند آدمی ہو جائیں گے، اور عورتوں میں سے جس کے ساتھ آپ چاہیں شادی کر دیں گے، ان قریشیوں نے کہا کہ یہ آپ کے لئے ہوگا، اے محمد ﷺ آپ ہمارے معبودوں کو گالی دینے سے باز آجائیں، اور ان کو برائی سے یاد نہ کیا کریں، لیکن اگر آپ نے اس پر عمل نہ کیا (یعنی سب و شتم سے باز نہیں آئے) تو آپ ہمارے معبودوں کی ایک سال تک عبادت کریں اس طرح ہم آپ کے معبودوں کی ایک سال تک عبادت کریں گے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے میں دیکھنے لگا کہ میرے رب کی جانب سے کیا حکم نازل ہوتا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ قل یا ایہا الکافرون آخر تک نازل فرمائی۔

اور اس کے ساتھ آیت کبریمہ بھی نازل فرمائی قل افعیر اللہ تامرونی اعبد ایہا الجاہلون (ترجمہ) اے جاہلو! کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں۔ (اخرج الطبرانی وابن ابی حاتم)

رابطہ و مناسبت : والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے مسئلہ توحید اور تبری عن الشرک ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

ترکیبِ مصطلحہ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝

وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝

قل فعل اپنے ضمیر مستتر فاعل سے مل کر قول یا حرف ندا ایہا مرکب اضافی

موصوف الکفرون صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر منادی، ندا و منادی ملکر پھر ندا
 لا نافیہ اعبد فعل با قاعل ماموصولہ تعبدون فعل با قاعل و مفعول بہ محذوف، فعل اپنے
 قاعل و مفعول بہ سے مل کر بعد از جملہ فعلیہ صلہ، موصول وصلہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے
 قاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ و عاطفہ لا نافیہ انتم مبتدا ما بعد شبہ جملہ خبر،
 دونوں مل کر معطوف اول و عاطفہ لا انما عابد الخ معطوف ثانی (یہاں پر لا برائے
 ماضی ہے، کیونکہ بقول زمخشری لامضارع پر ہی برائے مستقبل داخل ہوتا ہے جبکہ ما
 مضارع پر برائے حال داخل ہوتا ہے لا اعبد الخ کے معنی ہیں ما کنت عابدا فیما
 سلف اور ما عبادتم فیہ یعنی تہد منی عبادۃ صنم فی الجاہلیتہ فکیف
 ترجی فی الاسلام) و عاطفہ لا انتم عابدون الخ معطوف ثالث، معطوف علیہ
 اپنے تینوں معطوفات سے مل کر جواب ندا، ندا اور جواب ندائل کر جملہ انشائیہ ہو کر معقولہ،
 قول و مقولہ مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

ایک سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ من کے بجائے ما کیوں لائے، جبکہ ما
 غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ اس سے مراد صفت ہے گویا یوں کہا
 گیا ہے لا اعبد الباطل ولا تعبدون الحق اور یہ بھی ایک قول ہے کہ ماصدر یہ ہے
 ای لا اعبد عبادتکم ولا تعبدون عبادتی لا فی الحال ولا فی المستقبل
 اور ایک قول یہ ہے کہ ما بمعنی الذی ہے اور عائد محذوف ہے۔

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

لکم مرکب جاری اپنے متعلق ثابت سے مل کر خبر مقدم دینکم مرکب
 اضافی مبتدا مؤخر، دونوں مل کر معطوف علیہ و عاطفہ لی مرکب جاری اپنے متعلق سے مل
 کر خبر مقدم دین (اصل میں دینسی ہے) مرکب اضافی مبتدا مؤخر، دونوں مل کر
 معطوف، معطوف علیہ سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

لغوی تشریح

- قل: آپ کہہ دیجئے (قول سے امر، واحد مذکر حاضر)
- یا ایہا: اے، (حرف ندا، ع)
- کافرون: م کافر (کفر سے اسم فاعل) منکر اسلام، کافر
- لا عبد: میں نہیں عبادت کرتا ہوں، (عبادۃ باب ن سے مضارع معروف، واحد متکلم)
- تعبدون: تم عبادت کرتے ہو، مضارع معروف، جمع مذکر حاضر
- انا: میں (ضمیر مرفوع منفصل، واحد متکلم)
- عابد: ج، عابدون و عباد، عبادت کرنے والا (عبادۃ سے اسم فاعل، واحد مذکر)
- عبدتم: تم نے پرستش کی، تم نے عبادت کی، (عبادۃ سے، ماضی معروف، جمع مذکر حاضر)
- انتم: تم (ضمیر مرفوع منفصل)
- کم: تمہارا، (ضمیر مجرور، جمع مذکر حاضر)
- دین: بدلہ، طریقہ، دین، ج ادیان
- ی: میرا، (ضمیر مجرور، واحد متکلم)
- وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۖ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ
اللَّهِ أَفْوَاجًا ۖ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝

موضوع: قوت و شیوع اسلام پر آنحضرت ﷺ کو تسبیح و تحمید اور استغفار کا حکم۔

ترجمہ جب خدا کی مدد اور فتح آپہونچے O اور آپ لوگوں کو اللہ کے دین میں جوں در جوق داخل ہوتا دیکھ لیں O تو اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے وہ بڑا قبول کرنے والا ہے O

مختصر و جامع تفسیر

(اے محمد ﷺ) جب خدا کی مدد اور (مکہ کی) فتح (مع اپنے آثار کے) آپہنچے اور اس فتح پر مرتب ہونے والے آثار یہ ہیں کہ (آپ لوگوں کو اللہ کے دین (اسلام) میں جوق در جوق داخل ہوتا دیکھ لیں، تو (اس وقت سمجھئے کہ مقصود دنیا میں رہنے کا اور آپ کی بعثت کا جو تکمیل دین تھا وہ پورا ہو چکا، اور اب سفر آخرت قریب ہے، اس لئے تیاری کیجئے اور) اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے (یعنی ایسے امور جو خلاف اولی واقع ہو گئے ان سے مغفرت مانگئے) وہ بڑا قبول کرنے والا ہے۔

شان نزول

حضرت زہریؒ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ عام الفتح کے دن مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو (جنگ کے لئے) بھیجا، انہوں نے اور جوان کے ساتھ تھے سب نے مکہ معظمہ کے زیریں حصہ میں صفوف قریش سے جنگ کی۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کو شکست دی تو آپ نے ہتھیاروں کے متعلق حکم فرمایا (کہ ان قریش سے ان کو اٹھایا جائے) سوان سے اٹھائے گئے (یعنی لڑائی ممنوع فرمادی) چنانچہ وہ (اہل مکہ) دین میں داخل ہونے لگے پس اللہ تعالیٰ نے (سورۃ) اذا جاء نصر اللہ والفتح ختم تک نازل فرمائی۔ (اخرج عبد الرزاق فی مصنفه عن معمر عن الزہری)

رابطہ و مناسبت : والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے مجملہ ان کے شکر ہے افاضہ نعم خصوص نعمت تکمیل فیوض کا اس سورت میں اس کا بیان ہے جس کا خطاب رسول اللہ ﷺ کو ہوا ہے اور اس کے ضمن میں آپ کی نبوت کی تقریر بھی ہو گئی۔

ترکیب مصطلحہ

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝

اذا شرطیہ جاء فعل نصر الله والفتح مرکب عطفی فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ وعاطفہ رایت فعل با فاعل (اگر رایت کو بمعنی علم لیا جائے تو الناس اس کا مفعول اول اور ید دخلون الخ مفعول ثانی ہوگا اور اگر رایت کو بمعنی ابصرت لیا جائے تو الناس ذو الحال اور ید خلون حال ہوگا) الناس مفعول بہ اول ید دخلون فعل اس میں ضمیر ذو الحال فی دین الله متعلق، افواجا حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفعول بہ ثانی، فعل رایت اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط۔

ف جزائیہ سبح فعل، ضمیر ذو الحال بحمد ربک مرکب جاری محلا منصوب ای سبح الله حامد الہ حال، ذو الحال و حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ وعاطفہ استغفرہ جملہ فعلیہ معلل انہ کان توابا جملہ اسمیہ تعلیل، معلل و تعلیل مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ❁ اذا: جب (اسم ظرف) جو ماضی کو بمعنی مستقبل بناتا ہے۔
- ❁ جاء: وہ آیا (مَجِئَة باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

- ✽ نصر: مدد (مصدر)
- ✽ فتح: فتح، فیصلہ (الفتح سے فتح مکہ معظمہ مراد ہے) (مصدر)
- ✽ رأیت: آپ دیکھیں، (روایۃ باب ف سے ماضی معروف، واحد مذکر حاضر)
- ✽ يدخلون: وہ داخل ہوتے ہیں (دُخُول باب ن سے مضارع معروف، جمع مذکر غائب)
- ✽ فی: میں (حرف جار، ع)
- ✽ دین: دین، طریقہ ج ادیان
- ✽ افواج: جوق در جوق، فوج در فوج، گروہ در گروہ، م فوج
- ✽ سبح: آپ تسبیح بیان کریں، تسبیح باب ۲ سے امر حاضر
- ✽ حمد: تحمید، تعریف، ثناء (مصدر)
- ✽ ک: اپنے (ضمیر مجرور اضافی)
- ✽ استغفر: آپ مغفرت کی درخواست کریں استغفار کریں، (استغفار باب ۹ سے امر حاضر)
- ✽ ان: یقیناً (حرف تاکید)، ع
- ✽ کان: ہے (فعل ناقص رافع اسم و نائب خبر)
- ✽ ثواب: بڑا توبہ قبول کرنے والا (توبہ سے اسم مبالغہ)

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○

تَبَّتْ يَدَايَ إِلَىٰ لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا

كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا إِذَا تَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ حَبَّالَةٌ

الْحَطَبِ ۝ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝

موضوع : مخالفتِ رسول کا وبال

ترجمہ

ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے ۰ نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی ۰ وہ عنقریب ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا ۰ وہ بھی اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں لاد کر لاتی ہے ۰ اس کے گلے میں ایک رسی ہوگی، خوب بٹی ہوئی ۰

مختصر و جامع تفسیر

ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے، نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی (مال سے مراد اصل سرمایہ، اور کمائی سے مراد اس کا نفع ہے، مطلب یہ ہے کہ کوئی سامان اس کو ہلاکت سے نہ بچا دے گا، یہ حالت تو اس کی دنیا میں ہوئی اور آخرت میں) عنقریب (یعنی مرتے ہی) ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا، وہ بھی اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں لاد کر لاتی ہے (مراد خاردار لکڑیاں ہیں جن کو وہ رسول اللہ ﷺ کے راستے میں بچھا دیتی تھی تاکہ آپ کو تکلیف پہنچے اور دوزخ میں پہنچ کر) اس کے گلے میں (دوزخ کی زنجیر اور طوق ہوگا کہ گویا وہ) ایک رسی ہوگی خوب بٹی ہوئی (تشبیہ شدت اور استحکام میں ہے)

شانِ نزول

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ کوہ صفا پر چڑھے اور پکارے یا صباحا (ہائے صبح کی غارت گری) سو آپ کے پاس قریش جمع ہو گئے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری کیا رائے اگر میں تم کو خبر دوں کہ دشمن تم پر صبح یا شام کو حملہ کرنے والا ہے، کیا تم میری تصدیق کرو گے، قریش نے کہا کیوں نہیں۔

ارشاد فرمایا جناب رسول کریم ﷺ نے کہ میں تمہیں سخت عذاب (کے

آنے) سے پہلے خبردار کرتا ہوں، یہ سن کر ابولہب بولا کہ تبساک تو تباہ ہو جائے

(نعوذ باللہ من ذلک) کیا تو نے ہمیں اسی لئے جمع کیا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ

بیت یدا ابی لہب و تب آخر تک نازل فرمائی (البحاری وغیرہ)

.....
اور ایک روایت میں ہے کہ ابولہب کی زوجہ نبی کریم ﷺ کے راستہ پر کانٹے ڈال دیا کرتی تھی پس یہ آیت نازل ہوئی و امر تہ سے حمالة الحطب تک۔

(اخرج ابن جریر من طریق اسرائیل عن ابی اسحاق عن یزید بن زید)

ربطہ ومناسبت : والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے مجملہ ان کے بچنا ہے مخالفت رسول ﷺ سے اس سورت میں اسی مخالفت کا وبال مذکور ہے۔

ترکیب مصطلحہ

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝

تبت فعل یدا (یدان) ابی لہب مرکب اضافی فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ وعاطفہ تبت فعل با فاعل، دونوں مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

ما نافیہ اغنی فعل عند متعلق مالہ مرکب اضافی معطوف علیہ وعاطفہ ما موصولہ کسب فعل اپنے فاعل اور ضمیر مفعول بہ محذوف سے مل کر صلہ، موصول وصلہ مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، فعل اغنی اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝

فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝

س برائے استقبال یصلی فعل با فاعل نارا موصوف ذات لہب مرکب اضافی صفت، موصوف و صفت مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

وعاطفہ امرأۃ مرکب اضافی مبتدأ حمالة صیغہ صفت اس میں ضمیر ذوالحال فی جیدہا مرکب اضافی جاری اپنے متعلق سے مل کر خبر مقدم، حبل موصوف من

مسد اپنے متعلق کائن سے مل کر عفت، دونوں مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا و خبر مل کر حمالة کی ضمیر سے حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف، الحطب مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ فعل محذوف اذم کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر بصلی کی ضمیر متصل پر عطف ہے۔

لغوی تشریح

تبت: ٹوٹ جائیں، ہلاک ہو جائیں، (تبت باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

یدا: (یدان) دونوں ہاتھ بحالت اضافت اسم مشی کا الف حذف ہو جاتا ہے

ابی لہب: ابولہب، حضرت نبی اکرم ﷺ کے ایک حقیقی چچا کا لقب ہے، جس کا نام عبدالعزیٰ ہے جو آپ کا بدترین دشمن تھا۔

تب: وہ برباد ہو جائے، وہ ہلاک ہو جائے (تب سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

ما: نہیں (حرف نفی، غ)

ما اغنی: (بصلہ عن) نہیں کام آیا، (اغناء باب ا سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

عن: سے (یہاں یہ اغنی کا صلہ ہے) حرف جار، ع

ہ: اس کے، اس کا (ضمیر مجرور)

مال: مال، دولت، اموال

ما: جو (موصولہ)

کسب: اس نے کمائی کی، اس نے کمایا (کسب سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

س: عنقریب، (حرف استقبال، غ)

یصلی: وہ داخل ہوگا (صلی باب س سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

- نار: آگ، رنج نیران
- ذات: والی، صاحب راج، ذوات
- لہب: شعلہ، (مصدر)
- امراة: بیوی، عورت، راج، نساء (بمزرہ وصلی وعا ضمی ہے)
- حمالة: خوب لادنے والی، خوب اٹھانے والی (حمل سے اسم مبالغہ)
- حطب: لکڑی، ایندھن
- جید: گلا، گردن، ج، جیاد
- ها: اس کے، اس کی، (ضمیر اضافی، واحد مؤنث غائب)
- حبل: رسی، راج حبال
- مسد: خوب بٹی ہوئی، کھجور کی چھال کے ریشے، مونج، (اسم جامد)

سُورَةُ الْاٰخِلَافِ مَكِّيَّةٌ ۝ اٰیٰتُهَا ۱۲۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ

يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

موضوع: توحید

ترجمہ

آپ کہہ دیجئے وہ یعنی اللہ ایک ہے ۝ اللہ بے نیاز ہے ۝ اس کے
اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے ۝ اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے ۝

مختصر و جامع تفسیر

(اس کا سبب نزول یہ ہے کہ ایک مرتبہ مشرکین نے آپ سے کہا کہ اپنے رب کی صفات اور نسب بیان کیجئے اس پر یہ سورت نازل ہوئی، کذا فی الدر المنثور باسناد منعدہ) آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ (اپنے کمال ذات و صفات میں) ایک ہے (کمال ذات یہ ہے کہ واجب الوجود ہے، یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اور کمال صفات یہ کہ علم قدرت وغیرہ اس کے قدیم اور محیط ہیں اور) اللہ بے نیاز ہے (یعنی وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کے سب محتاج ہیں) اس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کی برابر کا ہے۔

شان نزول

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں خیبر کے یہودی آئے اور عرض کیا کہ اے ابوقاسم (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو تو نورِ حجاب سے پیدا کیا، اور آدم علیہ السلام کو کالی بدبودار مٹی سے اور ابلیسؑ کو آگ کے شعلہ سے، اور آسمان کو دھوئیں سے اور زمین کو پانی کے جھاگ سے پیدا کیا سو ہمیں اپنے رب کے متعلق خبر دیجئے سو آپ نے ابھی ان کو کوئی جواب عطا نہیں فرمایا تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام سورہ قل ہو اللہ احد لے کر نازل ہوئے۔ (اخرج ابو النبیخ فی کذب المعظمة من طریق ابان) ربطہ و مناسبت : والنسخی کی تمہید میں جن مہمت کا ذکر ہوا ہے مجملہ ان کے توحید ہے اس سورت میں اس کا بیان ہے۔

ترکیب مصطلحہ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
كُفُوًا أَحَدٌ ۝

قل فعل اپنے فاعل ضمیر مستتر سے مل کر قول ہو ضمیر شان مفسر (یا مبتدا) اللہ

.....
 احد جملہ اسمیہ تفسیر، (یا خبر) مفسر اپنی تفسیر سے ملکر مقولہ ہوا، قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

اللہ مبتدأ الصمد خبر، دونوں مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مفسر لم یلد جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ وعاطفہ لم یولد جملہ فعلیہ معطوف اول وعاطفہ نم یکن فعل ناقص لہ متعلق فعل ناقص کے (یا ثابتا کے متعلق ہو کر خبر) کفو خبر (یا حال ای ولم یکن لہ احد کفو واجب نکرہ کو مقدم کیا گیا تو بطور حال اس کو نصب دیا گیا) احد اسم (یا ذوالحال) فعل ناقص اپنے اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر تفسیر، مفسر اپنی تفسیر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ❁ قل: آپ کہہ دیجئے، تم کہو، (قول سے امر، واحد مذکر حاضر)
- ❁ هو: وہ (ضمیر شان)
- ❁ الله: اللہ تعالیٰ
- ❁ احد: ایک، یکتا (اسم عدد)
- ❁ صمد: بے نیاز (جو کسی کا محتاج نہ ہو اور سب اس کے محتاج ہوں) صمد قصد کرنا) سے اسم صفت بمعنی مفعول یعنی مقصود اور وہ سردار جس کی طرف حاجتوں اور تمام معاملات میں قصد کیا جائے۔
- ❁ لم یلد: نہ اس نے کسی کو جنا، (یعنی اس کی کوئی اولاد نہیں)، (ولادة سے مضارع منفی معروف، بحرف نفی جحد، واحد مذکر غائب)
- ❁ لم یولد: نہ وہ جنا گیا (یعنی اس کا کوئی والد نہیں) مضارع مجہول منفی بحرف نفی جحد، واحد مذکر غائب)

لم یکن: نہ کوئی ہے، نہیں ہے، (کون باب ن سے مضارع معروف، واحد مذکر غائب)

ولم: جازم مضارع کے باعث یکون سے حرف علت ساقط ہو گیا ہے۔
لم: نہیں، (حرف نفی جحد) جازم مضارع، ع (جو فعل مضارع کو ماضی منفی بناتا ہے)

ل: لئے (حرف جار ع)

ہ: اس کا، ضمیر مجرور

کفو: برابر، ہمسری، مماثل، ج، انکفاء

سُوِّ الْقَلْبِ فَلَيْتَنِي مَا بَيْنِي وَبَيْنَ مِثْرَإِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا

وَقَبَ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ⑤

موضوع: مضرات دنیویہ سے استعاذہ

ترجمہ: آپ کہئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگ لیتا ہوں ① تمام مخلوقات

کے شر سے، اور اندھیری رات کے شر سے، جب وہ رات آ جاوے ② اور

گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے ③ اور حسد کرنے والے

کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے ⑤

مختصر و جامع تفسیر

آپ (اپنے استعاذہ یعنی اللہ سے پناہ مانگنے کے لئے اور دوسروں کو بھی یہ استعاذہ سکھانے کے لئے جس کا حاصل اللہ پر توکل اور مکمل بھروسہ کی تعلیم ہے۔

یوں) کہتے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں۔ تمام مخلوقات کے شر سے اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب وہ آجاوے (رات میں شرور و آفات کا احتمال ظاہر ہے) اور (بالخصوص گنڈے کی) گرہوں پر پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے (اول تمام مخلوقات کے شر سے پناہ لینے کا ذکر کرنے کے بعد خاص خاص چیزوں کا ذکر شاید بمناسبت مقام یہ ہو کہ اکثر سحر کی ترتیب اور ترکیب رات کو ہوتی ہے (کذا فی الخازن) تاکہ کسی کو اطاع نہ ہو اطمینان سے اس کی تکمیل کر سکیں اور گنڈہ پر دم کرنے والی جانوں یا عورتوں کی مناسبت اس جگہ ظاہر ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ پر سحر اسی طرح ہوا تھا خواہ مرد نے کیا ہو یا عورتوں نے، کیوں لفظ نفثات نفوس بھی ہو سکتے ہیں جو مرد و عورت دونوں کو شامل ہیں اور عورتیں بھی اس کی موصوف ہو سکتی ہیں، اور رسول اللہ ﷺ پر جو یہودیوں نے سحر کیا تھا اس کا اصل منشاء حسد تھا، اس طرح سحر کے متعلقہ جتنی چیزیں تھیں سب سے استعاذہ ہو گیا اور باقی شرور و آفات کو شامل کرنے کے لئے مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فرمادیا، اور آیت میں جو اللہ کی صفت رب الفلق یعنی صبح کا مالک ذکر کی گئی حالانکہ اللہ تو صبح اور شام سبھی چیزوں کا رب اور مالک ہے، اس تخصیص میں شاید اشارہ اس طرف ہو کہ جیسے اللہ تعالیٰ رات کی اندھیری کا ازالہ کر کے صبح روشنی نکال دیتا ہے اسی طرح سحر کا بھی ازالہ کر سکتا ہے۔

ربطہ ومناسبت : والضحیٰ کی تمہید میں جن مہمات کا ذکر ہوا ہے منجملہ ان کے حق تعالیٰ پر توکل اور اس کے ساتھ استعاذہ ہے اس سورت میں اور اس کے بعد سورت میں اس کا بیان ہے۔

اور مجموعہ سورتوں میں مختلف شرور سے استعاذہ کا اور سب امور میں حق تعالیٰ پر توکل کرنے کا حکم ہوا ہے، اول سورت میں مضرات دنیویہ سے اور سورت ثانیہ میں مضرتہ دینیہ سے یہ حاصل ہے دونوں سورتوں کا اور یہ سب روایت روح المعانی و درمنثور میں ہیں۔

ترکیبِ مصطلحہ

قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

قل اپنے فاعل متتر ضمیر سے مل کر قول اعوذ فعل بافاعل بسررب الفلق مرکب جاری متعلق اول من جار شر مضاف ماموصولہ خلق فعل اپنے فاعل اور ضمیر محذوف ہ معقول بہ سے مل کر صلہ موصول وصلہ مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار و مجرور مل کر معطوف علیہ وعاطفہ من جارہ شر مضاف غاسق صیغہ اسم فاعل اذا ظرفیہ وقب فعل سے مل کر مظروف، ظرف ومظروف مل کر پھر ظرف غاسق کیلئے، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف اول وعاطفہ من جارہ شر مضاف النفث صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر معطوف ثانی ومن شر حاسد اذا حسد معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر متعلق ثانی بنا فعل اعوذ کا، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر مقولہ، قول ومقولہ مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

- ❁ قل: آپ کہہ دیجئے، تم کہو (قول باب ن سے امر، واحد مذکر حاضر)
- ❁ اعوذ: میں پناہ لیتا ہوں، میں پناہ چاہتا ہوں (اعوذ باب ن سے مضارع معروف، واحد متکلم، (مذکر مؤنث)
- ❁ ب: ساتھ، کی، سے (حرف جار، ع)
- ❁ رب: مالک، رب، مربی، پروردگار، آقا، ج ارباب

- فلق: صبح (مصدر)
- من: سے (حرف جار، ع)
- شو: شر، برائی (مصدر)
- ما: جو، جس، جن، کہ (ماصولہ)
- خلق: اس نے پیدا کیا، (تمام مخلوقات) خلق باب ن سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب
- و: اور، (حرف عطف، ع)
- من: سے، (حرف جار ع)
- غاسق: اندھیری رات، اندھیرا کرنے والی، چاند (غسق سے اسم فاعل)
- اذا: جب، (اسم ظرف جو ماضی کو بمعنی مضارع بناتا ہے)
- وقب: وہ آجائے، وہ پھیلے، غائب ہو، (وقب باب ض سے ماضی معروف، واحد مذکر غائب)
- نفثت: پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیاں، منتر کرنے والی عورتیں، م نفاثۃ سے اسم مبالغہ) باب نصر و ضرب
- فی: پر، میں، (حرف جار، ع)
- عقد: گرہیں، م، عَقْدَة
- حاسد: حسد کرنے والا (حسد سے اسم فاعل)
- حسد: وہ حسد کرے (حسد سے فعل ماضی معروف، واحد مذکر غائب)

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ مِائِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝
 مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي
 صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

موضوع : دینی مضرات سے استعاذہ کا حکم

ترجمہ آپ کہتے کہ میں آدمیوں کے مالک ۝ آدمیوں کے بادشاہ ۝ آدمیوں کے
 معبود کی پناہ لیتا ہوں ۝ وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر
 سے ۝ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے ۝ خواہ وہ جن ہو یا آدمی ۝

مختصر و جامع تفسیر

آپ کہتے کہ میں آدمیوں کے مالک، آدمیوں کے بادشاہ، آدمیوں کے معبود
 کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے
 (پیچھے ہٹنے کا مطلب یہ کہ حدیث میں ہے کہ اللہ کا نام لینے سے شیطان ہٹ جاتا ہے)
 جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ (وسوسہ ڈالنے والا) جن ہو یا آدمی (یعنی
 جس طرح میں شیاطین الجن سے پناہ مانگتا ہوں، اسی طرح شیاطین الانس سے بھی پناہ
 مانگتا ہوں جیسا کہ قرآن کریم میں دوسری جگہ جنات اور انسان دونوں میں شیاطین
 ہونے کا ذکر ہے وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ

شانِ نزول

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ

.....
 رسول اللہ ﷺ (ایک بار) ایک شدید مرض میں مبتلا ہو گئے تو دو فرشتے آپ کے پاس آئے، ان میں سے ایک آپ کے سر ہانے بیٹھ گیا اور دوسرا فرشتہ آپ کے پائنتی بیٹھ گیا اس پائنتی والے فرشتہ نے سر ہانے والے فرشتہ سے سوال کیا کہ تم کیا دیکھ رہے ہو؟

اس نے جواب دیا کہ ان پر جادو کا اثر ہے! اس فرشتہ نے پھر پوچھا کہ جادو کس نے کیا ہے؟ اس (سر ہانے والے فرشتہ) نے جواب دیا کہ لبید بن اعصم یہودی نے، اس نے پھر سوال کیا کہ وہ جادو کہاں ہے جواب دیا کہ آل فلاں کے کنویں میں ایک چٹان کے نیچے ایک چمڑے کے برتن میں، پس اس کنویں پر جاؤ اور اس کا پانی نکالو۔ اور چٹان کو الگ کرو پھر اس برتن کو اور اس کو جلاؤ۔

چنانچہ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار بن یاسرؓ کو چند لوگوں کے ساتھ بھجوا دیا اس گہرے کنویں پر آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا پانی مہندی کے پانی کے مانند ہے۔

ان حضرات نے اس کنویں کا پانی نکالا، پھر چٹان کو اٹھایا اور چمڑے کے برتن کو نکالا اور جلایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا کمان کا چلہ (تانت) ہے اور اس میں گیارہ گرہیں لگا رکھی ہیں، اس پر یہ سورتیں نازل ہوئیں، چنانچہ جب آپ (ﷺ) ایک آیت پڑھتے تو ایک گرہ کھل جاتی (اس طرح آپ پر سے جادو کا اثر بالکل جاتا رہا)

اخرج البيهقي في دلائل النبوة من طريق الكلبي عن ابي صالح

ترکیب مصطلحہ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ إِلَهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ
 الْخَنَّاسِ ○ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○

قل اپنے فاعل سے مل کر قول اعوذ فعل بافاعل جار مجرب الناس مبدل

منہ ملک الناس عطف بیان (یا نعت یا بدل) الہ الناس بدل، مبدل منہ اپنے عطف بیان اور بدل سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول، من حرف جار شر مضاف الوسواس موصوف الخناس صفت، موصوف وصفت مل کر پھر موصوف الذی اسم موصول یوسوس فعل بافاعل فی صدور الناس متعلق اول من جار الجنة والناس مرکب عطفی مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی یوسوس کے ای فی صدور ہم من جهة الجن والانس فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر صلہ ہوا، موصول وصل مل کر صفت ہوا، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ بنا، شر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق دوم ہوا، اعود فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ، قول و مقولہ مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

لغوی تشریح

قل: آپ کہہ دیجئے، تم کہو (قول باب ن سے فعل امر، واحد مذکر حاضر)

اعوذ: میں پناہ لیتا ہوں، پناہ چاہتا ہوں (اعوذ باب ن سے مضارع معروف، واحد متکلم (مذکر مؤنث)

ب: کی، ساتھ، سے (حرف جار ع)

الناس: (ال، ناس) لوگ، لوگوں، آدمیوں، جس میں مرد، عورت، بڑے بچے، ناداں و دانا اور کافر و مومن سب شامل ہوتے ہیں الا یہ کہ کہیں کوئی تخصیص مفہوم ہو (اسم جمع) لام تعریف ل کے ساتھ اس کا ہمزہ ساقط ہو جاتا ہے۔

ملک: بادشاہ، ج ملوک (ملک سے اسم صفت)

الہ: معبود ج الہ (الوہیۃ سے اسم صفت، بروزن فعال بمعنی اسم مفعول)

شر: شر، برائی، (مصدر)

وسواس: وسوسہ ڈالنے والا (اسم مصدر باب ۱۰ بمعنی اسم صفت)، (مراد

شیطان ہے)

خناس: پیچھے ہٹ جانے والا بڑا چھپنے والا یعنی چھپ کر بہکانے والا (خنوس سے اسم مبالغہ)

یوسوس: وسوسہ ڈالتا ہے، (وسوسہ باب ۱۰ اسے مضارع معروف واحد مذکر غائب)

فی: میں (حرف جار، ع)

صدور: (صدر) دل، سینے

من: سے، میں سے، (حرف جار، ع)

جنة: جنات، جنوں کا گروہ، م، جینی

دُعَاءُ خَمْسَةِ الْقُرْآنِ

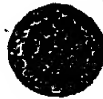
اللَّهُمَّ اِنِّیْ وَفِّیْهِ الْاِسْمَ الْحَمْدُ بِالْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْ لِّیْ اِمَامًا وَنُورًا وَهُدًی
رَحْمَةً اللَّهُمَّ اِنِّیْ كَرَفِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ مِنْهُ عَلِمْتُ مَا جَلَّتْ رُفُوْفُیْ مِنْهُ اِنِّیْ اَتَاكَ الْاِسْمَ الْاَبَدِیَّ
النَّهْدَ وَاجْعَلْ لِّیْ حُجْرَةً تَارِسَ الْعَالَمِیْنَ اَمِّیْنَ

تصدیق نامہ

راقم نے زیر نظر کتاب ”تفصیل الکتاب“ کے متن عربی پارہ عم کو حرف بحرف اور بغور پڑھا ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے مذکورہ متن قرآن میں کوئی کمی بیشی اور کتابت میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

البتہ اگر کوئی غلطی طباعت میں واقع ہو جائے تو پروف ریڈر اس کا ذمہ دار نہیں ہے، تاہم اگر کہیں کوئی غلطی قارئین کو نظر آئے تو ازراہ مہربانی ناشر کو مطلع کر دیں، غلط نامہ شائع کر دیا جائے گا، اور آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کردی جائے گی۔

بہار سندھ



صادق الامین عزیز

۹۸-۱۰-۲۵

فاضل دفتار المدارس العربیہ و جامعہ دارالعلوم کراچی ۳
صادق الامین عزیز
پروف ریڈر برائے لکچر کریم
وزارت تعلیمی امور حکومت پاکستان اسلام آباد

مکتبہ تجارتیہ منشورات اسلامیہ، تاریخیہ
و جمیع الکتاب الدرسیہ للمدارس الدینیہ
التي تصدرها المکتبات المختلفہ فی انحاء
بلاد پاکستان

جَلَّ جَلَّ الْمَدْرُودُ لِلَّهِ الْكَتَبِي

وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

اسباب ذہانت

حضرت مولانا مفتی صبار دانش رحمۃ اللہ علیہ

نسیان کی تعریف، نسیان کے اسباب، علامات، علاج، حافظہ کی
تعریف، شرائط حافظہ، ورثاتی بیماریاں، برہمی بوئی، اکل حلال و پُر خوری، اسباب
ذہانت، حصول استعداد، حافظہ کی تربیت، حافظہ کیلئے مفید اور مضر اشیاء، دُعا
اور دوا، غذا اور پرہیز جیسے اہم موضوعات پر مشتمل مرصع مرقع۔

حاجی الممدوح اللہ الکیڈی

ٹاور مارکیٹ، جیل روڈ، حیدرآباد۔ فون: ۲۶۳۲۰۳۵

عربی قواعد اور مطالعہ قرآن

کی خصوصیات



قرآن مجید کو سمجھنے اور اس کے درس و مطالعہ کے مختلف درجات ہیں، ایک درجہ تو قرآن مجید کے حقائق و معارف کی جستجو اور تحقیقی تفسیر کا ہے۔ جس کے لئے عرصہ دراز تک باقاعدہ تعلیم و تعلم اور علوم القرآن میں تحقیق کی ضرورت ہے۔

ایک درجہ یہ ہے کہ مختصر عربی زبان و قواعد کی تعلیم کے بعد کسی ماہر استاد کے ذریعہ قرآن مجید کا براہ راست ترجمہ درس پڑھا جائے کہ استاد علوم القرآن کی روشنی میں ترجمہ تعلیم کرے، اور وضاحت طلب امور کی صحیح وضاحت بھی۔ ایک درجہ یہ بھی ہے کہ بغیر عربی زبان و قواعد، صرف بین السطور ترجمہ استاد سے پڑھیں اور قرآن مجید کے عمومی مطالب و مضامین اور اس کی تعلیمات استاد کے ذریعہ سمجھیں، یا کم از کم کوئی مستند اردو ترجمہ و تفسیر زیر مطالعہ رکھیں۔

زیر نظر کتاب میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ اہل طلب کو پہلے اردو تشریح کے ساتھ قواعد کا بتدریج مطالعہ کرایا ہے، قرآن مجید کی لغوی تشریح میں ان قواعد کی بار بار نشان دہی کی گئی ہے اور قرآن مجید کے الفاظ و معانی اور لغوی شرح کے ساتھ ان کو ترجمہ تدریس کیا ہے۔

پہلے قرآن مجید کا خط عثمانی مستند متن ہے۔ پھر معانی کے زیر عنوان الفاظ کا ترجمہ حتی الوسع اسی لفظ سے کیا گیا ہے جو قرآن مجید میں ہے یا اس سے ماخوذ ہے، اور اردو زبان میں کسی طور سے مستعمل ہے، جیسے یوم کے معنی: یوم۔ نَعْبُدُ: ہم عبادت کرتے ہیں، مُضِلُّ خَوْنٍ: فلاح پانے والے، لَا يَشْعُرُونَ: ان کو شعور نہیں ہے۔ دوسرا ترجمہ بھی بطور وضاحت لکھ دیا گیا ہے جیسے عَلِيمٌ: جملہ عالم، کائنات۔ غَيْبٌ: غیب، غائب شے۔ مُضِلُّ خَوْنٍ: مصلکین، اصلاح کرنے والے۔

کتاب پڑا کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ عربی کے بنیادی قواعد کا تجزیہ کر کے آسان قواعد کو مقدم رکھا گیا ہے اور ان کو دل نشین اسلوب سے پیش کیا گیا ہے، پھر قرآن مجید کی لغوی تشریح میں ان قواعد کی بار بار نشان دہی کی گئی ہے تاکہ آموختہ قواعد خوب ذہن نشین ہو جائیں اور ترجمہ قرآن سے مناسبت پیدا ہو کر قرآن کریم سے فیض یابی نصیب ہو۔ اس اسلوب سے امید ہے کہ اردو داں حضرات کو قرآن مجید کے ترجمہ سے جلد ہی مناسبت ہو جائے گی، اور ان کے اس سرسری انداز سے کہ قرآن مجید میں کس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں، جو اردو میں مستعمل ہیں، ان کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

خلاصہ یہ کہ اس کتاب کے مقدمہ میں عربی قواعد کی ذہن افروز ترتیب، لغوی شرح قرآن میں ان قواعد کا اجراء، قرآن کریم کے مضامین، الفاظ و معانی، لغوی تشریح اور تعلیمی ترجمہ عمدہ سلیقہ سے پیش کیا گیا ہے۔

فیضانِ العزیز دانش

استاد جامعہ ریاض العلوم حیدرآباد